سب سے بڑھیا ہے رسالوں میں ہمارا مارتنڈ سب سے اچھا سب سے سستا سب سے پیارا مارتنڈ

مارتنڈ لاہور

ایڈیٹر:- پرمارتھی

گیان بھگتی اور اُپاسنا سمبندھی ماہوار رسالہ

نمبر ۸	بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۴۱ء	جلد ۴۲

شری یوگ واشِشٹ (المعروف) موکھش شاستر (مہارامائن)

اس میں پرم گیانی بھگوان وشِشٹ منی نے بڑے ہی عمدہ ڈھنگ سے شری رام چندرجی کو پرم گیان کا اُپدیش دیا ہے۔ ترجمہ عام فہم۔ آسان اور سلیس ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ یوگ واشِشٹ کا ایسا سرل اردو ترجمہ آپ کو دوسرا نہیں ملیگا اس گرنتھ کو پڑھکر آپ ایسا جانینگے۔ گویا آپ کے اُوپر امرت چھڑک دیا گیا ہے۔ ہر دو جلد مجلد ۴۲۵ صفحات کلاں قیمت صرف ساڑھے تین روپے۔ لیکن ۵ ستمبر تک قیمت رعایتی ۳ علاوہ محصولڈاک لی جاویگی۔ مینجر مارتنڈ کا پتہ۔ ستگڑھ محلہ لاہور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ ستیلا بلڈنگ لاہور میں باہتمام لالہ رام لال دربار کھی ایڈیٹر پرنٹر پبلشر چھپکر دفتر رسالہ مارتنڈ جاری ہوا

ॐ

جنم اشٹمی کی بھینٹ

ارتھات

ایتر ے اُپنشد کی ویا کھیا سوروپ

شری اودھو چرتر

جس میں شری کرشن پریم کی مہانتا دکھلاتے ہوئے آتما کی سرب ویاپکتا کا سُندر ورنن کیا گیا ہے اور جس کے پڑھنے سے پریم بھگتی اور گیان کے بہت سے عقدے حل ہو جاتے ہیں اور آتما پرماتما میں لین ہو کر آنند کا انبھو کرنے لگ جاتا ہے۔ ایترے اپنشد کے سمجھنے کے لئے اس ادبھت کتھا کا پڑھنا نہایت ضروری ہے اس لئے جنم اشٹمی کی بھینٹ سوروپ یہ کتھا دی جا رہی ہے

اودھوجی کے جیون کے حالات اور بھگوان کا انہیں برج میں بھیجنا

"ہے اودھو! شنکر۔ برہما۔ بلرام۔ لکشمی اور خود اپنا آتما بھی مجھے اتنا پیارا نہیں ہے۔ جتنے پیارے تم ہو"

(بھگوان شری کرشن)

بھگوان شری کرشن میں پریم کا ہونا ہی بھگتی ہے۔ یوں تو بھگتی کے بہت سے بھید ہیں۔ مگر عام طور پر بھگتی دو طرح کی ہے۔ ایک سادھن بھگتی۔ دوسری سادھیہ بھگتی۔ سادھن بھگتی سے انتہ کرن شدھ ہوتا ہے۔ اس کے شدھ ہونے پر آتم تتو یا بھگوت تتو کا گیان ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد سادھیہ بھگتی یا پرا بھگتی کی پراپتی ہوتی ہے۔ پرا بھگتی سے خالی گیان پرم گیان نہیں ہے۔ صرف سادھن گیان ہے۔ پروکش (ان دیکھی شے) کا گیان ہے۔ پرا بھگتی اور پرم گیان ایک ہی چیز ہیں۔ ان میں ذرا بھی بھید نہیں ہے۔ پرم گیان یا پرا بھگتی کے پراپت ہونے سے زندگی سپھل ہوتی ہے جب تک یہ پراپت نہیں ہوتی۔ تب تک جیو بھٹکتا رہتا ہے۔ یہ کس طرح ملتی ہے۔ اس سوال کا جواب اودھوجی کے جیون چرتر سے ملیگا۔ کیونکہ ان کا جیون بتدریج سادھن بھگتی سادھن گیان۔ پرا بھگتی اور پرم گیان کا ہی نمونہ ہے۔ وہ بھگوان کے پریمی بھگت ہیں اُن کے تتو کے پرم گیاتا ہیں۔ اُن کے پارشد ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ اُن کے سوروپ ہی ہیں۔

متھرا کے یدونسیوں میں وسودیو کے سگے بھائی دیوبھاگ بڑے ہی دھرماتما تھے وہ بھگوان بھگت دیوتا اور براہمنوں کے اپاسک تھے۔ سنتوں پر اُن کی بہت شردھا تھی

اُن کی دھرم پتنی بھی انہیں کے نقش قدم پر چلنے والی ستی سادھوی تھی۔ جن دنوں
بھگوان شری کرشن نے متھرا میں اوتار لیا۔ انہیں دنوں اودھو جی کا جنم ہوا۔ اودھو
بھگوان کے نتیہ پارشد (ساتھی) ہیں۔ جب بھگوان متھرا میں آئے۔ تب وہ کیسے
نہ آتے؟ وہ آئے اور جب تک رہے بھگوان کی سیوا میں لگے رہے۔ ان کے من میں
دوسری کوئی خواہش نہ تھی۔ شیش کی طرح بھگوان کی اِچھیا کا پالن کرتے رہے۔
بچپن میں ہی یہ بھگوان کے پرم بھگت تھے۔ کھیل میں بھی بھگوان کے ہی کھیل کھیلتے
کسی درخت کے نیچے بھگوان کی مٹی کی مورتی بنا لیتے۔ جمنا میں سنان کرآتے۔ بن سے
سندر سندر پھول توڑ لاتے۔ پھلوں سے بھگوان کو بھوگ لگاتے اور ان کی پوجا میں اتنے محو
ہو جاتے کہ جسم کی سُدھ نہیں رہتی۔ کبھی اُن کے ناموں کا کیرتن کرتے۔ کبھی ان کے گُنوں
کا گاین کرتے اور کبھی ان کی لیلاؤں کے چنتن میں مست ہو جاتے۔ سارا دن گذر جاتا۔
انہیں بھوجن کی یاد بھی نہیں آتی۔ ماتا بلانے جاتیں۔ بیٹا دیر ہو رہی ہے۔ چلو بھوجن کر
لو۔ بھوجن ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ دن گذر گیا۔ کیا تم میری بات ہی نہیں سُنتے؟ آؤ لالہ!
میں تمہیں اپنی گود میں اُٹھا کر لے چلوں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں۔ مگر اودھو جی ہیں
کہ سُنتے ہی نہیں۔ پُوجا میں مست ہیں۔ کبھی سنتے بھی تو توتلی زبان سے کہہ دیتے
ماں! ابھی تو میری پُوجا ہی ختم نہیں ہوئی۔ میرے بھگوان نے ابھی کھایا ہی نہیں۔ میں
کیسے چلوں اور میں کیسے کھاؤں؟ پانچ برس کی عمر میں ہی اودھو جی کی یہ بھگتی دیکھ کر
ماتا حیران رہ جاتیں۔ پوجا ہو چکنے پر پریم سے گود میں اٹھا لے جاتیں اور کھانا کھلاتیں
اب اُدھو جی آٹھ برس کے ہو گئے یگیہ اپویت سنسکار ہوا۔ ودیا پڑھنے کے
لئے آپ گورو کل گئے۔ معمولی گورو کل میں نہیں دیوتاؤں کے گورو کل میں۔ دیوتاؤں کے
پروہت آچاریہ برہسپتی جی کے پاس۔ ساری ودیاؤں کا سار گیان پراپت کرنے میں
اُنہیں دیر نہیں لگی۔ سب ودیاؤں کا سار (لب لباب) ہے۔ بھگوت پریم وہ انہیں

پراپت تھا ہی۔ اب اس کو سمجھنے میں کیا دیر لگتی ہے۔ حقیقت میں جن کی بدھی شدھ ہے۔ جپ تپ اور بھجن سے جنہوں نے اپنے دماغ کو پوتر کر لیا ہے سبھی باتیں اُن کی سمجھ میں جلدی ہی آجاتی ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ سندھیا اور گایتری جپ نہ کرنے والوں کی نسبت۔ سندھیا کرنے والے ودیارتھی زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔ بھگوان سوریا دیوا اُن کی بدھی شدھ کر دیتے ہیں۔ اودھو میں بھگوان کی بھگتی تھی سادھنا تھی وہ یہ ہی تھا سے بدھی میں دھرمی ساری باتوں کا گیان حاصل کر کے اُن کی اجازت سے متھرا لوٹ آئے۔

متھرا میں ان کی بڑی ہی قدر تھی۔ سب لوگ اُن کے گیان کے۔ اُن کی نیتی اور اُن کی صلاح مشورہ کے قائل تھے۔ یدو بنسیوں میں جب کوئی کام کرنے میں اختلاف رائے ہوتا۔ کوئی الجھن سامنے آجاتی۔ اُن سے کوئی بات حل نہ ہوتی۔ تو وہ اُودھو کے پاس جاتے۔ اور اُودھو جی بڑی قابلیت سے انہیں سلجھا دیتے۔ سب مشکلات کو آسان کر دیتے۔ سب ان کی بدھی پر ان کے شاستر گیان پر لٹو تھے۔ ان کا پورا وشواس کرتے تھے اور وہ بھی سب کی سیوا کرتے رہتے۔ کنس کے مظالم سے لوگوں کو بچاتے ہوئے بھگوان کے بھجن میں لگے رہتے تھے۔

بھگوان سری کرشن برندابن سے متھرا میں آئے۔ کنس کا اُدھار ہوا اور بھگوان اُجین کے گورو کل میں پڑھنے کے لئے چلے گئے۔ جب وہ وہاں سے لوٹے اور متھرا میں رہنے لگے۔ تب اودھو اکثر اُن کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے۔ شری کرشن کے ساتھ ہی سوتے۔ شری کرشن کے ساتھ ہی بیٹھتے۔ اُن کے ساتھ ہی ٹہلتے۔ اُن کے ساتھ ہی سنان کرتے اور دل بہلاوا اور بھوجن بھی ساتھ ہی کرتے۔ انہوں نے اپنا دل کھول کر شری کرشن کے سامنے رکھ دیا تھا۔ وہ شری کرشن کے ایک دلی رکھا متر تھے انہیں بھگوان کے درشن کیا نزدیکی میں بات چیت کرنے اور آگیا پالنے میں آنند

آنا کہ وہ سارے جگت کو موہ لی جاتے۔

بھگوان کس مقصد سے کونسی لیلا کرتے ہیں۔ اس بات کو خود بھگوان ہی جانتے ہیں۔ یا ان کے منظور نظر سنت مہاتما لوگ جانتے ہیں۔ ہم لوگ تو اس لیلا کا ہمرت بیرونی روپ ہی دیکھتے اور اپنی چھوٹی عقل کے مطابق اس کا ارتھ لگا لیتے ہیں۔ بھگوان نے ایک دن ایسی ہی لیلا رچی۔ پتہ نہیں۔ گوپیوں کے پریم سے متاثر ہو کر رچی۔ اپنی دیا کا وستار کر کے رچی۔ اودھو کے بھلے (کلیان) کے لئے رچی یا گوپیوں کے پریم پرکاش میں آ کر اس جگت کا کلیان کرنے کے لئے رچی۔ سب باتیں ٹھیک ہیں۔ بھگوان کی لیلا ہیں۔ بھگوان کی ابھیلاشا۔ بھگوان کی دیالتا۔ کسی بھگت کا کلیان اور سب جگت کا کلیان مخفی رہتا ہی ہے۔ ہاں تو بھگوان نے ایک لیلا رچی

شری کرشن نے اپنے پرم پریمی سکھا اودھو کو ایکانت میں لے جا کر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بڑے ہی پریم سے کہا۔ اس وقت شری کرشن کے چہرے پر دبلے بھاو آ رہے تھے۔ ان کی آنکھیں پریم سے بھری ہوئی تھیں۔ انہوں نے اودھو سے کہا۔ پیارے اودھو! تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا۔ یہ کام صرف تمہارے ہی کرنے یوگیہ ہے۔ تم برج میں جاؤ۔ وہاں میرے سچے ماتا پتا رہتے ہیں۔ میں ان کی گود میں کھیلتا تھا۔ وہ دلار کے ساتھ مجھے اپنے ہاتھوں کھلاتے تھے۔ آنکھوں کی پتلی کی طرح میری رکشا کرتے تھے۔ اسی میں ان کا سارا وقت گذرتا تھا۔ اگر میرے کلیوا ناشتہ کرنے میں ذرا بھی دیر ہو جاتی تو وہ سپٹا اٹھتے تھے۔ میں ہٹھ کر کے گایوں کو چرانے چلا جاتا تھا۔ تو دن بھر ان کی آنکھیں بن کی طرف ہی لگی رہتی تھیں۔ میرے بنا ان کی زندگی بھار ہو گئی ہوگی۔ مکھن مصری دیکھ کر انہیں میری یاد آتی ہوگی بانسری دیکھ کر وہ بے سدھ ہو جاتے ہونگے۔ میری پیاری گوپیاں جب مجھے ڈھونڈتی ہوئی سی ادھر ادھر بھٹکتی ہونگی۔ تب ان کا کلیجہ پھٹنے لگتا ہوگا۔ انہیں صرف تمہیں تسلی دو۔ برج

دے سکتے ہو میرے دل کی بات جاننے والے اُدھو! انہیں خوش کرنے کی قابلیت صرف تم میں رہی ہے۔"

میری گوپیاں ہیں۔ انہیں میرے ویوگ کا کتنا دُکھ ہے۔ وہ میرے لئے بنا پانی کے مچھلی کی طرح کس طرح تڑپ رہی ہونگی۔ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اودھو! میں نے کئی بار ایکانت میں تم سے ان کی چرچا کی ہے۔ انہوں نے اپنا سب کچھ مجھے ارپن کر دیا ہے۔ ان کی زندگی میری خوشی کے لئے ہے۔ انہوں نے اپنا آتما۔ اپنا دل مجھے دے دیا ہے۔ وہ سدا میرے بارے میں ہی سوچا کرتی ہیں من ہی من میری سیوا کی بھاونا کر کے اپنا وقت گذارا کرتی ہیں۔ انہوں نے اپنے پرانوں کو میرے پرانوں میں ملا دیا ہے اور ان سب کاموں کو چھوڑ دیا ہے۔ جو میری پریتی میں روکاوٹ ڈالنے والے ہیں اور ترک کیا! انہوں نے میرے لئے اپنے عزیز رشتہ داروں کو اور اپنے سنساری کاموں کو بھی تیاگ دیا ہے۔ وہ مجھے ہی اپنا پریتم سمجھتی ہیں۔ میرے برہ میں ان کی آتما سپٹٹا رہی ہوگی۔ وہ پریم سے شوق دید سے بے چین ہو رہی ہونگی۔ انہیں جمنا دیکھ کر میرے جل وہار کی یاد آتی ہوگی۔ لتا کنجوں اور بن کے سبزہ زاروں کو دیکھ کر انہیں میرے ہمیشہ کریڑا پراسرار میلاپ کا دھیان آ جاتا ہوگا۔ کہاں تک کہوں؟ برج کی ایک ایک بستو۔ وہاں کا ایک ایک ذرہ۔ ایک ایک پرانی انہیں میری یاد دلا کر بڑا بے چین کر دیتا ہوگا۔ اودھو! تم یقین جانو۔ وہ آنکھ اٹھا کر ان کی طرف دیکھتی تک نہیں۔ اب تک انہوں نے خودکشی کر لی ہوتی اگر پھر انہیں میرے برج میں آنے کی امید نہیں ہوتی۔ وہ میری گوپیاں ہیں۔ ان کی آتما میری آتما ہے۔ وہ بڑے کشٹ سے زندگی کا پالن کر رہی ہیں۔ جاؤ۔ تم انہیں میرا سندیش سناؤ اور سمجھا بجھا کر کسی طرح ان کی ویتھا کو کچھ کم کرنے کی کوشش کرو۔ میرے وہ سکھا۔ میرے وہ سنگی۔ جن کے ساتھ میں کھیلتا تھا۔ جن سے

میرا اونچ نیچ کا ذرا بھی بیوہار نہیں تھا۔ جو گھل مل کر مجھ سے ایک ہو گئے تھے آج
بھی گائیوں کو لے کر جنگل میں چرانے جاتے ہونگے اور دن بھر ٹکٹکی لگا کر میرے آنے کی
طرف دیکھتے رہتے ہونگے۔ اُدھو! وہ میرے جیون سنگھاسن ساتھی ہیں۔ میری
لیلا کے سہایک ہیں۔ ان کے ساتھ میں جنگل میں کیا کیا کھیل کرتا تھا؟ وہ اپنے گھر سے اچھی
اچھی چیزیں لا لا کر پہلے مجھے کھلایا کرتے تھے۔ گائیں دور چلی جاتیں۔ تو وہ مجھے نہیں
جانے دیتے تھے۔ خود ہی جا کر ہانک لاتے تھے۔ ان پر ذرا سی مصیبت آتی۔ تو وہ
مجھے پکارنے لگتے۔ سچے دل سے پکارتے۔ برہما انہیں ہر لے گئے۔ میں نے
سال بھر تک ان کا روپ دھارن کیا۔ برہما ہار گئے۔ اندر نے ان کو تباہ کرنا چاہا۔ میں
نے سات دنوں تک اپنی انگلی پر گووردھن اٹھا رکھا۔ اُن کے ساتھ میں اچھلتا تھا۔
کودتا تھا۔ کھیلتا تھا۔ ان کی یاد مجھے رہ رہ کر آیا کرتی ہے تم جاؤ۔ انہیں جرنت نہیں
سمجھا سکتے ہو۔

میری گائیں ہیں۔ جب میں اُن کے پیچھے پیچھے چلتا تھا۔ تو وہ سر گھما گھما کر مجھے
دیکھ لیا کرتی تھیں۔ جب میں بانسری میں اُن کا نام لے کر پکارتا۔ تب وہ خواہ کہیں
بھی ہوتیں۔ میرے پاس ڈھونڈ کر چلی آتیں۔ جب میں اُن کو سہلانے لگتا۔ تب وہ اپنا
سر اٹھا کر پریم سے مجھے دیکھا کرتیں۔ اور ان کے تھنوں سے دودھ گرنے لگتا تھا
جب میں بانسری بجاتا۔ تب وہ مجھے گھیر کر کھڑی ہو جاتیں اور ان کے منہ میں جو
گھاس ہوتی۔ اسے اُگلنا اور نگلنا بھی بھول جاتیں۔ اس دن جب میں کالیا کنڈ میں کود
گیا تھا۔ تب وہ میرے پیچھے اس میں کودنے جا رہی تھیں۔ وہ بڑے بل سے روکی
جا سکیں۔ اور جب تک میں نکلا نہیں۔ تب تک کنارے کھڑی ہو کر روتی اور بلبلاتی
رہیں۔ وہ اب مجھے نہ دیکھ کر کتنی دکھی اور بے چین ہونگی؟ اودھو! وہ تمہیں دیکھ کر
کچھ تسلی پائینگی میری ہی جیسی شکل اور میرے ہی جیسے کپڑوں کو دیکھ کر وہ تم سے پریم

کرینگی۔ اور جب تم انہیں سہلاؤ گے۔ تب وہ بہت خوش ہونگی۔

ہے اودھو! برج کا ایک ایک مقام۔ وہاں کا ایک ایک درخت۔ ایک ایک لتا مجھے یاد آرہی ہے۔ میں انہیں بھول نہیں رہا ہوں۔ وہاں کے سارس۔ ہنس۔ مور کوئل سبھی یاد آرہے ہیں۔ وہاں کے وہ ہرن اور ہرنیاں۔ جو میرے پاس آ کر میرا جسم کھجلاتی تھیں۔ میرے ہردے میں ویسی ہی حرکت کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں وہاں کے بھونروں کی گنجار اب بھی میرے کانوں میں آرہی ہے۔ وہاں کے پرندوں کی بولیاں اب بھی میرے من کو موہت کر رہی ہیں۔ اودھو! تم جاؤ۔ اب ذرا بھی دیر مت کرو۔

شکدیو جی کہتے ہیں۔ گوپیوں کے پریم کی بات سن کر اودھو کے من میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی۔ کہ میں برج میں جا کر ان کا پریم دیکھوں یا ان پرم گیانی اودھو جی کو بھگوان نے پریم کا سواد چکھنے کیلئے ہی برج میں بھیجا ہو۔ کچھ بھی ہو۔ بھگوان نے انہیں برج میں بھیجا۔ اور انہوں نے بلا تاخیر آگیا کا پالن کیا۔ اودھو بھگوان کا سندیش لیکر رتھ میں سوار ہوئے اور سندھیا ہوتے ہوتے وہ برج کی حد میں پہنچ گئے

۲

اودھو جی کا نند بابا اور یشودا میا کو بھگوان کا سندیش کہنا

برج بھومی پریم کی بھومی ہے۔ لیلا کی بھومی ہے۔ وہاں کا ایک ایک ذرہ۔ پریم رس سے بھرپور ہے۔ ایک ایک انگ سے انت پریم کی دھارا بہہ رہی ہے۔ وہاں کی لتائیں وہاں کے درخت اور وہاں کی ندیاں سبھی میں پریم امرت بھرا ہے۔ وہاں کے

کرہ ہوائی میں شری کرشن کے شریر کی دویہ سگندھ بہ رہی ہے ۔ وہاں کی گائیں اُپنشدیں ہیں ۔ وہاں کا دودھ پرمو رس ہے ۔ وہاں کے گوال گوپیاں سب شری کرشن کے ہی انگ ہیں ۔ شری کرشن ہی برج کے رُوپ میں پرگٹ ہیں ۔ شری کرشن برج سے ہیں اور شری کرشن سے برج ہے ۔ وہاں شانتی ۔ آنند اور پریم کے سوا اور کچھ نہیں ہے

شام کا وقت تھا ۔ گائیں برندابن کی طرف لوٹ رہی تھیں ۔ اُن کے پیچھے پیچھے گوال بال شری کرشن کی لیلاؤں کا گان کرتے ہوئے جا رہے تھے ۔ کسی کی نگاہ دُور سے اُڑتی ہوئی دُھول پر پڑی ۔ گویا برج کی رج پہلے سنان کر کے کسی کو برج میں آنے کا ادھیکاری بنا رہی ہو ۔ جب رتھ دکھائی دینے لگا ۔ تب کسی نے کہا ۔ دیکھو یہ رتھ آ رہا ہے کسی نے کہا شری کرشن ہی ہوں گے ۔ دوسرے نے کہا ۔ ہاں ہاں دیکھو ۔ پیتامبر ۔ مالا ۔ اور کنڈل دکھائی دینے لگے ہیں ۔ جسم بھی شیام رنگ کا ہی ہے ۔ وہی رتھ ۔ وہی گھوڑے ۔ مگر شری کرشن اکیلے کیوں ہیں ؟ کیا داؤ بھیا وہیں رہ گئے ؟ کنہیا سے آئے بنا نہیں رہا گیا ہوگا ۔ اس لئے وہ اکیلے چلے آئے ہوں گے ۔ سب کے سب گوال بال اودھو کے رتھ کی طرف دوڑ پڑے ۔ اس وقت ان کے من میں کتنا اشتیاق تھا

گوال بالوں نے پاس جا کر پہچانا ۔ یہ تو شری کرشن نہیں ہیں ۔ ہمارے ایسے بھاگیہ کہاں کہ وہ آویں ؟ مگر اس رتھ پر ویسے ہی کپڑوں اور زیورات سے مزین یہ کون ہے ؟ وہ اس طرح سوچ ہی رہے تھے ۔ کہ اودھو رتھ کھڑا کر کے نیچے اتر پڑے ۔ من ہی من انہیں پرنام کر کے ہردے سے لگا لیا ۔ انہوں نے کہا ۔ میں شری کرشن کا سیوک ان کے سندیش کو لے کر یہاں آیا ہوں ۔ انہوں نے بڑے پریم سے تم لوگوں کو یاد کر کے مجھے یہاں بھیجا ہے ۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے ۔ ایک نہ ایک دن شری کرشن تمہیں ملیں گے ہی ۔ بھلا تم لوگوں کو چھوڑ کر وہ کیسے رہ سکتے ہیں ؟

شری داما نے کہا۔ کیا شری کرشن اتنے نرموہی ہو گئے؟ مگر ایسا نہیں ہو سکتا
اُن کا دل بڑا نرم ہے۔ وہ جب گائیوں کو چرا کر لوٹتے تھے۔ مدت میں ہم لوگ، اپنے
گھر چلے جاتے تھے۔ اور وہ اپنی ماں کے پاس جا کر سو رہتے تھے۔ تب رات میں بھی وہ
ہمارے لئے تڑپا کرتے تھے۔ خواب میں بھی ہمارا نام لے کر پکارا کرتے تھے۔ صبح ہوتے
ہی ہم لوگوں کے پاس آنے کے لئے اُتاولے ہو اٹھتے تھے۔ اگر ماں یشودا چھ گھڑی نہ
رہتیں تو وہ بنا کچھ کھائے پیئے ہم لوگوں کے پاس دوڑ آتے تھے۔ دن بھر ہمارے
ساتھ کھیلتے تھے۔ کھاتے تھے۔ ہمیں ذرا بھی کشٹ نہیں ہونے دیتے تھے۔ وہی ہمارے
کرشن۔ وہی ہمارا کنہیا متھرا میں جا کر اتنا سنگدل ہو گیا؟ یہ کیسے سوچیں؟
کیسے سمجھیں اور کیسے وشواس کریں؟"

اودھو! تم کہتے ہو کہ ایک نہ ایک دن وہ ہمیں ضرور ملیں گے۔ مگر تم جانتے
نہیں کہ ان کے بنا ایک لمحہ یگ کے برابر، ایک گھڑی منونتر کے برابر، ایک پہر کلپ کے برابر
اور ایک دن سینکڑوں کلپوں کے برابر گذرتا ہے۔ ہم ایک لمحہ بھی انہیں نہیں بھول سکتے
جب وہ ہمارے ساتھ کھیلتے تھے۔ تب دن کا دن پلک مارتے گذر جاتا تھا۔ آج اُن
کے بغیر ہماری زندگی ہمارے لئے بوجھ ہو گئی ہے۔ سارا سنسار سنسان سا معلوم ہوتا
ہے۔ وہی بن وہی درخت اور وہی تالاب ہیں۔ جن کے نیچے نرم کونپلوں کی سیج پر شری
کرشن لیٹ جاتے تھے۔ ہم بڑے بڑے پتوں سے ہوا کر کے ان کے پسینے کو خشک
کرتے تھے۔ اُن کے چرن کملوں کو اپنی گود میں لے کر اپنے ہردے سے لگاتے تھے۔
ان کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دیو سکھ کا احساس کرتے تھے۔ وہی جمنا ہے
جس میں ہم لوگ گھنٹوں جل کریڑا کرتے تھے۔ وہی برج بھومی ہے۔ جس پر ہم لوگ لوٹتے
تھے۔ مگر وہ سب رہنے سے کیا ہوا۔ شری کرشن کے بنا سب کاٹنے کو دوڑتے
ہیں۔ ان کی طرف آنکھیں اٹھا کر دیکھا تک نہیں جاتا۔ اودھو! ہم سچ کہتی ہیں ہمارا

درد اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ جب یہ گائیں رمبھاتی ہوئی اپنا سر اٹھا کر متھرا کی طرف دیکھتی ہیں۔ یہ بچھڑے جب کسی کو دور سے آتے دیکھتے ہیں تو اپنی ماں کا دودھ پینا چھوڑ کر گویا شری کرشن ہی آ رہے ہیں۔ اس بھاؤ سے ادھر دیکھنے لگتے ہیں اودھو! سچ جانو! اگر ہمیں اُن کے آنے کی آشا نہ ہوتی تو اب تک ہمارے پران نہ رہتے۔

ان گوال بالوں کا پریم دیکھ کر اودھو تو لٹو ہو رہے تھے۔ وہ پھر رتھ پر سوار نہیں ہوئے گوال بالوں کے ساتھ ہی بات چیت کرتے ہوئے اور برج کی حالت دیکھتے ہوئے نند بابا کے دروازے کے پاس آ پہنچے۔ گوال بال دوسرے دن ملنے کی بات کہہ کر اپنی گایوں کو لے کر اپنے گھر چلے گئے۔ اودھو نے جا کر نند بابا کو پرنام کیا۔ نند بابا نے اٹھ کر انہیں ہردے لگا لیا۔ اور بڑی خوشی سے بڑے پریم سے انہیں ساکھشات شری کرشن سمجھ کر اُن کا ستکار کیا۔ جب وہ نتیہ کرم اور بھوجن وغیرہ سے فارغ ہو گئے اور خوش ہو کر آسن پر بیٹھے۔ تب نند بابا نے بڑے پریم سے کہا۔ اودھو! میرے پیارے بندھو وسودیو خیریت سے تو ہیں نا؟ اُن کے بیٹے۔ متر۔ بھائی بندھو سب خوش ہیں نا؟ بہت دکھ کے بعد انہیں سکھ کے دن دیکھنے کو ملے ہیں۔ یہ بھگوان کی بڑی کرپا ہے۔ پاپی کنس اپنے ساتھیوں سمیت مارا گیا۔ وہ دھرماتما یدوبنسیوں سے بڑی خار رکھتا تھا۔ اب تو سب لوگ آزادانہ دھرم کرم کر سکتے ہیں نا؟

نند نے پھر کہا اودھو! کیا شری کرشن کبھی اپنی ماں کو یاد کرتے ہیں؟ کیا وہ اپنے ساتھ کھیلنے والے گوال بالوں کو بھول گئے۔ کیا وہ اپنی پیاری گایوں کو کبھی یاد نہیں کرتے؟ اُن کے آنے کی اُمید سے زندہ رہنے والے برج باسیوں کو کیا وہ بھول سکیں گے؟ برندابن۔ جمنا۔ گوبردھن آج بھی اُن کا انتظار کر رہے ہیں۔ گوبردھن سر اُٹھا کر اُن کا راستہ دیکھ رہا ہے۔ برندابن اور جمنا اُن کے برہ میں سوکھتے جا رہے ہیں۔ اودھو! کیا سچ مچ وہ آئیں گے؟ کیا وہ ان کا سندر مکھڑا۔ ان کی طوطے کی چونچ سی ناک۔ ان کی مسکان اور اُن کی چتون کا آنند میری ان آنکھوں کو پراپت ہو سکیگا؟ شری کرشن صرف میرے بالک

ہی نہیں ۔ وہ ہمارے اور سارے برج کے جیون داتا ہیں۔ انہوں نے داوا اگنی سے ۔ بونڈر سے ۔ بارش سے ۔ ورش آسر سے اور اگھاسر سے ہماری رکھشا کی ہے۔ ہمیں موت کے منہ سے بچایا ہے۔ ہم ان کے اس خیال سے بھی احسانمند ہیں۔ مگر کیا انہوں نے اسی دن کے لئے ہمیں بچایا تھا؟ کیا یہی دکھ دینے کے لئے انہوں نے ہمیں جنم دیا تھا؟ اودھو! کیا کہوں۔ میں ان کی طاقت کو یاد کرتا ہوں۔ اُن کے کھیل کو یاد کرتا ہوں۔ ان کا نٹکھٹ پن۔ اُن کی ٹیڑھی ٹیڑھی بھویں۔ ان کی وہ کالی گھنگھرالی الکیں میرے سامنے سے ناچ جاتی ہیں۔ وہ میرے سامنے ہنستے ہوئے سے نظر آتے ہیں۔ میری گود میں بیٹھ کر مجھے پتاجی پتاجی پکارتے ہوئے سے ہاں پڑتے ہیں۔ وہ میرے پیچھے آکر میری آنکھیں بند کر لیتے تھے۔ میری گود میں بیٹھ کر میری داڑھی کھینچ لگتے تھے۔ یہ سب باتیں مجھے اب بھی یاد آتی ہیں آج بھی میں اسی رس میں ڈوب جاتا ہوں۔ مگر اودھو کہاں ہیں وہ؟ میں لال لال ہونٹوں والے کمل نین۔ شیام سندر کو بلرام اور بالکوں کے ساتھ ہمیں اس ہوتے پر کھیلتے ہوئے کب دیکھوں گا؟ میرے جیون کو دھکار ہے۔ میں ان کے بغیر بھی زندہ ہوں۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اودھو! اگر ان کے آنے کی آشا نہ ہوتی اور میرے مرنے کی خبر سنکر وہ دکھی ہوں گے یہ بات میرے من میں نہ آتی تو اب تک میں مر گیا ہوتا۔ سنتا ہوں۔ گرگ نے بتایا تھا اور کنس وغیرہ کو مارتے وقت میں نے بھی اپنی آنکھوں سے ان کا بل پرتاپ دیکھا تھا کہ وہ بھگوان ہیں۔ یہ سچ ہوگا اور سچ ہے تو بھی وہ میرے پتر ہیں تا؟ چاہے جو ہو جائے۔ مجھے تو ان دنوں کی یاد بنی ہی رہےگی جب وہ ننھے سے بچے تھے۔ میں انہیں اپنی گود میں لے کر کھلاتا تھا۔ وہ دھول بھرے جسم سے آکر میرے کپڑے میلے کر دیتے تھے۔ میرے تو وہ پتر ہیں۔ میں اور کچھ نہیں جانتا۔"

ایسا کہتے کہتے نند بابا پتر پریم کے سمندر میں ڈوب گئے۔ آنکھوں سے آنسو
کی جھڑی بہ چلی۔ ان کی بُدھی شری کرشن کی لیلا میں داخل ہو گئی اور وہ کچھ بول نہ سکے
چپ ہو گئے۔ یشودا مہیا جی جو کہ نند بابا کی سبھی باتیں سن رہی تھیں۔ ان کی آنکھوں
سے آنسو اور تھنوں سے دودھ بہا جا رہا تھا۔ نند بابا کو پریم میں نڈھال دیکھ کر ان کے
پاس چلی آئیں اور سنکوچ چھوڑ کر اُدھو سے پوچھنے لگیں۔ اُدھو! تم تو میرے لالا
کے پاس رہتے ہو؟ اس کے سکھا ہو۔ وہ سکھ سے تو ہے نا؟ سو کر اٹھا نہیں کہ
دہی متھنے کے لیے مکھن کے لیے میرے پاس دوڑ آیا۔ وہاں اتنے سویرے اسے کون کھانے
کو دیتا ہوگا؟ کیا میرا موہن دوپہر کو ہی کھانا کھاتا ہے؟ وہ دبلا تو نہیں ہو گیا ہے
چلنا کرتے کرتے اس کا سندر کومل مکھڑا مرجھا تو نہیں گیا۔ وہ وہاں کے جھمیلوں میں پڑ کر
مجھے بھول تو نہیں گیا؟ اپنی ماں کو بھی کوئی بھول سکتا ہے؟ میرا وہی اکلوتا لال ہے کسی بات
کے لیے مجھ سے اڑ جاتا تھا۔ تو بنا کام کرائے مانتا ہی نہیں تھا۔ وہاں کس کے ساتھ
ہٹھ کرتا ہوگا؟ میری ہی طرح کون اس کا دلار کرتا ہوگا؟ کون اس کی ضد پوری کرتا ہوگا
میرا ننھا برج کا سرو دھن ہے۔ گوکل کا دیپک ہے۔ اسے کھلا پلا کر میں نے بہت سے
دن پل کی مانند گزار دیے ہیں۔ اس دن کی بات تم نے کبھی سنی ہوگی۔ میں دہی متھ رہی
تھی۔ ابھی سورج کی کرن بھی نہیں نکلی تھی۔ میں ہمہ تن محو ہو کر دہی متھنے میں لگی تھی
اور ایسا سوچ رہی تھی کہ میرا کنہیا ابھی سو رہا ہے۔ یکایک وہ آیا اور پیچھے سے
اس نے میری آنکھیں بند کر لیں۔ میں اس کے کومل ہاتھوں کا مدھر سپرش پا کر
آنند کے مارے چونک اٹھی۔ میں نے آہستہ سے اپنی بانہوں میں لپیٹ کر اسے اپنی
گود میں لے لیا۔ اور دودھ پلانے لگی۔ کبھی کبھی وہ دودھ پینا چھوڑ کر میری طرف
دیکھتا۔ کتنا سندر۔ کتنا کومل۔ مسکراہٹ سی ٹپکتا اس کا کمل مکھ ہے؟ لال لال ہونٹوں
میں سے سفید سفید ننھے ننھے دانتوں کی قطار کتنی سندر لگتی تھی۔ میں فریفتہ ہو

کر دودھ کی طرح چکنے اس کے مکھڑے کو دیکھتی رہتی اور وہ پھر دودھ پینے لگتا۔ اودھو! مجھے وہ دن نہیں بھولتا۔ اس دن میں نے اپنے موہن کو اوکھل سے باندھ دیا تھا۔ کیوں؟ ایک چھوٹے سے اپرادھ پر۔ اس نے دودھ کے برتن پھوڑ دیئے تھے مکھن بانروں کو کھلا دیا تھا۔ اس بات کو یاد کر کے میرا کلیجہ اب بھی کانپ اٹھتا ہے۔ کیا میں دودھ اور مکھن کو کنہیا سے زیادہ چاہتی ہوں۔ نہیں اودھو! یہ بات خواب میں بھی نہیں ہے۔ آج بھی میرے پاس دہی ہے۔ دودھ ہے۔ مکھن ہے۔ مگر میرے ہردے کا ٹکڑا۔ میری آنکھوں کا تارا۔ اندھی کا سہارا میرا کنہیا میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے نہ ہونے سے اب یہ سب رہ رہ کر مجھے جلاتے ہیں۔ دیکھو! یہ وہی آنگن ہے وہی دروازہ ہے۔ وہی گھر ہے اور وہی گلیاں ہیں۔ یہ سب موہن کے بنا مجھے کاٹنے کو دوڑتی ہیں۔ میری آنکھیں کرشن کو ڈھونڈتی ہوئی ان پر پڑتی ہیں۔ مگر اسے نہ دیکھ کر لوٹ آتی ہیں اور من میں یہ بات آتی ہے کہ اگر یہ آنکھیں نہ ہوتیں تو اچھا ہوتا۔ جمنا کنارے جاتی ہوں۔ گھنٹوں بیٹھ کر اس کی لہریں گنتی رہتی ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نیلے جل میں وہ کہیں چھپا ہوگا۔ مگر جب گھنٹوں نہیں نکلتا تو آنکھوں پر بڑا غصہ آتا ہے۔ میں اپنے ہاتھوں سے ہی ان آنکھوں کو پھوڑ ڈالتی۔ اپنے شیام سندر کے سوا اور کسی کو دیکھنا ہی کیا ہے۔ مگر اس کو دیکھنے کی چاہ نے انہیں بچا رکھا ہے۔ کیا کبھی میری خواہش پوری ہوگی۔ کیا وہ دن کے لئے کبھی۔ میرے پاس آئیگا؟ کیا میں پھر اُسے اپنی گود میں لے سکونگی۔ اودھو! کیا میرا جیون۔ میری آنکھیں کبھی سپھل ہو سکینگی؟

یشودا کی آنکھوں سے جھر جھر آنسو بہہ رہے تھے۔ ان کا گلا بھر آیا۔ وہ چپ ہو کر اُودھو کی طرف دیکھنے لگی۔ نند اور یشودا کے اس الوکک پریم کو دیکھ کر اودھو حیران رہ گئے۔ ان سے کچھ بولا نہیں گیا۔ اودھو میں اشانت کبھی پہلے سے ہی تھی۔ داسیہ بھاد

کبھی تھا۔ سکھنیہ کا بھی کچھ انگ آگ آیا تھا۔ ان کی ایسی مانسک حالت میں شری کرشن نے
انہیں برندابن بھیجا تھا۔ برندابن میں داخل ہوتے ہی اودھو جی میں سکھیہ لین کی تکمیل ہو
گئی۔ شری داما وغیرہ گوپوں سے مل کر انہوں نے جانا کہ پورن سکھیہ بھاؤ کیا ہے۔ برج
میں داخل ہونے پر انہوں نے دیکھا کہ برج کے گھر گھر میں۔ بن بن میں۔ وہاں کے پشو
پکشی منش سبھی شری کرشن کا گن گا رہے ہیں۔ وہاں کے ایک ایک ذرے سے شری
کرشن کے نام کی دھونی نکل رہی تھی۔ نند اور یشودا کے پاس آ کر انہوں نے واتسلیہ
رس کا درشن کیا۔ ان کی سمجھ میں ہی نہیں آتا تھا کہ انہیں کیا سمجھا دیں۔ ان سے کیا
کہیں؟ آخر انہوں نے سوچا کہ انہیں شری کرشن کی مہانتا بتانی چاہیئے۔ وہ کہنے لگے۔
اب تک نند بابا بھی سنبھل کر بیٹھ گئے تھے۔

اودھو جی نے کہا۔ نند بابا! یشودا میا! آپ لوگ دھنیہ ہیں۔ آپ کا جیون سپھل
ہے اگر میرے روم روم زبان بن جائیں۔ تو بھی میں آپ کی پوری تعریف نہیں کر سکتا۔
پورن پرمیشور بھگوان شری کرشن ہیں۔ کشر (فانی) اور اکشر (لافانی) سے بالا پرشوتم
ہیں آپ لوگوں کا اتنا سندر بھاؤ ہے۔ آپ کی ایسی بھگتی ہے۔ اس کی مہما کون گا سکے؟
تیرتھ یاترا۔ تپسیا۔ گیان۔ دان اور سمادھی سے جس کی پراپتی کی جاتی ہے وہ پریم
لکشنا بھگتی آپ کو خود ہی پراپت ہو گئی ہے۔ شری کرشن صرف آپ کے بالک ہی نہیں
ہیں۔ وہ سارے پتاؤں کے پتا ہیں۔ وہ سنسار کے مول کارن ہیں۔ بلرام انہیں
کی شکتی ہیں۔ انہیں کی پریرنا سے سنسار میں گیان ہوتا ہے اور سنسار کی سب
چیزیں حرکت کرتی ہیں کوئی بھی پرانی مرنے کے وقت ایک لمحہ بھی ان کا چنتن
کرے۔ تو اس کے سارے کرم دھل جاتے ہیں اور وہ پرمیشور سروپ کو پراپت ہوتا
ہے۔ آپ لوگوں کا ان سے سمبندھ تو ہے ہی۔ ان کو صرف اپنا پتر نہ سمجھیں۔ انہیں
سب کا کارن۔ سب کی آتما سمجھیں۔ اگر آپ ایسا کر سکیں گے تو پھر آپ کے سامنے

کوئی کرتویہ باقی نہیں رہے گا۔

سری کرشن جلد ہی یہاں آئیں گے جو! اگر آپ انہیں جسم سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو یہ بھی ہوگا۔ آپ اُن سے پریم کریں اور وہ آپ کے پاس نہ آویں۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ کنس وغیرہ دُشٹوں کو مارنے کے بعد یدوبنسیوں کی رکھشا کا سارا بوجھا نہیں پر آ پڑا ہے۔ ان کا پربندھ کر کے وہ یہاں آسکتے ہیں۔ گوپوں کے وہاں سے چلنے کے وقت جو کچھ سری کرشن نے کہا تھا۔ اُسے وہ ضرور پورا کرینگے۔ آپ لوگ بڑے ہی بھاگیہ وان ہیں۔ آپ اپنے نزدیک ہی سری کرشن کے درشن کرینگے۔ وہ آپ سے دُور تھوڑے ہی ہیں۔ وہ آپ کے انتر آتما ہیں۔ وہ لکڑی میں آگ کی طرح سب جگہ ویاپک ہیں۔ ان کے لئے دکھی ہونے کی ضرورت نہیں۔ ان کا نہ تو کوئی پیارا ہے اور نہ نہ پیارا۔ ان کی نگاہ میں نہ کوئی اونچا ہے نہ نیچا۔ وہ ہر جگہ یکساں (ایک رس) ہیں۔ ابھیمان اُن کو چھو نہیں سکتا۔ نہ تو ان کی کوئی ماتا ہے نہ پتا۔ نہ پتنی ہے اور نہ پتر۔ نہ اُن کا کوئی اپنا ہے نہ پرایا۔ نہ جسم ہے اور نہ جنم۔ نہ ان کا کوئی کرم ہے اور نہ انہیں کرموں کا پھل بھوگنا ہے۔ وہ اپنے پریمی بھگتوں کی رکھشا کے لئے لیلا اوتار دھارن کیا کرتے ہیں

ست رج اور تم یہ تین گن ہیں۔ وہ نرگن ہونے پر بھی لیلا کے لئے ان گنوں کو سویکار کرتے ہیں اور سنسار کی سرشٹی رکھشا اور سنگھار کرتے ہیں۔ جیسے کسی گھومتی ہوئی چیز پر چڑھ کر دیکھیں تو ساری چیزیں گھومتی ہوئی نظر آتی ہیں ویسے ہی چِت کرتا بھوگتا ہے اور اس کا آروپ آتما پر کیا جاتا ہے سری کرشن صرف تمہارے ہی پتر نہیں ہیں۔ وہ وشو آتما ہیں۔ بھگوان ہیں۔ سب کے پتر ہیں۔ سب کے ماتا پتا ہیں۔ سب کے سوامی ہیں۔ سب کے ایشور اور سب کے آتما ہیں۔ جو کچھ کبھی ہو چکا ہے جو کچھ ہے یا ہو رہا ہے جو کچھ ہوگا یا

ہو سکتا ہے۔ جو کچھ دیکھا یا سُنا گیا ہے۔ جو کچھ جڑ یا چیتن ہے۔ جو کچھ بڑا یا چھوٹا ہے۔ سب کچھ شری کرشن ہے۔ شری کرشن کے سوا اور کوئی وستو ہی نہیں ہے۔ وہ سرب ہیں۔ کیول وہی ہیں۔ ایک ماتر وہی پرمارتھ وستو ہیں

اس طرح ان لوگوں میں بات چیت ہوتے ہوتے ساری رات گذر گئی۔ گوپیاں اپنے اپنے گھروں میں اُٹھ کر گھر کے دیوتاؤں کو نمسکار کر کے دہی متھنے لگیں وہ ایک آواز سے

گوبند۔ وامودر۔ مادھو تی

وغیرہ شری کرشن کے نام گُن مدھر گان کرنے لگیں۔ اُن کی بندھی ہوئی آواز سُورگ کو چھو رہی تھی۔ ساری اطراف گونج رہی تھیں۔ اُن کے اس پریم گان کو سُن کر اُدھو جی نے اپنی بات ختم کی اور نتیہ کرم کرنے کے لئے جمنا کنارے پر گئے

بھگوان کے ساتھ بھگت کے جتنے سمبندھ (رشتے) ہیں۔ ان میں سکھیہ۔ واتسلیہ اور مادُھریہ۔ یہ تین ہی افضل ہیں۔ یوں تو بھگوان کے ساتھ ہونے والے سبھی سمبندھ اچھے ہیں۔ مگر برج بھومی میں انہیں تینوں کی پردھانتا ہے۔ ان تینوں میں بھی مادھریہ بھاؤ کو سب سے سریشٹھ ہے اور رہسیہ رس ہے۔ جو بھگوان کے سکھیہ اور واتسلیہ بھاؤ کو نہیں جانتے۔ اس مدھر بھاؤ رس میں اُن کی پہنچ نہیں ہو سکتی۔ مدھر بھاؤ کیا ہے؟

آتما کا آتما میں رمن - بھگوان کا اپنی آتما سوروپا اور انترنگ شکتیوں کے ساتھ جو کہ بھگوت سوروپ ہی ہیں - مدیہ کریڑا آنند اور پریم کا ملاپ - تینوں گنوں سے پرے - پرکرتی سے پرے جو آتما کا آتم سوروپی رس ہے - اس کا سواد لینا اسے اُدّجل رس بھی کہتے ہیں

اس اُدّجل رس میں ایک ہونے پر دو طرح کی حالتیں دیکھنے میں آتی ہیں ایک ملاپ کی - دوسری ویوگ کی - بھگوان کے ملاپ اور ان کے ساتھ واس کریڑا کا موقعہ شاذ و نادر ہی کچھ بھاگیہ وانوں کو ملتا ہے - اسے چاہیئے پر بھی گوپیوں کی پران ترج ہردے میں دھارن کئے بنا کوئی نہیں پا سکتا - زیادہ تر لوگ ایسے ہی ہیں - جو بھگوان سے بچھڑے ہوئے ہیں - اور اگر چاہیں - تو اس جدائی کے ذریعہ ہی بھگوان کے اس دویہ رس کا لابھ کر سکتے ہیں - جدائی کے مارگ (شاہراہ عشق یا ہجر) میں بھی کشٹ - دکھ ڈھیں ہیں اس مارگ کا سادھک قدم قدم پر مایوس ہو سکتا ہے - اس کے من میں یہ بھاؤ آ سکتا ہے - کہ اتنے دن ہو گئے - کہ شری کرشن نہیں آئے - اب وہ نہیں آویں گے - یہ سوچ کر وہ سادھنا کو چھوڑ سکتے ہیں - مگر ایسا ہونا ٹھیک نہیں ہے اس بات کو ہم گوپیوں سے سیکھ سکتے ہیں -

متھرا برندابن سے تین کوس پر تھی - شری کرشن وہاں درشن کے لئے آ سکتے تھے یا گوپیاں ہی کچھ دنوں کے لئے وہاں جا سکتی تھیں - مگر ایسا کرنے سے ان کے جیون میں ویوگ کا آدرش پورا نہ اترتا - ویوگ کی سادھنا پوری نہ ہوتی - گوپیاں شری کرشن سے الگ تھوڑے ہی ہیں - یہ ویوگ کی لیلا تو دیوگی سادھکوں کی رہنمائی کے لئے ہے - اگر بیچ میں شری کرشن اور گوپیوں کا ملاپ ہو جاتا تو ویوگ سادھنا کا آدرش کبھی نہ بنتا - اس آدرش کی شکشا پانے کے لئے یا یوں کہئے کہ اس آدرش کو سنسار میں پرگٹ کرنے کے لئے اُدّھو جی برج بھومی میں گوپیوں کے پاس آئے

ہوئے ہیں۔ ہم ان دونو باتوں کی تبدیلی اور شری جی کے جیون میں آگے پائیں گے۔ ابھی تو
وہ سیکھ رہے ہیں۔ آگے چل کر شری کرشن کے یوگ میں انہیں بھی جیون دھارن
کرنا پڑے گا اور سنسار کے سامنے پریم بھگتی کا آدرش قائم کرنا ہوگا اور اس کا
رہسیہ بتلانا ہوگا۔ برج میں انہوں نے گوپیوں میں کیا دیکھا اور کیا سیکھا اسے سنیئے۔

طلوع آفتاب کا وقت تھا۔ دودھ دوہا جا چکا تھا۔ دہی متھنے کی آواز اب
کم ہو چلی تھی۔ ہرے ہرے درختوں پر رنگا رنگی پرندے چہک رہے تھے۔ بچھڑے
بھی کود کود کر اپنے ہمجولیوں اور ماتاؤں سے کھیل رہے تھے۔ پریم دھارا چاروں
طرف پھیلی ہوئی تھی۔ سب کچھ تھا۔ مگر وہ رونق نہ تھی جو شری کرشن کے رہنے پر
رہتی تھی۔ سبھی کی آنکھیں کسی کی کھوج کر رہی تھیں۔ سب کے دلوں میں ایک بھاؤ
سا کھٹک رہا تھا۔ اور جہاں نظر پڑتی تھی۔ وہیں سنسان سا جان پڑتا تھا۔ مشین کی
طرح سب اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے تھے۔ مگر ان میں اُتساہ نہیں تھا ہمت
نہیں تھی۔ وہ ان کاموں کی طرف سے کچھ اداس۔ کچھ ڈھیلے اور کچھ لاپرواہ سے
معلوم ہوتے تھے۔

گوپیاں گھر سے باہر نکلیں۔ انہوں نے دیکھا کہ نند کے دروازے پر ایک بہت
سندر سونے کا رتھ کھڑا ہے۔ سبھی کے من میں شوق ہوا۔ کہ یہ کس کا رتھ
ہے۔ کسی نے کہا۔ رتھ تو وہی ہے جس پر شری کرشن گئے تھے۔ تب یہ پھر
کیوں آیا ہے۔ کرشن کا نام سن کر بہتوں کی آنکھوں سے آنسو گر پڑے۔ کتنی
من مسوس کر رہ گئیں۔ اُن کی کچھ سوئی ہوئی سی کسک ابھر آئی۔ کسی نے کہا۔
اب کس کو لے جائیگا؟ یہاں سے لے جانے کیلئے ہے ہی کیا؟ شری کرشن گئے ہماری
آتما گئی۔ ہمارے پران گئے۔ اب یہاں خشک ہاڈوں کی ٹھٹھری ہے۔ اسے کوئی
کیا کریگا؟ ہاں ہم شری کرشن کی ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم آئیں گے۔ ان کی

بات جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ وہ آویں گے اور اسی دن کے لیئے ہمیں ان ٹھٹھرتوں کو بچا رکھنا ہے۔ شاید وہ ... آویں اور ہمیں نہ پاویں تو انہیں دکھ ہوگا۔ بس اسی لیئے ہم زندہ رہنا چاہتی ہیں

اسی وقت جمنا میں سنان کرکے آتے ہوئے اودھوجی دکھائی دیئے۔ ان کو دیکھ کر انہیں اور بھی تعجب ہوا۔ ویسا ہی جسم۔ ویسی ہی باہیں۔ ویسی ہی کمل کی مانند آنکھیں۔ گلے میں کمل کی مالا اور پیتامبر دھارن کئے ہوئے۔ چہرے پر ویسی ہی پرسنتا کھیل رہی تھی۔ مگر یہ شری کرشن نہ تھے۔ یہ سندر پرش کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں اور شری کرشن کی مانند انہوں نے بھیس کیوں دھارن کر رکھا ہے؟ جیسے ان کے ہم سٹپٹاتی رہتی ہیں۔ کیا ویسے ہی ہمارے لئے وہ تڑپتے رہتے ہیں؟ ہو سکتا ہے۔ تڑپتے رہتے ہوں مگر نہیں۔ کیا وہ دو دن کے لیئے آ نہیں سکتے تھے پھر انہیں بھیجا کیوں ہے؟ ماتا پتا کو دھیرج دینے کے لیئے؟ اچھی بات ہے۔ مگر کیا صرف باتوں سے ہی ان کا دل شانت ہو جائے گا؟ انہیں دھیرج مل جائیگا؟ یہ ناممکن ہے۔ شاید ہمارے لئے بھی کچھ سندیش کہلا بھیجا ہو نہ بھی کہلایا ہو تو کیا۔ یہ اُن کا بھیجا ہوا ہے نا؟ ان سے بات کرنے پر ان کی کوئی بات سننے کو تو ملیگی ہی۔ چلو۔ ہم سب ان کے پاس چلیں۔ اب تک اودھوجی پاس آ گئے تھے

گوپیوں نے شری کرشن کی مانند ہی سمجھ کر اودھوجی کا ستکار کیا۔ پھر ایکانت میں لے جا کر انہوں نے پوچھا۔ اودھو! تم تو شری کرشن کے پریمی دلی سکھا ہو۔ کیا اُن کے دل کی کچھ بات کہہ سکتے ہو؟ انہوں نے صرف نند یشودا کے لئے ہی تمہیں بھیجا ہوگا۔ ورنہ برج میں ان کے یاد کرنے کی اور کون سی چیز ہے؟ کیا انہوں نے ہمیں سچ مچ چھوڑ دیا ہے؟ اب وہ یہاں نہ آویں گے؟ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ آویں گے

اور ضرور آویں گے۔ اودھو! ہمارے دل کی کیا حالت ہے۔ ہماری آتما کتنی دکھی ہو رہی ہے۔ اسے کوئی کیا جان سکتا ہے؟ کیا اس درد کا کہیں خاتمہ بھی ہے ہمیں تو دکھائی نہیں دیتا۔ ہم جتنا اُپائے کرتی ہیں۔ اتنا ہی زیادہ یہ بڑھتا جاتا ہے کس سے کہیں۔ کہنے سے فائدہ بھی کیا ہے؟

اودھو جی! جس دن سے ہم نے ان کی سندرتا کا ورنن سنا تھا۔ ان کی زُلف پر ادھری دیکھی تھی۔ اُن کی مدھر بنسی کی دھُون سُنی تھی۔ اُسی دن سے اور حقیقت میں تو اس سے پہلے ہی ہم اُن کے ہاتھوں بک گئیں۔ انہوں نے اپنی پریم بھری چتون سے۔ مند مند مسکان سے۔ دیا بھرے بھووں کے اشارے سے ہمیں سویکار کر لیا۔ وہ سویکار نہ کرتے تو بھی ہم اُن کی ہی ہو کر ان کی ہی رہتیں مگر جب انہوں نے سویکار کر لیا۔ تب تو اُن پر ہمارا حق ہو گیا۔ ہمارا دعویٰ ہو گیا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ ہماری مرضی کے خلاف ایک لمحہ کے لئے بھی ہم سے الگ نہ ہوتے مگر ہم یہ نہیں چاہتیں۔ ہردے سے چاہنے پر بھی اُن پر کوئی دعویٰ نہیں ڈالتیں۔ اُن سے کہتی نہیں۔ مگر ہم اس طرح کتنے دنوں تک گھل گھل کر مرتی رہینگی ہم بہت دنوں تک شانتی سے انتظار بھی کرتی رہتیں۔ اگر یہ دن جلدی سے گذرتے جاتے۔ مگر ہمارے لئے تو ایک ایک دن پہاڑ سے بھی بھاری ہوتے جا رہے ہیں سمندر کی طرح اپار ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم کیا کریں؟ یہ دن کیسے گذاریں۔ ایک پلک یُگ ہو گیا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا رُکتی ہی نہیں۔ سب سُونا ہی سُونا نظر آتا ہے ہمارا یہ سُونا پن کیا کبھی ختم ہوگا بھی؟

اودھو! ہمیں اپنے وہ دن یاد ہیں۔ جب ہمارے پیارے پریتم۔ ہمارے شری سروشتن گائیوں کو چرانے کے لئے جنگل میں جایا کرتے تھے۔ ایک ایک پل ہم بیکل ہو کر گذارتیں اور ہمارا دل ملتا رہتا کہ کہیں ان کے کمل سے کومل چرنوں میں کانٹے

نہ چبھ جائیں۔ ان کے لال لال تلووں میں چوٹ نہ لگ جائے۔ اودھو! ہمارا دل
جانتا ہے۔ پرماتما اس بات کا گواہ ہے۔ کہ جب ہم اُن کے چرن کملوں کو اپنے کٹھور
ہردے پر رکھتی تھیں۔ تب ہمیں بڑا ڈر لگتا تھا کہ انہیں کہیں چوٹ نہ پہنچ جائے۔ وہ جب
گائیوں کو چرانے کے لئے جنگل میں جانے لگتے۔ تب ہم نند بابا کے دروازے پر پہنچ
جاتیں۔ راستے پر جا کر کھڑی ہو جاتیں اور جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہ ہو جاتے
تب تک ایک ٹک انہیں دیکھتی رہتیں۔ کام کرنے کے لئے گھر لوٹتیں۔ تو کام کاج میں
من نہیں لگتا اور کرتے وقت بھی ایسا معلوم ہوتا۔ گویا وہ ہمارے سامنے ہی کھڑے ہیں
ہم دھان کوٹتی ہوتیں تو وہ آ کر موسل پکڑ لیتے۔ ہم دہی متھتی ہوتیں تو وہ متھانی پکڑ کر روک دیتے۔ ہم
جھاڑو لگاتی ہوتیں تو وہ آ کر سامنے کھڑے ہو جاتے۔ ہم جمنا جل لانے کا۔ دہی بیچنے کا اور بھی کسی کام کاج کا بہانہ
بنا کر کئی بار بن میں جاتیں اور انہیں دیکھ آتیں۔ جب وہ شام کو لوٹتے ہم پہلے سے ہی راستے پر کھڑی ہوتیں اور
اُنہی کی راہ دیکھا کرتیں۔ وہ جب بانسری بجاتے ہوئے گوال بالوں کے ساتھ لوٹتے تھے اُن کے گھنگھرالے کالے بالوں
پر برج رج پڑی ہوتی تھی۔ اُن کے کپولوں پہ پسینے کی بوندیں جھلک آتی تھیں۔ انہیں
دیکھ کر ہمیں کتنی خوشی ہوتی۔ کتنا آنند ہوتا۔ کہہ نہیں سکتیں۔ ہم راستے میں کبھی نند بابا
کے گھر جاتیں۔ وہ بانسری بجا کر ہمیں بن میں بلاتے۔ ہمارے ساتھ کریڑا کرتے۔ وہ سب
کہنے سے اب کوئی لابھ نہیں۔ ہم نے برت کر کے۔ اُپواس کر کے۔ دیوی دیوتاؤں کو
منا کر سچے ہردے سے یہ چاہا تھا۔ کہ شری کرشن ہی ہمارے سوامی ہوں۔ وہ ہوئے بھی
مگر اودھو! اب وہ کہاں ہیں؟ اب ہم ان کی باتیں کہہ رہی ہیں۔ ان کا سندیش ہم پا رہی
ہیں۔ ان کا سمرن ہم کر رہی ہیں۔ مگر وہ اب کہاں ہیں؟ ہمارے بیچ میں وہ نہیں ہیں؟
ہمارا جیون تُچھ ہے۔ دھِک ہے یہ کہتے کہتے گوپیاں محو ہو گئیں۔ ان کا بیرونی گیان
جاتا رہا۔

گوپیوں کو جب کچھ سُدھ آئی۔ تب وہ پاگلوں جیسی حرکات کرنے لگیں۔

کوئی درخت کو شری کرشن سمجھ کر اسے الاہنا دینے لگی۔ کوئی لتا کنج میں شری کرشن
کو موجود جان کر وہاں سے منہ پھیر کر روٹھنے لگی۔ کوئی پتے کی کھڑکھڑاہٹ سے شری
کرشن کے آنے کی انتظار کرنے لگی اور کوئی چمپا۔ مالتی۔ جوہی۔ گلاب۔ کمل وغیرہ پھولوں
سے شری کرشن کے بارے میں باتیں کرنے لگیں۔ کسی بھونرے پر نگاہ پڑ گئی۔ تو کوئی اسے
ہی شری کرشن کا دوت سمجھ کر اس کو ڈانٹ پھٹکار سنانے لگی۔ ان کی عجیب حالت ہو گئی وہ
سارے سنسار کو۔ جسم کو۔ پرانوں کو اور آتما کو بھول کر شری کرشن میں ہی محو ہو گئیں
وہ شری کرشن کی لیلاؤں کا گان کرتے کرتے جھجک چھوڑ کر رونے لگیں۔ ادھو جی کا دل بھی
پگھل گیا۔ وہ گوپیوں کے پریم کی اونچی حالت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ انہوں نے کسی طرح
گوپیوں کو دھیرج دے کر کہنا شروع کیا

ادھو جی نے کہا۔ گوپیو! تمہارا جیون سپھل ہے اور سارے لوک و لوکپال تمہاری
پوجا کرتے ہیں۔ شری کرشن میں اتنا پریم۔ شری کرشن میں اتنی محویت اور کہیں نہیں
دیکھی گئی اور کہیں ہو بھی نہیں سکتی۔ بڑے بڑے دان۔ برت۔ تپ۔ ہوم۔ جپ
سوادھیائے۔ سنیم (اندریوں کو جیتنا) اور دیگر بھی کلیان کاری اپایوں سے بھگوان
شری کرشن کی بھگتی پراپت کی جاتی ہے۔ بڑے بڑے منیوں کو جس پریم کی پراپتی
دُرلبھ ہے۔ خوش قسمتی سے وہ پریم تمہیں پراپت ہوا ہے۔ بھگوان کے ساتھ تمہارا وہ
سمبندھ ہوا ہے۔ یہ بڑے ہی سوبھاگیہ اور تپسیا کا پھل ہے۔ کہ تم لوگوں نے اپنے
بیٹے۔ پتی۔ رشتہ دار۔ جسم۔ گھر اور سرو سو تیاگ کر پرشوتم بھگوان شری کرشن کو پتی کے روپ میں
ورن کیا ہے۔ بھگوان شری کرشن کے پریم سے تمہیں سرب آتم بھاو کی پراپتی
ہو گئی ہے۔ تمہیں ہر جگہ کرشن ہی کرشن دکھائی دیتے ہیں۔ تمہارے پاس
بھیج کر شری کرشن نے مجھ پر بڑی ہی کرپا کی ہے۔ میں تمہارے درشن سے دھنیہ ہو گیا
کلیانی گوپیو! بھگوان نے تمہارے لئے جو سندیش کہا ہے۔ میں وہی سناتا ہوں۔ وہ سن کر

تمہیں بڑا آنند ہوگا۔ ان کا یہی ایکانت سندیش لیکر میں تمہارے پاس آیا ہوں۔

سری کرشن نے کہا۔ میری پیاری گوپیو! میں کبھی تم لوگوں سے الگ نہیں رہ سکتا۔ جیسے پرتھوی جل اور وایو یہ آکاش سے الگ نہیں ہو سکتے۔ ویسے ہی تم ہم سے الگ نہیں ہو سکتیں۔ تمہارا من۔ تمہارا پران۔ تمہارا جسم۔ تمہاری اندریاں تمہارے گن اور جو کچھ تم ہو سب مجھ میں ہیں۔ میں سب کا آشرے ہوں میں اپنے آپ میں آپ کی سرشٹی کرتا ہوں۔ اپنے آپ کا ہی پالن کرتا ہوں اور اپنے آپ ہی اپنے آپ کا سنگھار (نے) کرتا ہوں۔ میں اپنی مایا سے۔ اپنی ہی شکتی سے۔ آپ ہی اُن صورتوں میں بن جاتا ہوں۔ آتما گیان سوروپ (پرگیان) ہے۔ وہ مایا سے رہت اور گنوں سے پرے ہے۔ سوپن۔ سوشپتی۔ جاگرت ان تینوں حالتوں سے پرے اور ان کا ساکھشی ہے۔ یہ سنسار اس میں خواب کی طرح اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ یہ متھیا ہے۔ وِیوگ تو تب تک ہے جبتک اس متھیا سنسار کی طرف لگاؤ ہے۔ اس کی طرف سے اندریوں اور انتہ کرن (من بدھی وغیرہ) کو کھینچ کر آتما میں لگاؤ۔ انہیں انترمکھ کرو۔ سارے سدھانتوں اور سادھنوں کا یہی منزل مقصود ہے۔ بظاہر دنیاوی نگاہ سے تم لوگوں سے دور ضرور ہوں۔ مگر صرف آنکھوں سے ہی دور ہوں نا؟ آنکھوں کی دوری دوری نہیں ہے دوری تو من کی ہوتی ہے۔ وہاں رہنے کی نسبت میرے یہاں رہنے سے تمہارا من مجھ میں زیادہ لگیگا۔ میرا خاص طور پر چنتن ہوگا۔ ایسا ہوتا آیا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ ساری ورتیوں (خواہشات) کو مٹا کر اپنے من کو صرف مجھ میں ہی لگا دو۔ میری یاد کرتی رہو۔ جلدی تم مجھے پراپت کر لوگی۔ تمہیں پتہ ہے نا؟ جس دن میں راس کر رہا تھا۔ کتنی گوپیاں جسم سے میرے پاس نہیں آسکیں۔ انہوں نے سچے ہردے سے۔ پریم سے میرا سمرن کیا اور

جسم سے پہنچنے والی گوپیوں سے پہلے ہی وہ میرے پاس پہنچ گئیں۔ میں تمہارے
پاس ہی ہوں۔ تمہارے ہردے میں ہوں۔ تمہاری آتما کے روپ میں ہوں
پھر دیوگ کیا چیز ہے؟ اس کے لئے دکھی ہونے کی کیا ضرورت؟ مجھے ڈھونڈو
مت۔ میرا انوبھو کرو۔ میں تمہارے پاس ہوں"

اُودھو اتنا کہ کر چپ ہو گئے۔ اپنے پریتم کا سندیش۔ اپنے پرانوں کا
سندیش سن کر گوپیوں کو بڑا ہی آنند ہوا۔ اُن کے سندیش سے اُن کو گیان ہو گیا
وہ خوش ہو کر اُودھو سے بولیں" شری کرشن پرسن ہیں۔ آنند سے ہیں۔ یہ بڑی
اچھی بات ہے۔ کنس اور اس کے حمایتی مارے گئے۔ جگت کا بڑا کلیان ہوا۔ جیسے
ہم انہیں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی تھیں۔ ویسے ہی متھرا باسی بھی انہیں دیکھ
دیکھ کر خوش ہوتے ہونگے۔ وہاں کے لوگ خاص پریمی ہونگے۔ اُن کے پریم پاش
میں شری کرشن بندھ جائیں یہ سوبھاوک ہی ہے۔ کیا وہ اُن میں رہ کر ہماری یاد
رکھ سکیں گے؟ رکھتے ہیں۔ کیا انہیں وہ رات یاد ہے۔ جب انہوں نے کھلی چاندنی
میں برندابن میں ہم لوگوں کے ساتھ گا گا کر ناچ ناچ کر راس لیلا کی تھی۔ کیا وہ
ہمارے پرانوں کو جیون دینے کے لئے یہاں آوینگے؟ اب وہ ہم بنباسیوں کے
پاس کیوں آنے لگے؟ وہ آتما رام ہیں پورن کام ہیں۔ انہیں ہماری کیا
ضرورت؟ ہم جانتی ہیں۔ کہ آشا سے نراشا اچھی ہے۔ تو بھی شری کرشن کی
طرف ہماری آنکھیں لگی ہیں۔ ہماری آشا کی ابھلاشا کی لڑیاں نہیں ٹوٹتیں۔ بھلا انہیں
کون چھوڑ سکتا ہے؟ ان کے نہ چاہنے پر بھی لکشمی ایک لمحہ کے لئے بھی
اُنہیں نہیں چھوڑ سکتی۔ اُودھو جی! جمنا جی کے کنارے۔ گوبردھن کی چوٹیاں
کھیل کے بن۔ ان کی دُلاری ہوئی گائیں۔ ان کی بانسری کی دھُن بار بار ان کی یاد دلا دیتی
ہیں۔ اب بھی برندابن کی بھومی ان کے چرنوں کے نشانات سے خالی نہیں ہوئی ہے

ہم بھلا انہیں کیسے بھول سکتی ہیں؟ ان کی یاد ہی ہمارا جیون ہے۔ اُن کی سندر چال۔ مدھر مسکان۔ لیلا بھری چتون اور پریم بھری بانی سے موہت ہو کر ہم نے اپنا دل ہار دیا ہے۔ اپنا سربسو ان کے چرنوں میں نچھاور کر دیا ہے ہم بھلا انہیں کیسے بھول سکتی ہیں؟ ہے ناتھ! ہے رمانا تھ! ہے برج ناتھ! ہے دین بندھو! ہم دُکھ کے سمندر میں ڈوب رہی ہیں۔ ہمیں بچاؤ۔ ہمارا اُدھار کرو۔"

شری کرشن کے سندیشوں سے گوپیوں کی برہ اگنی بہت کچھ شانت ہو گئی۔ وہ اودھو کو شری کرشن سوروپ مان کر اُن کا ستکار کرنے لگیں۔ انہوں نے کہا۔ اُودھو! تم رادھکا کے پاس چلو۔ بھگوان کے برہ میں ان کی کیا حالت ہو رہی ہے۔ چل کر دیکھو۔ وہ مر مر کر جیتی ہیں اور جی جی کر مرتی ہیں۔ چنتا، بیماری، منہ چھپا۔ پڑی ہے۔ بس انہیں کا دھیان چلتا رہتا ہے۔ وہ کبھی پاگل ہو جاتی ہیں کبھی موہت ہو جاتی ہیں۔ چلو اُن کے درشن کرو۔ ان کے چرنوں میں سر جھکا کر کچھ سیکھو۔ اودھو اُن کے ساتھ شری رادھا کے پاس جانے کے لئے تیار ہو گئے۔

سارے جیووں کی آتما بھگوان شری کرشن ہیں۔ یہ جیو تبھی سکھی ہوتا ہے شانتی پاتا ہے۔ جب اپنی آتما بھگوان کی قربت (وصال باری) کا انوبھو کرتا ہے۔ بنا اُن کے اس میں سکھ نہیں۔ شانتی نہیں۔ آنند نہیں۔ مگر شری کرشن کی آتما کیا ہے کونسی ایسی وستو ہے۔ جس کے بنا شری کرشن بھی چھٹپٹاتے رہتے ہیں اور جسے پا کر ان کا آنند اننت اننت گنا بڑھ جاتا ہے وہ ہیں شری رادھا جی۔ شری

جو ہی شری کرشن کی آتما ہیں۔ اور انہیں کے ساتھ رمن کرنے کی وجہ سے شری کرشن کو آتما رام کہا گیا ہے۔ شری کرشن کے بنا رادھا ایسی ہی ہیں۔ جیسے بنا روح کے جسم اور رادھا جی کے بنا شری کرشن آنند رہت ہیں۔ یہ دونو کبھی الگ ہوتے ہی نہیں۔ الگ ہونے کی لیلا کرتے ہیں اور اس لئے کرتے ہیں کہ لوگ پریم پریم کا پرم آنند کا ساکھشات درشن کریں۔ پورن پریم کے درشن شری کرشن اور شری رادھا میں ہی پورے طور سے پراپت ہو سکتے ہیں۔

جب سے شری کرشن متھرا گئے۔ تب سے رادھا جی کی عجیب حالت ہو گئی تھی۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ دن کو چین سے بیٹھا نہیں جاتا۔ بار بار نیم مردہ سی ہو جاتی ہیں۔ کبھی پاگل سی ہو کر طرح طرح کے پرلاپ کرتی ہیں۔ تو کبھی شری بین کے تاروں کو چھیڑ کر مرلی منوہر شیام سندر کے گن گانے لگتی ہیں اور اتنی بے سُدھ رہتی ہیں۔ کہ رات گذر گئی۔ دن گذر گیا۔ ان باتوں کا انہیں پتہ تک نہیں چلتا۔ آنسوؤں کی دھارا بہتی رہتی ہے۔ سمجھانے سے۔ دھیرج دینے سے ان کا درد اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

اودھو جی جس وقت ان کے پاس پہنچے۔ اس وقت وہ بے شدھ تھیں۔ اودھو جی نے انہیں جا کر دیکھا۔ تو وہ گدگد ہو گئے۔ بھگتی سے ان کی گردن جھک گئی۔ سارے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ شردھا کے ساتھ استتی کرنے لگے۔

"ہے دیوی! میں تمہارے چرن کملوں میں پرنام کرتا ہوں۔ تمہاری کرپا سے ہی سارا سنسار پھر رہا ہے۔ تم بھگوان شری کرشن کی نتیہ پریا آہلادنی شکتی ہو۔ وہ جب جہاں جیسے روپ میں رہتے ہیں۔ تب وہاں ویسا ہی روپ دھارن کر کے تم بھی ان کے ساتھ رہتی ہو۔ جب وہ مہا وشنو ہیں۔ تب تم مہالکشمی ہو۔ جب وہ سداشو ہیں تب تم آدیہ شکتی ہو۔ جب وہ برہما ہیں۔ تب تم سرسوتی ہو۔ جب وہ رام ہیں

تب تم سیتا ہو۔ اور تو کیا کہوں ؟

"ماتا! تم ان سے اننیہ ہو۔ ابھن ہو۔ جیسے گندھ اور پرتھوی۔ جل اور رس روپ اور تیج سپرش اور وایو شبد اور آکاش الگ الگ نہیں ہیں۔ ایک ہی ہیں۔ ویسے ہی شری کرشن تم سے الگ نہیں ہیں۔ گیان اور ودیا۔ برھم اور چیتن۔ بھگوان اور ان کی لیلا جیسے ایک ہیں۔ ویسے ہی تم بھی شری کرشن سے ایک ہو۔ وہ گولوکیشور ہیں۔ تو تم گولوکیشوری ہو۔ دیوی! یہ موڑھ بیاگو۔ ہوش میں آؤ۔ مجھے درشن دے کر میرا کلیان کرو۔

اودھوجی کی پیار بھرا سن کر "شری کرشن شری کرشن" کہتی ہوئی رادھاجی ہوش میں آئیں۔ انہوں نے آنکھیں کھول کر آہستہ سے پوچھا۔ شری کرشن کی مانند جسم اور بھیس والے تم کون ہو؟ تم کہاں سے آئے ہو؟ کیا شری کرشن نے تمہیں بھیجا ہے؟ ضرور انہوں نے ہی تمہیں بھیجا ہے۔ اچھا بتاؤ۔ وہ یہاں کب آویں گے؟ میں انہیں کب دیکھوں گی؟ کیا اُن کے کومل سے کومل شریر میں پھر بھی چندن لگا سکوں گی؟

اودھوجی نے اپنا نام دھام بتلا کر آنے کا کارن بتلایا۔ رادھکا کہنے لگیں اودھو! وہی جمنا ہے۔ وہی شیتل مند سگندھ وایو ہے۔ وہی برندابن ہے اور وہی کوئلوں کی کوہک ہے۔ وہی چندن سے سوباست سیج ہے اور وہی ساز سامان ہے۔ مگر میرے پران ناتھ کہاں ہیں؟ اس داسی سے کونسا اپرادھ بن گیا۔ ضرور ہی مجھ سے اپرادھ ہوا ہوگا۔ ہا کرشن! ہا رماناتھ! پران دلبھ! تم کہاں ہو؟ اتنا کہہ کر رادھا پھر بے سدھ ہو گئیں۔

اودھو نے انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ سکھیوں نے بہت سے اُپائے کئے۔ مگر رادھاجی کو ہوش نہیں آئی۔ اودھوجی نے کہا۔ ماتا! میں تمہیں بڑا ہی شبھ سماچار سنا رہا ہوں۔ اب تمہارے برہ کا انت ہو گیا۔ شری کرشن تمہارے

پاس آویں گے۔ تم جلدی ان کے درشن پاؤ گی۔ وہ تمہیں پرسن کرنے کے لئے بہت طرح کی لیلائیں کریں گے۔

یہ خوشخبری سُنکر رادھاجی اٹھ بیٹھیں۔ کیا وہ سچ مچ آئیں گے۔ ہاں ضرور آئیں گے۔ رادھاجی نے اودھو کا بڑا ہی سنکار کیا۔ بہت طرح کے دان دے کر اودھوجی کو بھوجن پان کرا کر انہیں ور دیا کہ تمہیں سب سِدھیاں مِل جائیں۔ تم بھگوان کے داس بنے رہو اور تمہیں ان کی اٹلی پراکنگتی پراپت ہو۔ اودھو! تم ان کے سرلیشٹ پارشد ہوؤ۔"

جب اودھوجی وداع ہونے کے لئے شری رادھاجی سے آگیا لینے آئے۔ تب شری رادھاجی نے کہا اودھو! ہم ابلا ہیں۔ ہمارے دل کا حال کون جان سکتا ہے۔ مجھے بھولنا مت۔ میں برہ سے کاتر ہو رہی ہوں۔ میرے لئے گھر اور بن میں اب کوئی بھید نہیں رہ گیا ہے۔ پشو اور منش ایک سے جان پڑتے ہیں۔ جاگرت شوپن اور سوشپتی میں کوئی بھید نہیں رہ گیا ہے۔ مجھے اپنی ہی سُدھ نہیں رہتی۔ چاند سورج کا نکلنا۔ رات دن کا ہونا مجھے معلوم نہیں ہوتا۔ شری کرشن کے آنے کی بات ان کی لیلا سن کر۔ گا کر۔ کچھ لمحوں کیلئے میں ہوش میں آجاتی ہوں مجھے چاروں طرف کرشن ہی کرشن نظر آتے ہیں۔ میں سدا مرلی کی دھن ہی سنا کرتی ہوں مجھے کسی کا بھئے نہیں ہے۔ کسی کی لجّا نہیں ہے۔ کل کی پروا نہیں ہے۔ میں انہیں کو جانتی ہوں۔ انہیں کو سمجھتی ہوں۔ یہ ہما سنکر اور وشنو۔ جن کی چرن رج پانے کے لئے ترستے رہتے ہیں۔ انہیں کو پا کر میں اُن سے بچھڑ گئی۔ میرا کتنا دُربھاگیہ ہے کوئی میرا دل چیر کر دیکھ لے۔ شری کرشن کے سوا اس میں کچھ نہیں ہے۔ اودھو! کیا اب ان کے ساتھ کریڑا کرنے کا پریم سوبھاگیہ مجھے پراپت ہوگا؟ کیا اب برندابن کے کنجوں میں اپنے ہاتھوں سے مالتی۔ مادھوی۔ چمپا اور گلاب کے پھولوں کی مالا گوندھ کر انہیں نہیں پہناؤں گی؟ کیا اب وہ بسنت رتو کی منوہر راتیں۔ جن

میں رادھا اور مادھو وہار کرتے تھے۔ پھر نہ آئیں گی؟"

رادھا جی پھر بے سُدھ ہو گئیں

سکھیوں اور اُودھو کے اُپائے کرنے پر رادھا پھر ہوش میں آئیں اور کہنے لگیں "اودھو! اس شوک ساگر سے مجھے بچاؤ۔ مجھے سنبھالنے بہلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اُن کی باتیں یاد کر کے میرا من چنچل ہو رہا ہے۔ بیرہنی کا دکھ کوئی بیرہنی ہی جان سکتی ہے۔ سیتا کو کچھ کچھ اس کا انبھو ہوا تھا۔ کس سے کہوں۔ میرے دل کے دکھ کا کیسے وشواس ہوگا؟ میرے جیسی ابھاگنی میرے جیسی دکھی استری نہ ہوئی اور نہ آگے ہونے کا امکان ہی ہے۔ میں کلپ برکش کو پا کر بھی ٹھگی گئی۔ ودھاتا نے مجھے ٹھگ لیا۔ انہیں دیکھ کر میرا جیون سپھل ہو گیا تھا۔ میرا ہردہ اور آنکھیں سپھل ہو گئی تھیں اُن کے نام کی مدھر دھونی سن کر میرے پران کھل اٹھتے ہیں۔ ان کی مدھر یاد سے آتما تر ہو جاتی ہے۔ میں نے ان کے کر کملوں (ہاتھوں) کے سپرش کو انوبھو کیا ہے۔ میں ان کی چھتر چھایا میں رہی ہوں۔ میں کیا انہیں بھول سکتی ہوں؟ ایسی کوئی وستو نہیں ایسا کوئی گیان نہیں۔ ایسا کوئی شاستر نہیں۔ ایسا کوئی سنت نہیں۔ اور ایسا کوئی دیوتا نہیں جس سے میں شری کرشن کو بھول سکوں۔"

رادھا جی رونے لگیں۔ اودھو جی بھی رونے لگے۔ گوپیاں بھی رونے لگیں۔ وہاں کے پشو پکشی۔ درخت۔ لتائیں اور جڑ چیتن۔ سب کے سب رونے لگے پریم کا اننت سمندر اُمڈ پڑا۔

اودھو جی بہت دنوں تک برج میں رہے۔ رادھا جی سے کئی پرشن کرتے اور پریم کا رہسیہ گیان پراپت کرتے۔ گوالوں کے ساتھ بنوں میں گھومتے۔ نند یشودا کے ساتھ شری کرشن لیلا کا کیرتن اور شرون کرتے۔ گائیوں کے ساتھ کھیلتے۔ درختوں کو بغلگیر کرتے اور لتاؤں کو دیکھتے ہی رہ جاتے۔ ان کا روم روم پریم مئے ہو گیا وہ

گوالے ہو گئے۔ پتہ نہیں۔ مگر پتہ ہے یہی کہ ان کا دل گوپی بھاؤ میں ہو گیا۔ وہ بن بن میں گاتے ہوئے وچرنے لگے۔ اُن کے دل سے یہ راگ نکلنے لگا "صرف گوپیوں کا جنم سارتھک ہے۔ یہی حقیقت میں شری کرشن کی اپنی ہو سکی ہیں۔ براہمن ہونے سے کیا ہوا؟ جب شری کرشن میں پریم نہیں۔ بڑے بڑے منی جن کی خواہش کرتے ہیں۔ وہ ان گوپیوں کو پراپت ہو گئے۔ کہاں یہ جنگل میں رہنے والی گاؤں کی گنوار گوالنیں اور کہاں شری کرشن میں ان کا اننیہ پریم! مگر اس سے کیا ہوا؟ جانیں یا نہ جانیں۔ گیان ہو یا نہ ہو۔ شری کرشن سے پریم ہونا چاہیئے انجان میں بھی امرت پی لیا جائے۔ تو لابھ ہی ہوتا ہے۔ بنا جانے بھی شری کرشن سے پریم ہو جائے۔ تو وہ اپناتے ہی ہیں۔ دیوپتنیوں کو اندر لکشمی کو یہ پرشاد نہیں پراپت ہوا۔ وہ ان گوپیوں کو پراپت ہوا ہے

یہ شری کرشن کے جسم کا سپرش پا کر کرتارتھ ہو گئی ہیں۔ میں اب برنداون میں ہی رہوں۔ انسان نہ سہی۔ لتا پکشی ہی سہی۔ درخت ہی سہی اور نہیں تو ایک تنکا ہی سہی۔ ان کے چرنوں کی دھول تو ملے گی نا۔ آہ! ویدکی شرتیاں جن کے چرنوں کی کھوج میں ہی لگی ہیں۔ یہ گوپیاں انہیں چرنوں کو پا کر اُن سے ایک ہو کر اُن کے پریم میں محو ہو گئی ہیں کیوں نہ ہوا۔ اپنے عزیز رشتہ داروں اور سنساری سکھوں پر لات مار کر شری کرشن کے چرنوں کو اپنا لینا آسان تھوڑے ہی ہے؟ لکشمی جن کی رچنا (پوجا) کرتی ہیں اور آپت کام آتما رام (رشی لوگ) جن کا دھیان کرتے ہیں۔ انہیں بھگوان شری کرشن کے چرن کمل اپنے ہردے پر رکھ کر ان گوپیوں نے اپنے ہردے کی جلن شانت کی ہے۔ میں تو ان کی چرن رج کا بھی ادھکاری نہیں ہوں۔ میں ان کی چرن رج کی ہی بندنا کرتا ہوں۔ اس طرح کہ کر اُن کی چرن رج میں لوٹنے لگتے ہیں۔ نند دن کے لئے آئے تھے۔ مہینوں گزر گئے

متھرا جانے کے دن اودھو کے سر پر ہاتھ رکھ کر رادھا نے آشیرباد دیا۔ کہ تمہارا راستہ کلیان کاری ہو۔ تمہارا سدا کلیان ہو۔ بھگوان سے تمہیں پرم گیان پراپت ہو۔ اور تم سدا بھگوان کے پرم پریم پاتر رہو" رادھا نے آگے کہا۔ سب سے سرلشیٹ وستو شری کرشن کا پریم ہے۔ سب سے سرلشیٹ کام انہیں خوش کرنے والا کام ہے۔ سب سے سرلشیٹ زندگی وہ ہے جو انہیں سمرپن کر دی جائے۔ وہی گیان برت اور تپ سپھل ہے جو ان کے لئے ہو۔ اودھو! وہی سب سے پرے پوری پورن پرمیشر شری کرشن ہی پرم ستیہ ہیں۔ چیوتی سوروپ ہیں۔ تم انہیں پرمانند سوروپ نند نندن کی سیوا کرو۔ سارے اُپدیشوں کا لب لباب یہی ہے۔"

رادھا جی کی امرت بھری باتیں سن کر اودھو جی کو ایسا معلوم ہوا۔ گویا انہوں نے سارا گیان پراپت کر لیا۔ وہ اپنا کپڑا گلے میں ڈال کر رادھا جی کے چرنوں میں گر پڑے اور پریم کی کثرت سے زار زار رونے لگے۔ اودھو جی وہاں سے جانا نہیں چاہتے تھے۔ گوپیوں نے بہت سمجھایا۔ رادھا نے شری کرشن کے لئے بانسری اور بہت سے تحائف دئے اور کہا۔ جا کر تم یہی کوشش کرنا کہ شری کرشن یہاں آویں۔ میں انہیں دیکھ سکوں"۔ رادھا جی کی آگیا لے کر اودھو جی نند بابا کے پاس گئے۔

نند بابا نے اور گوالوں نے اودھو جی سے کہا۔ اودھو جی۔ اب تم جا ہی رہے ہو شری کرشن کو ہمارے یہ بھلا نانا۔ یہ مکھن۔ یہ دہی اور یہ چیزیں انہیں دینا۔ یہ اگرسین کو دینا اور یہ وسودیو کو دینا۔ ہم اور کچھ نہیں چاہتے۔ صرف یہی چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا من شری کرشن کے چرنوں میں ہی لگا رہے۔ ہماری بانی سے انہیں کے منگل مئے مدھر ناموں کا اُچارن ہوتا رہے اور جسم انہیں کی سیوا میں لگا

رہے۔ ہمیں مکتی کی خواہش نہیں۔ کرم کے مطابق ہمارا جسم خواہ جہاں کہیں رہے ہمارے شبھ کرموں اور دان کا یہی پھل ہووے کہ شری کرشن کے چرنوں میں ہمارا نشکام پریم بنا رہے۔

اُدھو جی متھرا لوٹ آئے۔ جاتے وقت وہ ماتھروں کے بھیس میں گئے تھے۔ لوٹتے وقت گوالوں کے بھیس میں آئے۔ انہوں نے شری کرشن سے کہا شری کرشن! تم بڑے سنگدل ہو۔ تمہاری دیا تمہارا پریم سب کہنے بھر کے لئے ہے۔ میں نے برج میں جا کر تمہارا سنگین روپ دیکھا ہے۔ جو تمہارے آشرت ہیں۔ جنہوں نے تمہیں آتم سمرپن کر دیا ہے۔ انہیں اس طرح کنوئیں میں ڈال رہے ہو۔ بھلا یہ کونسا دھرم ہے؟ چھوڑو متھرا۔ اب چلو برندابن۔ وہیں رہو اور اپنے پریمیوں کو سکھی کرو۔ اوروں کی سنگت چھوڑ دو۔ پریم کا نام بدنام مت کرو۔"

اُدھو شری کرشن کے سامنے رونے لگے۔ برندابن چلنے کے لئے ہٹھ کرنے لگے۔ ان کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ وہ ایک ایک کر کے سبھی باتیں کہہ گئے۔

شری کرشن کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے بنا نہ رہے۔ وہ پریم سے گدگد ہو گئے۔ جسم کی سدھ بدھ جاتی رہی۔ اس وقت ان کا سچا سوروپ پرگٹ ہو گیا۔ اور اودھو نے دیکھا کہ شری کرشن کا روم روم گوپیکا مئے ہے۔ جب شری کرشن ہوش میں آئے۔ تب انہوں نے اودھو سے کہا۔ پیارے اُدھو! یہ سب تو لیلا ہے۔ ہم اور گوپیاں الگ نہیں ہیں۔ جیسے مجھ میں وہ ہیں۔ ویسے ہی ان میں میں ہوں۔ پریمیوں کے آدرش کے لئے یہ سنیوگ اور ویوگ کی لیلا کی جاتی ہے۔

اودھو جی کی تسلی ہو گئی۔ انہوں نے سب کے بھیجے تحائف دے دئے اور شری کرشن کے پاس رہ کر وہ پریم پوروک اُن کی سیوا کرنے لگے۔

سبھی دھرموں میں پریم دھرم ہی سریشٹ ہے اور سبھی نیتیوں میں پریم نیتی ہی بڑھ کر ہے۔ یوں کہنا چاہیے کہ سب دھرم اور نیتیاں پریم کے اندر ہیں۔ وہ دھرم دھرم نہیں۔ جس میں پریم نہ ہو اور وہ نیتی نیتی نہیں۔ جس میں پریم نہ ہو۔ پریم نیتی بھگوان کی نیتی ہے اور بھگوان کے لئے سب اپنے ہیں۔ سب کے ساتھ ان کا پریم ہے۔ اور جو اُن کے آشرت ہیں۔ اُن کے ساتھ تو زیادہ پریم ہے۔ بھگوان کے بھگت اس بات کو جانتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ اس (پریم نیتی) کے مطابق چلتے ہیں۔

یہ بات پہلے کہی جا چکی ہے۔ کہ اودھو جی پرسیتی نیتی کے پُورے ماہر تھے۔ یدوبنسی لوگ باہمی اختلاف رائے کے موقعوں پر ان سے صلاح لیا کرتے تھے۔ مگر اُس وقت اودھو بھگوان کی نیتی یا پریم نیتی کے وِدوان نہیں تھے۔ مگر اب وہ گوپیوں کے پاس سے پریم دھرم کی شکھشا حاصل کر آئے تھے۔ بھگوان کی نیتی کا انہیں پتہ تھا۔ وقت وقت سری کرشن اپنے من کی بات خود نہ کہہ کر انہیں سے کہلایا کرتے تھے۔

ان دنوں یدھشٹر کے ہاں راجسویہ یگیہ ہونے والا تھا۔ دوارکا میں بھگوان کو وہاں کا نمنترن مل چکا تھا۔ دوسری طرف جراسندھ کے مظالم سے دکھی اور اس کے قیدی ہزاروں راجاؤں کی یہ پرارتھنا تھی۔ کہ بھگوان جراسندھ کو مار کر

ہماری رکھشا کریں۔ دیورشی نارد نے آکر بھگوان سے کہا تھا۔ کہ اب آپ جلد ہی
ششوپال کو ماریں۔ اس کی وجہ سے سنسار میں بڑا ہراس پھیلا ہوا ہے اس
موقعہ پر زیادہ تر یدوونشیوں اور بلرام جی کی یہ صلاح تھی۔ کہ پہلے ششوپال اور جراسندھ
کو مارا جائے۔ یہی ہم لوگوں کا بڑا فرض منصبی ہے۔ جراسندھ اور ششوپال کے
مظالم سے سب جلے ہوئے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یدھشٹر کا یگیہ تو ہمارے بنا بھی
پورن ہو سکتا ہے۔ وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مگر بھگوان شری کرشن
کے من میں اپنے بھگت پانڈوؤں کے لئے پریم زیادہ تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ یدھشٹر
ارجن اور دروپدی کا من نہ ٹوٹے۔ میری خوشی کے لئے ہی وہ یگیہ کر رہے ہیں۔ میں
نہ رہوں گا تو وہ یگیہ نہ کر سکیں گے۔ مگر بھگوان شری کرشن نے خود یہ بات اپنے منہ سے
نہیں کہی۔ سب کے سامنے اودھو جی کو اپنی صلاح ظاہر کرنے کے لئے اشارہ کیا۔
اودھو جی نے کہا۔ جب کثرت رائے یہی ہے۔ کہ پہلے ظالموں کا ناش
کرنا چاہئے اور خود بلرام جی بھی اس بات کی تائید کر رہے ہیں تو میرا کچھ کہنا
غیر موزوں ہوگا۔ تو بھی بھگوان شری کرشن کی پریرنا (فرمائش) سے میں اپنی رائے
آپ لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں۔ اگرچہ نیتیاں بے شمار ہیں۔ تاہم بہت سی
باتوں کا سار تھوڑے سے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے اس لئے زیادہ کچھ نہ کہہ کر میں
کچھ تھوڑے سے لفظ ہی کہوں گا۔ اتنا کہہ کر اودھو جی بولے۔

جو دشمنوں پر فتح پانا اور اپنے دوستوں کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ انہیں دو
باتوں کا آشرے لینا چاہئے۔ پرگیا اور اتساہ (جوش، ہمت) پرگیا کا ارتھ شدھ بدھی
ہے اور شدھ بدھی وہی ہے جو انترمکھ ہے۔ وشو کلیان کے لئے جو سوارتھ کا تیاگ
کر سکتی ہے۔ اتساہ کا ارتھ ہے۔ اپنی طاقت کو سمجھ کر اس سے مناسب کام لینے
کی خواہش۔ اگر یہ دو نو پراپت ہوں۔ تو بیوہار میں کسی طرح کی خامی نہیں ہو

سکتی ۔ جن کی بُدھی سوکشم ہے ۔ وہ باہر تو تھوڑا سا ہی سپرش کرتے ہیں مگر اندر بہت زیادہ گھس جاتے ہیں اور جن کی بدھی ستھول ہے ۔ وہ مٹی کے ڈھیلے کی طرح سپرش تو بہت زیادہ کرتے ہیں ۔ مگر اندر بہت کم گھُستے ہیں ۔ جنھوں نے بھگوان کا آشرہ نہیں لے رکھا ہے ۔ وہ چھوٹا سا کام شروع کرتے ہیں ۔ اور اس کے لئے بہت بے چین ہو جاتے ہیں ۔ مگر جنھوں نے شدھ بُدھی نیز بھگوان کا آشرہ لے رکھا ہے ۔ وہ بہت سے کام کر کے بھی نہیں گھبراتے ۔ شدھ بدھی اور آلسا کی موجودگی پر بھی پرماد (آج کا کام کل پر چھوڑنا) کو ذرا بھی آشرہ نہیں دینا چاہیئے ۔ پرماد کی وجہ سے سامنے آتی ہوئی چیز بھی دور ہٹ جاتی ہے اور سادھان رہا جائے ۔ تو اپنے سامنے سے زور سے بھاگتی ہوئی چیز بھی پکڑ لی جا سکتی ہے ۔ کب طاقت کا استعمال کرنا چاہیئے ۔ اور کب معاف کر دینا چاہیئے اس بات کو سمجھنا بھی ضروری ہے ۔ کوئی اپنے ساتھ اتیاچار (زبردستی) کرتا ہے تو اُتاولا ہو کر اس کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے ۔ اپنی طاقت اور سامرتھ کا وچار کر کے اپنے دوستوں اور مددگاروں کے اکٹھا کرنے میں لگ جانا چاہیئے ۔ وہ وقت بھی آوے گا ۔ جب اتیاچاریوں کا ناش ہو جائے گا ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ صرف قسمت کے بھروسے پر ہی بیٹھا رہے ۔ مگر صرف پُرشارتھ کے سہارے ہی آگ میں کودنے کی صلاح بھی میں نہیں دے سکتا ۔

اپنی طاقت بھر وچار کیجئے ۔ دوسرے کی طاقت دیکھیئے اور سوچیئے ۔ آپ بھگوان کے کتنے نزدیک ہیں اور وہ بھگوان سے کتنا دور ہے ۔ سام ۔ دام ۔ دنڈ اور بھید ان اُپایوں کو برتئے بھی اور بھگوان کا بھروسہ بھی رکھئے ۔ خود تیاری بھی کیجئے اور ایسے دوست بھی بنایئے جو آپ جیسا ہی دلیش سے کرنے والے ہوں ۔ ایسا کرنے سے آپ کو ضرور تھوڑی ملیگی اور دشمنوں کا اُودیش پورا ہو جاویگا

کس سے کب صلح کرنی چاہئے اور کس سے کب لڑائی۔ کب، کام کرودھ وغیرہ دشمنوں کو نشٹ کیا جا سکتا ہے۔ اور کب ان کے ایک ایک انگ کمزور کئے جا سکتے ہیں۔ اس بات کو پہلے سمجھ لینا چاہئے۔

بھگوان شری کرشن آشرت وتسل ہیں۔ یہ بھگتوں کے مقابلہ میں دوسروں کی طرف نگاہ نہیں ڈالتے۔ یدھشٹر کے یگیہ میں ان کا جانا بہت ضروری ہے۔ اگر وہاں گئے بنا ہی ششوپال یا جراسندھ پر چڑھائی کر دی جائے تو حالت بڑی ہی خوفناک ہو جائیگی۔ یاد رہے۔ جراسندھ یا ششوپال کو ہی مارنا نہیں ہے جیسے تپ دق سب روگوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ویسے ہی وہ دونو دشٹ سب ویتیوں اور راجاؤں کا مجموعہ ہیں۔ ان سے لڑائی چھیڑ دینے پر اُن کا تانتا ٹوٹنا مشکل ہو جائیگا اور ہم پانڈوؤں کی مدد سے بھی محروم رہ جائیں گے۔ ممکن ہے یدھشٹر کے یگیہ میں بھی وگھن پڑ جائے اور وہ شری کرشن کے نہ جانے سے یگیہ ہی نہ کریں۔ وہ ہم لوگوں کے بارے میں کیا سوچیں گے؛ جراسندھ اور ششوپال نے ہم پر چڑھائی کی نہیں ہے۔ کہ اپنی حفاظت کے لئے ہم یدھشٹر کے یگیہ میں نہ جائیں۔ ہمیں ان پر چڑھائی کرنی ہے۔ اور ایسے موقعہ پر اپنے مِتر اور رشتہ داروں کے اُتسو میں حصہ نہ لیکر کسی پر چڑھائی کر دینا مجھے نیتی کے مطابق نہیں معلوم ہوتا۔"

مگر سوال اتنا ہی نہیں ہے ششوپال کی بات تو پیچھے دیکھی جائیگی۔ جراسندھ کے قیدی راجاؤں کی پرارتھنا کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ دین دکھیوں اور شرناگتوں کی رکھشا کرنا سبھی کا فرض منصبی ہے اور بھگوان شری کرشن نے تو اس بات کا برت لے رکھا ہے۔ اس لئے یگیہ کے پہلے اور ششوپال یدھ کے پہلے ان راجاؤں کو چھڑانا چاہئے۔ مگر یہ کام ہماری طرف سے نہیں ہونا چاہئے۔ اس کیلئے جنگ چھیڑنے کا ابھی موقع نہیں ہے۔ یہ کام پانڈوؤں سے مل کر اُن کی مدد اور طاقت حاصل

کر کے ڈھنگ سے ہی کرنا چاہیئے - یہ کام ہستنا پور جانے پر شری کرشن کر لینگے
یگیہ کے پہلے راجاؤں کو چھڑا لیا جائے - اس سے ہماری اور یدہشٹر کی طاقت بڑھ
جائیگی - اس کے بعد ششوپال کو یگیہ میں نمنترن دیا جائے - اور اس کا رُخ دیکھ کر
راجاؤں کی صلاح دیکھ کر ششوپال کے دوشوں کے پرگٹ ہو جانے پر جیسا موقعہ آئے
ویسا کیا جائے - پس میری صلاح تو یہی ہے کہ شری کرشن اور ان کے ساتھ ہم سب
پہلے پانڈوؤں کے یگیہ میں چلیں - اس کے بعد سب انتظام ہو جائیگا -
سب نے متفقہ آواز سے اُودھو کی صلاح کی تائید کی - بلرام نے بھی کہا -
اودھو کا خیال ہی ٹھیک ہے - یہ بھگوان کے من کو جانتے ہیں - اُن کی مرضی کے
مطابق ہی کہتے ہیں اور بھگوان اپنے بھگتوں کو چھوڑ کر ابھگتوں کی طرف جا نہیں سکتے
اس لئے یہی صلاح ٹھیک رہی -
سب لوگوں نے یدہشٹر کے یگیہ کی یاترا کی - بھگوان نے بھیم کے ذریعے جراسندھ
کو مروا ڈالا اور ہزاروں راجہ قیدیوں کو چھڑا کر یدہشٹر کی مدد کرنے کے لئے
یگیہ میں آئے - سنوا پرادھوں تک کشما کرنے کے بعد بھگوان شری کرشن نے
سب کے سامنے ہی سدرشن چکر سے ششوپال کا سر اُڑا دیا اور دھرم راج کا یگیہ
بخیریت سمپورن ہوا - اُودھو جی کی نیتی کا لِشن چاروں طرف پھیل گیا - مہابھارت
میں کئی جگہوں پر اودھو کی نیتی کی تعریف کی گئی ہے - دھرت راشٹر نے بدر کی
تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ جیسے یدوونشیوں میں نیتی میں اُودھو جی سرشیٹھ ہیں
ویسے ہی کورو کل میں تم ہو - جس پر بھگوان کی دیا ہو اور جسے بھگوان کا پریم پراپت
ہو - اس کی یوگیتا میں بھلا کیا شک ہو سکتا ہے ؟ بھگوان کی آگیا کا پالن کرتے
ہوئے اودھو دوارکا میں رہنے لگے -

ॐ بھگوان کا اودھو جی کو گیان اپدیش

بھگوان شری کرشن جس طرح پریم سوروپ ہیں۔ ویسے ہی گیان سوروپ بھی ہیں۔ دراصل پریم اور گیان کا بھید تو اگیانیوں کی نگاہ میں ہے۔ بھگوان میں ان دونوں کی ایکتا ہے یا یوں ہی کہہ سکتے ہیں۔ پریم ہی گیان ہے۔ اور گیان ہی پریم ہے۔ پریمی سے کوئی رہسیہ (راز) چھپا نہیں رہتا اور رہسیہ کا گیان رکھنے والا پریم کئے بنا رہ نہیں سکتا۔ بھگوان پورن ہیں۔ گیان اور پریم دونوں ہی ان کے سوروپ ہیں۔ جنہیں سادھن بھگتی پراپت ہو چکی پریم لکشنا بھگتی کا انوبھو ہوا۔ انہیں بھگوان شری کرشن خود ہی پراکبھگتی یا پرم گیان پردان کرتے ہیں۔ اودھو کو پرم گیان پردان کرنے کا اب وقت آیا۔

برہما شنکر اور اندر نے بھگوان سے پرارتھنا کی۔ کہ اب ہماری غرض پورن ہو گئی۔ آپ چاہیں تو اپنے دھام کو پدھاریں۔ یدوکل کے سنگھار کا پربندھ بھی ہو چکا تھا۔ اب بھگوان اپنے دھام جانے ہی والے تھے۔ انہوں نے سوچا جب میں اس لوک سے انتردھان ہو جاؤں گا۔ تو مجھ میں رہنے والا گیان کہاں رہے گا؟ اس کا ادھکاری تو شدھ انتہ کرن والوں میں سرشٹ طرف اودھو جی ہیں اودھو مجھ سے ذرا بھی کم نہیں ہیں۔ کیونکہ ان پر تینوں گنوں کا کبھی اثر نہیں پڑا ہے۔ وہ کمرتھ ہیں۔ اس لئے سنسار میں میرے گیان کو پھیلاتے ہوئے وہ یہیں رہیں۔ شری کرشن کے سنکلپ کی ہی تو دیر تھی۔ ان کے من میں یہ بات آتے ہی اودھو نے

آکر شری کرشن کے چرنوں میں پرنام کیا۔

ادھو نے کہا۔ بھگوان! اب آپ یہ لوک چھوڑنا چاہتے ہیں۔ پربھو! میں ایک پل کے لئے بھی آپ کے چرن کملوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔ مجھے اپنے ساتھ ہی اپنے دھام کو لے چلیں۔ شری کرشن! آپ کے منگل میٹھے۔ مدھو میٹھے چرتر کو جو لوگ سن لیتے ہیں۔ اُن کے من سے دوسری چیزوں کی خواہش نشٹ ہو جاتی ہے۔ میں تو بچپن سے ہی آپ کے ساتھ رہتا آیا ہوں اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے۔ نہاتے دھوتے۔ کھیلتے کھلتے آپ کے ساتھ ہی رہا ہوں۔ آپ کا پرساد پاتے ہوئے ہی اب تک میں نے اپنا جیون بسر کیا ہے آپ میرے ہمدرد ہیں۔ آتما ہیں۔ آپ کو میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ بڑے بڑے رشی منی آپ کے پرم دھام میں جا سکتے ہیں میں تو کرموں کے بندھن میں بھٹک رہا ہوں۔ مجھے ایک ماتر آپ کی لیلاؤں کی سمرتی (یاد) کا ہی آدھار ہے۔ آپ کے چرتر اور آپ کی باتوں کا میں سمرن کروں گا کیرتن کروں گا۔ آپ کی سندر چال۔ مند مسکان منوہر چتون اور لیلاؤں کو یاد کر کے مست ہوتا رہوں گا۔ مجھے اور کسی بات کا سہارا نہیں آپ مجھ پر کرپا کیجئے۔"

بھگوان شری کرشن نے اپنے سچے پریمی ادھو سے کہا۔ ادھو! حقیقت میں یہی بات ہے۔ اب یہ دوارکا سمندر میں ڈوب جائیگی سنسار میں ادھرم بڑھ جائیگا تم اب سب کا سنیہہ چھوڑ دو۔ صرف مجھ میں من لگا کر سم درشٹی ہو کر پرتھوی میں گھومو۔ ہے ادھو (مادی (جڑ) من اور اندریوں سے جو کچھ محسوس ہوتا ہے۔ وہ سب ناشوان ہے۔ خیالی اور مایا میہ (متھیا) ہے۔ جس کا انتر کرن شدھ نہیں ہے۔ اس کی بدھی میں نانا وستوئیں دکھائی دیتی ہیں۔ وہی یہ گن ہے نا اور دوشش ہے"۔ ایسا سوچتا ہے۔ اور اسے کرم۔ اکرم اور وکرم کے چکر میں پڑنا ہی پڑتا ہے اس لئے تم ایکاگر چت سے اس جگت کو آتما میں دیکھو اور آتما کو مجھ

ہیں دیکھو۔ پرکرتی (مادہ) اور مادی اشیا سے پیدا ہوا کوئی بھی دُکھن تم پر اثرانداز نہیں ہو سکیگا۔ تمہیں چھو نہیں سکیگا۔ تم اپنے آپ میں سنتشٹ (مطمئن) ہو جاؤ۔ گن دوش دونوں سے ہی اوپر اٹھ جاؤ۔ اپنے گیان سوروپ میں ستھت ہو کر شانت ہو جاؤ اور سب کے خیرخواہ بن جاؤ۔ سب جگہ میرا ہی درشن کرو۔ ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے ڈانواں ڈول مت ہوؤ۔

شری کرشن کے اپدیش کو سن کر اودھو نے بہت سے سوال کئے اور شری کرشن نے ان کا تفصیل سے جواب دیا۔ شریمد بھاگوت کے گیارھویں سکندھ میں بھگوان کے یہ سب اپدیش درج ہیں۔ اس چھوٹے سے مضمون میں وہ سارے اپدیش درج نہیں کئے جا سکتے۔ اختصار سے بھگوان کے کچھ بچن درج کئے جاتے ہیں

بھگوان نے کہا اودھو! اپنی بھلائی اپنے آپ ہی کرنی چاہئے۔ کلیان مارگ میں دوسرے کچھ مدد کر سکتے ہیں۔ مگر چلنا تو اپنے ہی پاؤں ہوگا۔ یوں تو مجھے سارے جیو پیارے ہیں۔ کیونکہ سب میرے انش ہی ہیں۔ مگر منش یونی مجھے زیادہ پیاری ہے کیونکہ اس یونی میں ہی آتم سوروپ کو جانا جا سکتا ہے۔ میری پراپتی کی جا سکتی ہے اور من چاہی مراد حاصل کی جا سکتی ہے۔ چاہو تو تم ہر ایک چیز سے مدد لے سکتے ہو۔ پرتھوی تمہیں کھشما کا اپدیش دے سکتی ہے۔ آکاش سے تمہیں اسنگ (بے تعلق) رہنے کی شکشا مل سکتی ہے۔ سورج دیوتا سے درشٹی ہونے کی تلقین کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ پشو پکھشی اور تنکوں سے بھی اپدیش گرہن کئے جا سکتے ہیں۔ دتا تریہ نے چوبیس گورو بنائے تھے۔

سنسار کے سبھی وشے وناش (فنائیت) کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یہ راج محل یہ سونے کی بھریاں اور یہ ہاتھی گھوڑے کسی کام نہیں آئیں گے۔ یہ سگے سمبندھی عین موقعہ پر چھوڑ دینگے۔ ان کی طرف سے آنکھیں بند کر لو۔ انترمکھ ہوتے چلو۔ وہاں تک

انتر مکھ ہو جاؤ۔ جہاں صرف میں ہی میں رہتا ہوں۔ تم ستھول سوکھشم اور کارن شریر سے الگ ہو۔ ان جسموں کو ہی آتما ماننے کے باعث تمہیں آواگون کے چکر میں بھٹکنا پڑ رہا ہے۔ چھوڑ دو انہیں۔ سورگ کی بھی پروا نہ کرو۔ برہم لوک کی بھی خواہش نہ کرو۔ ان کی عمر بہت تھوڑی ہے۔ اور یہ سب کرموں کے آدھین ہیں۔ تم نتیہ مکت رنتیہ سوتنتر آتما ہو۔

یہ بدھ (مقید) اور مکت (گنوں) کی نگاہ سے ہی ہیں۔ حقیقت میں نہیں اور یہ گن مایا مئے ہیں۔ اس لئے مجھ میں نہ بندھن ہے نہ مکتی۔ جیسے خواب میں اپنے کو بدھ (مقید) مان کر کوئی آزاد ہونے کے لئے کوشش کرتا ہو۔ تو وہ تب تک مکت نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کی خواب نہ ٹوٹ جائے۔ ویسے ہی جو مایا میں پھنسے ہیں۔ ان کی حالت ہے۔ گیان کے ذریعے اس اگیان کے بندھن کو کاٹ ڈالو پران۔ اندریہ۔ من اور بدھی کا سنکلپ ہی مت کرو۔ مت کسی کی استتی کرو۔ مت کسی کی نندا کرو۔ تم اپنے کرم کے ذمہ دار ہو۔ دوسروں کے کرم کے نہیں۔ کوئی تمہاری نندا کرے یا استتی۔ تم ہر حالت میں یکساں رہو۔

بہت بڑی ودیا پراپت ہو۔ مگر بھگوت تتو کا بودھ نہ ہو۔ تو وہ کسی کام کی نہیں ہے وہی سچی ودیا ہے جس میں میرے پوتر گن اور لیلاؤں کا ورنن رہتا ہے۔ ودیا اور بدھی آتم گیان سے ہی سارتھک ہوتے ہیں۔ آتم گیان کا حقیقی روپ یہ ہے کہ دوئیت کی بھرانتی مٹ جائے۔ من کو ارپن کر دو اسی میں۔ بدھی کو لگا دو مجھ میں تم میرے ہو۔ مجھ میں ہی رہو گے۔ اگر تم ایسا نہ کر سکو تو ست سنگ کر و جنت میرا جو روپ بتلادیں۔ اسی کا دھیان او چنتن کرو۔ ساکار۔ نراکار۔ وشنو۔ رام سب میرے ہی روپ ہیں۔ کسی کا دھیان کرتے ہوئے شانتی نمار کا داس وغیرہ وغیرہ گنوں کو اپناؤ۔ میری کتھا سنو۔ میرے برت کرو۔ میرے لئے نیم دھارن کرو اور جو کچھ کرو۔

مجھے نویدن کرو۔

ہے اُودھوا مجھے آسانی سے پراپت کرنے کا اُپائے ست سنگ ہی ہے ۔ یوگ سانکھیہ
دھرم وغیرہ مشکل ہیں ۔ ست سنگ سب کر سکتے ہیں ۔ شودر ۔ استریاں ۔ اچھوت اور
بہت سے دیت دانو ۔ پشو پکشی ست سنگ کے ذریعے مجھے پراپت کر چکے ہیں
ست سنگ کے ذریعے صرف مجھ میں من لگاؤ ۔ اُودھوا تمہیں تو گوپیوں کی یاد ہے
نا! وہ کتنی محبت سے میرا چنتن کرتی تھیں ۔ چھوڑ دو تم ودھی ودھانوں کے
آسرے کو ۔ پرورتی ۔ نورتی ۔ سُنے ہوئے اور سناتے ہوئے سب سے نیارے
ہو جاؤ ۔ آؤ ۔ آؤ ۔ تم صرف میری شرن میں آؤ ۔ تمہیں نربھے پد پراپت ہوگا
تم یہ مت سوچو ۔ کہ گُنوں سے بنا ہوا چت گُنوں کو کیسے چھوڑ سکیگا ؟ گُن
چت سے کیسے نکل سکیں گے ؟ چت اور گُن دونو ایک دوسرے کے آسرے ہیں
مگر میرا سوروپ دونو سے الگ ہے ۔ جو مجھے گرہن کر لیتا ہے اس سے
چت اور گُن دونو ہی چھوٹ جاتے ہیں ۔ یہ بندھن تو اُن کے ساتھ
ایک ہو جانے کے باعث ہے آتم درشٹی سے ان کی ہستی ہی نہیں ہے
جاگرت ۔ شوپن ۔ سوشپتی یہ تینوں حالتیں من کی ہیں ۔ انہیں دیکھنے والا آتما
ہے ۔ میری ہی مایا سے مجھ میں یہ بنی ہوئی ہیں ۔ ایسا سوچ کر گیان کی تلوار سے
انہیں کاٹ دو ۔ صرف میرا بھجن کرو ۔ یہ سب ایک ہے ۔ صرف آتما ہے

جو کچھ آتما کے ماسوائے نظر آتا ہے۔ وہ مایا ہے۔ اس کی طرف سے نگاہ ہٹا کر مست (محو) ہو جاتا ہے۔

مست (محو) ہو جانے پر۔ سوروپ ستھتی ہو جانے پر اس فانی جسم کے درشن نہیں ہوتے۔ یہ رہے یا نہ رہے۔ اس کی طرف مست کی نگاہ ہی نہیں جاتی۔ جب تک پراربدھ رہتا ہے۔ تب تک جسم کو چلائے (زندہ) رکھتا ہے۔ پراربدھ کے نہ رہنے پر یہ گر جاتا ہے۔ تتو گیانی سنسار پراربدھ نیز جسم پر نگاہ نہیں ڈالتا۔ اور سرشٹ (آتما) ہی اس کی درشٹی ہے۔ یہی پرم تتو ہے۔ اسی میں قایم ہونا ہی سارے سادھنوں کی تکمیل ہے۔

اس زندگی کا مقصد اعلےٰ کیا ہے۔ اس کے بارے میں بہت سے لوگ اپنے اپنے من کی بات کہتے ہیں۔ مگر من مانی بات کی کچھ قیمت نہیں ہے۔ ان کی نگاہ کسی نہ کسی سنساری بات پر لگی ہے۔ وہ اُسے پاتے بھی ہیں مگر کبھی نہ کبھی اس سے متزلزل ہونا ہی پڑتا ہے۔ مگر جو سب سے لاپرواہ ہو گیا ہے۔ جس نے مجھے ہی آتم سمرپن کر دیا ہے۔ وہ تو میرا سوروپ ہی ہے۔ اُسے جو سکھ ملتا ہے۔ وہ اوروں کو بھلا کیسے مل سکتا ہے؟ میں اپنے بھگتوں سے جتنا پریم کرتا ہوں۔ اتنا دوسروں سے تو کیا اپنے آپ سے بھی نہیں کرتا۔ جو مجھے چاہتے ہیں۔ وہ موکش بھی نہیں چاہتے۔

میرے بھگت کے سامنے وِگھنوں کا پربو کون آسکتا ہے۔ مگر جیسے پامر (نیچ) لوگ وِگھنوں کے آدھین ہو جاتے ہیں۔ ویسے وہ نہیں ہو سکتا۔ جسے میرا بھروسہ ہے۔ میں اس کے سب وِگھنوں کو نشٹ کر دیتا ہوں سارے سادھنوں میں میری بھگتی ہی سب سے سریشٹ ہے۔ میں صرف بھگتی سے ہی پراپت ہوتا ہوں۔ میری بھگتی نیچ سے نیچ کو بھی پوتر کر دیتی ہے۔ جنہیں

میری بھگتی پراپت نہیں ہے۔ وہ خواہ کتنا ہی دھرم کرم کریں۔ سچی پوترتا انہیں نہیں مل سکتی۔ جسے میری لیلا سن کر روما نچ نہیں ہو جاتا۔ چت پگھل نہیں جاتا۔ آنکھوں سے آنسو نہیں گرنے لگتے۔ جو پریم سے گدگد نہیں ہو جاتا۔ اس کا انتہ کرن شدھ نہیں ہو سکتا۔ جو میرے پریم میں پاگل ہو کر شرم و حجاب چھوڑ کر گاتا ہے... ناچتا ہے۔ وہ سارے سنسار کو پوتر کر دیتا ہے۔ اس کی بدھی شدھ ہو جاتی ہے۔ وشیوں کا دھیان کرنے والا نشٹ ہو جاتا ہے مگر میرا دھیان کرنے والا مجھے پا لیتا ہے۔ اس لئے چھوڑ دو۔ وشے اور وشئی لوگوں کا سنگ موڑ دو اپنے چت کو میری طرف۔ بس کلیان ہی کلیان ہے

آسن کرو۔ پرانایام کرو۔ ادم کا جپ کرو۔ اور سانس کے ساتھ میرے نام مل کو جوڑ دو۔ میری کسی بھی مورتی کا دھیان کرو۔ یاد رہے۔ بہت سی سدھیاں آئینگی۔ مگر وہ سب قابل ترک ہیں۔ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔ سنسار میں بڑی کہی جانے والی جتنی چیزیں ہیں۔ وہ سب میرے ہی سوروپ ہیں۔ انہیں انہیں مت دیکھو۔ مجھے دیکھو۔ اودھو! میری وبھوتیوں کا انت نہیں ہے تم چاہے جہاں مجھے دیکھ سکتے ہو"

برہم چاری ہو تو برہمچریہ کا پالن کرے۔ گرہستی، بان پرستھی یا سنیاسی ہو تو اپنے اپنے شاستروکت دھرموں کا آچرن کرے۔ شاستر میری آگیا ہے۔ شاستروں کی آگیا کا پالن کرنا میری آگیا کا پالن کرنا ہے یاد رہے یہ میری آگیا ہیں۔ ان پر عمل کرتے وقت بھی مجھے نہیں بھولنا چاہئے۔ میری یاد ہی ان کی جان ہے"

اودھو! یہ منش شریر بڑا اچھا ذریعہ ہے۔ سو سلبھ ہو گیا ہے یہ سنسار ساگر سے پار جانے میں جہاز کا کام دیتا ہے گورو اس کا ملاح ہے۔ میں موافق ہوا ہوں۔ ایسی حالت میں جو پار کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ جان بوجھ کر خودکشی کرتا ہے لمحہ لمحہ عمر گھٹ رہی ہے پل پل موت نزدیک آ رہی ہے سنبھل جاؤ۔ اس جنم سے پورا لابھ اٹھاؤ۔ اپنے کرتویہ کا پالن کرو۔ برے کاموں کو چھوڑ دو۔ اگر پہلے مالک کے وشیوں سے چھوڑنے میں

ناقابل ہوتے ہو تو گھبراؤ مت جسمانی پاپوں کو چھوڑ کر میرا بھجن کرتے چلو۔ بھجن سے ہردے کی سب کامنائیں نشٹ ہو جائینگی۔ ہردے کی گانٹھ کھل جائیگی۔ سارے شکوک مٹ جائینگے اور تم کرموں سے اوپر اٹھ جاؤ گے۔ کرم تپ۔ گیان۔ یوگ۔ ویراگیہ۔ دان اور دیگر سب اُپائیوں سے جو پھل ملتا ہے وہ پھل میری بھگتی سے مل جاتا ہے۔ مگر پھل کی کیا ضرورت ہے؟ میرے بھگت تو نشکام ہوتے ہیں۔ وہ موکش بھی نہیں چاہتے۔ نشکام رہنے میں ہی کلیان ہے۔ نشکام رہنا ہی میری سچی بھگتی ہے۔

ہے اُدّھو! سنسار میں کوئی کسی کو سکھ یا دکھ نہیں دیتا۔ سب اپنے اپنے کرموں کے مطابق پرکرتی کے پرواہ (بہاؤ) میں بہے جا رہے ہیں۔ کسی کو سکھ کا کارن مان کر اس کے ساتھ چمٹ مت جاؤ۔ جو کرم شاستر کے مطابق نہیں ہوتے۔ پرماد اور آلسیہ سے ہوتے ہیں۔ وہ تامسک ہیں۔ جو آسکتی (موہ) سے ہوتے ہیں۔ وہ راجسک ہیں۔ اور جو بدھی سے وچار کر کے شاستر کے مطابق کرم ہوتے ہیں۔ وہ ساتوک ہیں۔ مگر جو میرے آشرے سے ہوتے ہیں، وہ نرگن ہیں۔ وشے بھوگوں سے کامناؤں کی سیری کبھی نہیں ہو سکتی۔ اس کی ایک نہیں ہزاروں مثالیں ہیں۔ معمولی انسان سے لے کر شہنشاہ تک کامناؤں کی آگ میں جھلس رہے ہیں۔ تم نے پورو اکی کتھا سُنی ہی ہے چھوڑ دو کامناؤں کو اور قائم ہو جاؤ آتما میں۔ پرماتما میں۔

سب آتما ہی ہے۔ سب پرماتما ہی ہے دوسروں پر نگاہ مت ڈالو۔ صرف میری لیلا دیکھو یہ سنسار کیسے ہے یہ شک مت کرو۔ کامنائیں ہی سنسار ہے انہیں کا سنسرن (پھیلنا) سنسار ہے۔ انہیں کا آنا جانا سنسار ہے۔ مہاتماؤں کا یہی نتیجہ ہے درحقیقت میرا یہی گیان ہے کہ صرف میں ہی میں ہوں۔ جو سنسار پہلے نہیں تھا بعد میں نہیں رہیگا۔ وہ بیچ میں کہاں سے آسکتا ہے؟ کیول آتم تتو میں دویت کی کلپنا ہی تو موہ ہے میرے پیارے ادّھو! تم اس سے اوپر اٹھو۔ سرو تر مجھے ہی دیکھو۔ سب جگہ بھگوت بھاؤ کرو۔ سب سے بڑی بدھی یہی ہے۔ سب سے بڑی چترائی یہی ہے کہ استیہ سنسار کے ذریعے ستیہ پرماتما کو پراپت کرو۔ اس فانی جسم کے ذریعے

امرت پد (موکش) کو حاصل کرو۔ میں نے تمہیں پرم گیان کا اپدیش کیا ہو جو اسے جان لیتے ہیں۔ ان کے شکوک مٹ جاتے ہیں۔ اور وہ مجھے پا لیتے ہیں

اُدھو دست لبستہ گدگد گلے سے آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے بھگوان کے چرنوں پر گر پڑے اُن سے کچھ بولا نہیں گیا۔ سادھان ہو کر انہوں نے کہا بھگون! میرا موہ اندھکار دور ہو گیا۔ آپ نے مجھے گیان جیوتی دے دی۔ آپ کی مجھ پر اننت کرپا ہے بھلا میں آپ کے چرنوں کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں اب میرا سنیہہ بندھن ٹوٹ گیا۔ آپ کے چرنوں کی بھگتی بنی رہے۔ یہی میں چاہتا ہوں"

بھگوان نے کہا اودھو! اب تم یہاں سے بدری بن جاؤ۔ میرے چرنوں کے جل گنگا جی میں سنان کرنا۔ الک نند لکے درشنوں سے پوتر ہو جانا۔ پرکرتی کے دوندوں (سردی گرمی وغیرہ) کو برداشت کرنا اور بن کے پھل مول کھانا ہمیشہ شانت رہنا۔ اندریوں کو قابو میں رکھنا اور گیان و گیان سے کبھی الگ نہ ہونا۔ میں نے جو کچھ تمہیں بتلایا ہے۔ ایکانت میں اس کا انوبھو کرتے رہنا۔ اپنی بانی اور من مجھ میں لگا کر میرے بتلائے ہوئے دھرم میں لگے رہنا۔

اودھو کی اپنی ہستی تو کچھ تھی ہی نہیں وہ بھگوان کی آگیا سے چلنے والی مشین تھے جب بھگوان اُنہیں رکھنا چاہتے تھے تو وہ ویوگ کا دکھ سہہ کر بھی سنسار میں کیوں نہ رہتے؟ گوپیوں سے انہوں نے یہی تو سیکھا تھا کہ بھگوان کے برہ میں کیسے رہنا چاہیئے؟ انہوں نے بھگوان کی پردکھشنا کی۔ اپنے آنسوؤں سے اُن کے چرن دھوئے اور بار بار نمسکار کر کے اُن کے برہ سے دکھی ہوتے ہوئے بدر کا آشرم کو چلے گئے۔ ادھر بھگوان اپنے وقت پر انتردھان ہو گئے۔

جب اودھو جی جمنا جی کے کنارے پر پہنچے۔ تب انہیں دھرم اوتار مہاتما بدر جی کے درشن ہوئے۔ بدر نے شری کرشن اور یدو بنسیوں کی خیر و عافیت پوچھی۔ ان کے سوال کو سن کر اودھو بھگوان کی یاد میں محو گئے۔ یہ بچپن سے آج تک شری کرشن کے ساتھ رہے۔ وہ آج شری کرشن کے پرم دھام سدھارنے کی خبر سناویں۔ یہ اُن کے لئے کتنی ناقابل برداشت بات تھی؟ وہ دیر تک شری کرشن کے چنتن میں محو رہے انہیں من ہی من بھگوان شری کرشن کے درشن پراپت ہوئے۔ وہ ان کے لیلا لوک میں چلے گئے۔ ان کا جسم شگفتہ ہو اٹھا۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اُن کے جسم سے پریم کی دھارا پھوٹ کر بہنے لگی۔ وہ آہستہ آہستہ پھر منش لوک میں

آئے۔ اور اپنی آنکھیں پونچھ کر مسکراتے ہوئے بدر جی سے بولے۔
"بدر جی! اب دوارکا میں کچھ نہیں ہے۔ تب میں خیریت کس کی بتاؤں۔ بدر! یہ دنیا
بڑی ابھاگنی ہے اور یدو بنسی تو ابھاگے ہی ہیں۔ وہ شری کرشن کے ساتھ رہ کر بھی انہیں
نہیں پہچان سکے۔ ان کے اشارے پر چلنے والے۔ ان کے ساتھ کھیلنے، کھانے اور سونے
والے یدو بنسی صرف انہیں یدو بنسیوں میں سر شریشٹ ہی سمجھتے رہے۔ بھگوان کی مایا ہی ایسی
ہے۔ وہ جن پر اپنے کو پرگٹ کرنا چاہتے ہیں۔ وہی انہیں پہچان سکتے ہیں۔
انہوں نے پیاسی آنکھوں کو سیر کیا۔ مرتے ہوئے جیووں کو جیون دان دیا۔ سب کے لئے
کلیان مارگ کھول دیا۔ جو ان کے پاس گئے ان کا اُدھار کیا۔ کہاں تک کہیں جو دشمنی سے
بھی ان کے پاس گئے۔ انہیں بھی بھگوان نے اُتم گتی دی۔
پوتنا کو تو تم جانتے ہی ہو۔ کتنی گھور راکشسی تھی۔ بچوں کو کھا جاتی تھی۔ تھنوں میں
زہر ہلاہل لگا کر وہ بھگوان کے پاس گئی۔ وہ بھگوان کو مارنا چاہتی تھی۔ مگر بھگوان نے
اُسے بھی ماتا کی گتی دی۔ ایسے دیالو پربھو کو چھوڑ کر ہم اور کس کی شرن گرہن کریں؟
اودھو جی لگے بھگوان کی لیلائیں سنانے۔ جنم سے لے کر اپدیش تک کی کتھا سنائی۔
بدر جی نے بھگوان کے ذریعے پراپت ہوئے گیان کو سننے کی خواہش کی۔ اودھو نے بھگوان کا
اپدیش بتا کر انہیں میترے رشی کے پاس بھیج دیا۔ اور خود بدری نارائن جا کر بھگوان کا چنتن
کرنے لگے۔
اودھو بھگوان کے نت پارشد تھے۔ وہ بھگوان کی ہی طرح نت سدھ ہیں وہ اب بھی ہیں
اور ادھکاریوں کے سامنے پرگٹ ہو کر نت وقت پر بھگوان کے تتو گیان کا اپدیش کرتے ہیں
جب بھگوان کی خواہش ہوتی ہے تب وہ انہیں اپنے پاس بلا لیتے ہیں اور جب چاہتے
ہیں تب سنسار میں بھیج دیتے ہیں۔ پرانوں میں ایسی کئی کتھائیں آتی ہیں۔ جب بھگوان
کے درشن کے وقت بھگتوں کو اودھو جی کے بھی درشن ہوتے ہیں بھگوان اور ان کے بھگت
اودھو جی اپنی کرپا سے ہمارے دلوں میں بھی بھگوت پریم کا سنچار کریں۔ یہی پرارتھنا ہے
بولو کرشن اور بھگوان کی جے

(از ادھیم شرما)

کرشن کنہیا کا بالپن

(از جناب نظیر)

(۱)
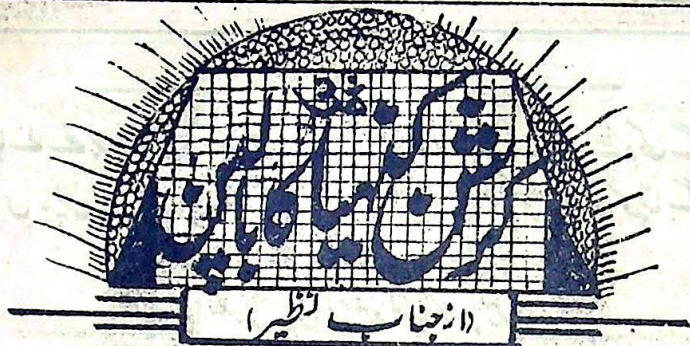
یارو سنو یہ دودھ کے لٹیا کا بالپن
اور مدھوپوری نگر کے بسیا کا بالپن

موہن سروپ نرت کریا کا بالپن
بن بن کے گوال گئووین چریا کا بالپن

ایسا تھا بانسری کے بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۲)

ظاہر میں سُت وہ نند جسودھا کے آپ تھے
ورنہ وہ آپ مائی تھے اور آپ باپ تھے

پردے میں بالپن کے یہ اُن کے ملاپ تھے
جوتی سروپ کہیے جنہیں سو وہ آپ تھے

ایسا تھا بانسری کے بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۳)

اُن کو تو بالپن سے نہ تھا کام کچھ ذرا
سنسار کی جو ریت تھی اس کو رکھا بچا

مالک تھے وہ تو آپ، انہیں بالپن سے کیا؟
واں بالپن جوانی بڑھاپا سب ایک تھا

ایسا تھا بانسری کے بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۴)

بالے تھے برج راج جو دنیا میں آ گئے — لیلا کے لاکھ رنگ تماشے دکھا گئے
اس بالپن کے روپ میں کتنوں کو بھا گئے — اک یہ بھی لہر تھی جو جہاں کو چھا گئے
ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۵)

پردہ نہ بالپن کا وہ کرتے اگر ذرا — کیا تاب تھی جو کوئی نظر بھر کے دیکھتا
جھاڑ اور پہاڑ دیتے سبھی اپنا سر جھکا — پر کون جانتا تھا جو کچھ اُن کا بھید تھا
ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۶)

اب گھٹنیوں سے اُن کا میں چلنا بیان کروں — یا میٹھی باتیں منہ سے نکلنا بیان کروں
یا بالکوں میں اس طرح پلنا بیان کروں — یا گودیوں میں ان کا مچلنا بیاں کروں؟
ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن؟

(۷)

پاٹی پکڑ کے چلنے لگے جب مدن گوپال — دھرتی تمام ہو گئی اک آن میں نہال
باسک[1] چرن چھونے کو چلے چھوڑ کے پتال — آکاش پر بھی دھوم مچی دیکھ اُن کی چال
ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۸)

---

[1] واسکی ناگ جو پاتال میں رہتے ہیں:

کہنے لگے یہ دھوم جو گھر دھار نند لال اِک آپ اور دوسرے سالے تھے اُن کے گوال بال

ماکھن دہی چرانے لگے سب کے دیکھ بھال دی لپٹے وہ دودھ چوری کی گھر گھر میں تھی دھمال

ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن

کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۹)

کوٹھے میں ہووے پھر تو اسی کا ڈھونڈھنا مٹکا ہو تو اُسی میں ہی جا کے مُکھ کو بورنا

اونچا ہو تو بھی کندھے پہ چڑھ کے نہ چھوڑنا پہنچا نہ ہاتھ تو اُسے مرلی سے پھوڑنا

ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن

کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۱۰)

گر چوری کرتے آ گئی گوالن کوئی وہاں اور اس نے آ پکڑ لیا تو اس سے بولے واں

میں تو ترے دہی کی اُڑاتا تھا مکھیاں کھاتا نہیں میں اس سے نکالے تھا چینٹیاں

ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن

کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۱۱)

غصے میں کوئی ہاتھ پکڑتی جو آن کر تو اس کو وہ سروپ دکھاتے تھے مُرلی دھر

جو آپی لا کے دھرتی وہ ماکھن کٹوری بھر غصہ وہ اس کا آن میں جاتا تھا سب اُتر

ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن

کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۱۲)

اُن کو تو دیکھ گوالنیں جی جان پاتی تھیں گھر میں اسی بہانے سے ان کو بلاتی تھیں

ظاہر میں ان کے ہاتھ سے وہ غل مچاتی تھیں پر من سے بھی وہ کرشن کی بلہاری جاتی تھیں

الیسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن

کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۳)

کہتی تھیں دل میں دودھ دہی جو ہم چھپائینگے شری کرشن اسی بہانے ہمیں منہ دکھائینگے

اور جو ہمارے گھر میں یہ ماکھن نہ پائینگے تو ان کو کیا غرض ہے وہ کاہے کو آئینگے

الیسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن

کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۴)

سب مل جسودا پاس یہ کہتی تھیں آکے بیر اب تو تمہارا کانہہ ہوا ہے بڑا شریر

دیتا ہے ہم کو گالیاں اور پھاڑتا ہے چیر چھوڑے دہی نہ دودھ نہ ماکھن مٹھی نہ کھیر

الیسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن

کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۵)

ماتا جسودا ان کی بہت کرتی منتیاں اور کانہہ کو ڈراتی اٹھا سن کی سانٹیاں

تب کانہہ جی جسودا سے کرتے یہی بیان تم سچ نہ جانو میا یہ ساری ہیں جھوٹیاں

الیسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن

کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۶)

ماتا کبھی یہ مجھ کو پکڑ کر لیجاتی ہیں اور گانے اپنے ساتھ مجھے بھی گواتی ہیں

سب ناچتی ہیں آپ مجھے بھی نچاتی ہیں آپی تمہارے پاس یہ فریاد لاتی ہیں

ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۱۷)

میا کبھی یہ میرا چھنگلیا چھپاتی ہیں
جاتا ہوں راہ میں تو مجھے چھیڑے جاتی ہیں
آپی مجھے روٹھاتی ہیں آپی مناتی ہیں
مار دو انہیں یہ مجھ کو بہت ہی ستاتی ہیں
ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۱۸)

اک روز منہ میں کانہہ نے ماکھن چھپا لیا
پوچھا جسودا نے تو وہیں منہ بنا لیا
منہ کھول تین لوک کا عالم دکھا دیا
اک آن میں دکھا دیا اور پھر بھلا دیا
ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۱۹)

تھے کانہہ جی تو نند جسودا کے گھر کے ماہ
موہن نول کشور کی تھی سب کے دل میں چاہ
ان کو جو دیکھتا تھا سو کہتا تھا واہ واہ
ایسا تو بالپن نہ کسی کا ہوا ہے آہ!
ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۲۰)

رادھا رمن کے یار عجب جائے غور تھے
لڑکوں میں وہ کہاں ہیں جو کچھ ان میں طور تھے
آپی وہ پربھو ناتھ تھے آپی وہ دور تھے
ان کے تو بالپن ہی میں تیور کچھ اور تھے
ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن

کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۲۱)

ہوتا ہے یوں تو بالپن ہر طفل کا بھلا — پر اُن کے بالپن میں تو کچھ اور بھید تھا
اس بھید کی بھلا جی کسی کو خبر ہے کیا؟ — کیا جانے اپنی کھیلنے آئے تھے کیا کلا
ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن

(۲۲)

سب مل کے یارو کرشن مراری کی بولو جے — گوبند کنج کھیل بہاری کی بولو جے
دودھی چور گوپی ناتھ بہاری کی بولو جے — تم بھی نظیر کرشن مراری کی بولو جے
ایسا تھا بانسری کے بجیّا کا بالپن
کیا کیا کہوں میں کنہیا کا بالپن

سانوریا

(راگ بھیروی — تال کہروا)

سانوریا من بھایا رے
سوہنی صورت، موہنی مورت - ہردے بیچ سمایا رے
دیس میں ڈھونڈا بدیس میں ڈھونڈا - انت کو انت نہ پایا رے
کاہو میں احمد کاہو میں عیسٰے - کاہو میں رام کہایا رے
سوچ وچار کہے یک رنگی
جن ڈھونڈا تن پایا رے

بھگوان کرشن سے

— ہے بگڑی دِشا بگڑی کو پھر بنا دے —

از قلم جناب ملک راج صاحب طالب جرنلسٹ اینڈ گولڈ میڈلسٹ سردار

کنہیا ذرا پھر سے گیتا سُنا دے
ہزاروں کیا لاکھوں ارجن بنا دے

سُنا کر کے اُپدیش اپنا مُراری
کہ سوئے ہوئے جذبوں کو پھر جگا دے

پلا دے ذرا پریم کے بھر کے ساغر
صفحہ ہستی سے دُوئی کو اب مٹا دے

دھرم کی گلانی ہیں کیا ہے کسر اب
دھرم گھاتکوں کا نشاں تک مٹا دے

مصیبت میں تیرے پڑے ہیں پُجاری
اے مشکل کُشا مشکلوں کو ہٹا دے

نہیں ایک اب لاکھوں ہیں کنس راون
یہ آزاد بھارت پر پھر پھر کرا دے

وقت ہے یہ طالب ہو اوتار تیرا
ہے بگڑی دِشا بگڑی کو پھر بنا دے

جنم اشٹمی کے موقعہ پر جیبی گیتا مفت تقسیم کرنے کے لئے منگوائیے

قیمت فی کاپی ۳ر۔ مفت تقسیم کرنے کے لئے دس کاپی ۱۵ر۔ بیس کاپی ۱۲ر۔ پچاس کاپی ۳ روپے علاوہ محصولڈاک۔ دس کاپی سے زیادہ منگوانے کی صورت میں ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور لکھیں۔ ملنے کا پتہ:۔ رام لال ورما منیجر مارتنڈ پستکالیہ۔ جیگڑ محلہ انارکلی لاہور

ہوگا کب اوتار تمہارا

(طرز بھلا کرے بھگوان تمہارا)

(از قلم جناب ملک راج جی طالب جرنلسٹ اینڈ گولڈ میڈلسٹ ہردوار)

پاپ کے بادل ہر سُو چھائے ظلم کی آندھی سے گھبرائے

دُکھیا ہے سنسار یہ سارا

ہوگا کب اوتار تمہارا؟

بھنور میں ڈولے دھرم کی نیا تجھ بن ناتھ ہے کون کھویا

سرد جگت کو تیرا سہارا

ہوگا کب اوتار تمہارا؟

ہو گئے پیدا کئی ہیں راون دنت بکہ اور کنس دُشاسن

چھایا ہر سُو ہے اندھیارا

ہوگا کب اوتار تمہارا

طالب کی یہ غرض سوامی ویگ پدھارو انتریامی

مُدت سے انتظار تمہارا

ہوگا کب اوتار تمہارا

جنم اشٹمی کی خوشی میں
مارتنڈ پستکالیہ لاہور کا سالانہ رعایتی
اعلان
۱۵ اگست سے
۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء تک
۱۵ اگست سے
۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء تک
جنم اشٹمی کی خوشی میں ۱۵ اگست سے ۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء تک شرمیان پرمارتھی ایڈیٹر مارتنڈ کرت تمام دھارمک کتابیں ¾ قیمت پر فروخت ہونگی۔
یہ رعایت سال بھر میں صرف جنم اشٹمی کے شبھ اوسر پر ہی ہوا کرتی ہے۔ اس لئے دھارمک کتابیں پڑھنے کے خواہشمند بھائی سال بھر کے مطالعہ کے لئے کتابیں منگوالیں (۲) جو بھائی مندرجہ بالا تاریخوں کے اندر اندر دفتر مارتنڈ میں روپیہ جمع کرا دیں گے۔ وہ مقررہ تاریخ کے بعد بھی جب تک ان کا روپیہ ختم نہ ہوگا۔ تین چوتھائی قیمت پر کتابیں منگوانے کے حقدار ہونگے۔
شرمیان پرمارتھی جی کرت دھارمک کتابیں!
اب کسی بھی تعلیمیافتہ ہندو بھائی کو ان کتابوں کے پاٹھ سے محروم نہ رہنا چاہیئے
۱۔ شریمد بھگوت گیتا المعروف سرل گیتا۔ حجم ۳۰۸ صفحات۔ مجلد سنہری جلد دو روپے
۲۔ شری گیانیشوری المعروف بھاوارتھ دیپکا حجم ۲۶۴ صفحات۔ قیمت ۸؍
۳۔ شری یوگ واشسٹھ (رہاراماین) المعروف موکش شاستر۔ مکمل قیمت

۴- پنچمی کرن - ویدانت کی کنجی - برمھ نشٹھ شری رام گرو کرت - قیمت - ۶/
۵- داس بودھ - شری سمرتھ سوامی رام داس کرت ہے - شری سیوا جی مہاراج کے گرو - قیمت ۱۲/
۶- اُپنشد گیان مالا - چھ اُپنشد مجلد (برمھ گیان کا خزانہ) قیمت ... ۱۲/
۷- پاتنجل یوگ درشن - بہت ہی سندر ویاکھیا سہت - قیمت ... ۱۲/
۸- مہابھارت کا آدی پرب - حجم ۴۴۲ صفحات - قیمت مجلد دو روپے
۹- " " سبھا پرب " ۱۲۰ " " مجلد ایک روپے
۱۰ " " بن پرب حجم ۵۷۶ صفحات - قیمت مجلد چار روپیہ
۱۱ " " وراٹ پرب " ۱۱۸ صفحات " ایک روپے
۱۲ " " اُدیوگ پرب " ۳۴۶ " - قیمت مجلد دو روپے
۱۳ " " بھیشم پرب جسمیں سرل گیتا بھی شامل ہے ۵۴۸ صفحات چار روپے
۱۴ " " درون پرب - حجم ۴۴۰ صفحات - قیمت ساڑھے تین روپیہ
۱۵ " " کرن پرب " ۲۲۴ " - " مجلد ۱۲/ "
۱۶ " " شلیہ پرب " ۱۳۶ " - " " ۱۰/
۱۷ " " استری پرب } یہ دونوں پرب بہت ہی دردناک ہیں۔ ان کے مطالعہ
۱۸ " " سوپتک پرب } فانی دنیا کا نقشہ سامنے آجاتا ہے آٹھ آنہ
۱۹ " " شانتی پرب - حجم ۶۸۸ صفحات - قیمت ساڑھے چار روپے
۲۰ " " انوشاسن پرب " ۳۰۴ " - قیمت دو روپے
۲۱ " " اشومیدھ پرب " ۱۱۰ " " ایک روپیہ
۲۲ و ۲۳ " " آشرم واسک پرب۔ موسل پرب } یہ سب پرب نہایت دردناک
۲۴ و ۲۵ " " مہا پرستھانک۔ سورگ آروہن پرب } ہیں۔ قیمت بارہ آنے

۲۶- مکمل سنسکرت گرنتھ مہابھارت ۱۸ پرب پانچ جلدوں میں ۱۰۰۰ صفحات کلاں قیمت ۲۰ روپے رعایتی پنڈت ...

۲۷ - ادھیاتم رامائن (برہمانڈ پران سے) اصلی مکمل - حجم ۴۰۰ صفحات مجلد ۴/
۲۸ - شری تلسی رامائن بال کانڈ - اوپر دوہے چوپائی - نیچے ترجمہ - مجلد ۱۲/۴
۲۹ - شری وشنو پران - گیان بھگتی کی کتھاؤں سے بھرپور - قیمت صرف ۱۲/-
۳۰ - پرانایام کی مہما اور مکمل ودھی - پرانایام پر سب سے بڑی کتاب - قیمت ۸/
۳۱ - شری وشنو سہسر نام (سٹیک) - نتیہ پاٹھ کرنے کے لئے معہ ترجمہ ۸/
۳۲ - اوم سہت گایتری کی مہما اور جپ کی ودھی - مکمل - قیمت صرف ۱۴/
۳۳ - یوگ سندھیا - یوگ اور ترکال سندھیا پر مکمل کتاب - قیمت مجلد دس آنے
۳۴ - سندھیا اپاسنا یوگ ویدک سندھیا بالتشریح معہ بھجن سنگرہ - ۵/
۳۵ - گایتری مہما لنا - گایتری منتر کے متعلق ضروری واقفیت - قیمت - ۵/
۳۶ - شریمد بھاگوت بھگتی پرکاش - شریمد بھاگوت کی کتھائیں - قیمت ۱۰/
۳۷ - شریمد بھاگوت کا دسم سکندھ المعروف پریم ساگر - ہر دو جلد رعایتی ۸/
۳۸ - میراں بائی کی پریم بانی - پریم کی متوالی کے بھجن معہ تشریح - قیمت - ۶/
۳۹ - سور شبد سار - شری کرشن کی بال لیلا پر سورداس جی کے شبد معہ ترجمہ - ۵/
۴۰ - شری جپ جی صاحب سٹیک - ٹیکا ہی سندر ترتیب ہے - قیمت ۱۱/
۴۱ - شری سکھمنی صاحب " - آپ پڑھ کر بہت خوش ہونگے ۱۲/
۴۲ - ویراگ سندیش مکمل گورو بانی گورو تیغ بہادر جی معہ تشریح - قیمت - ۱۰/
۴۳ - بھرتری ہری شتک - نیتی اور ویراگیہ شتک بالتشریح - مجلد ایک روپیہ
۴۴ - نیتی سار سنگرہ - ودر نیتی - شکر نیتی - چانکیہ نیتی وغیرہ کا مجموعہ - قیمت ۵ آنے
۴۵ - بھگت رتناولی - بھگتوں کی مہما - جیون چرتر اور ان کے اپدیش - قیمت ۶/
۴۶ - آدرش مہا پرش - پراچین کال کے مہاتماؤں کے جیون چرتر - " ۵/
۴۷ - آدرش پتی برتا - پچیس ۲۵ پتی برتا دیویوں کے جیون چرتر - قیمت ۵ آنے

۴۸ - نرسی بھگت کا جیون چرتر - بے حد بھگتی پورن ہے - قیمت ۵ر
۴۹ - پرہلاد بھگت کا جیون چرتر معہ نرسنگھ اوتار کی کتھا - بڑا ہی سندر گرنتھ - ۵ر
۵۰ - گیانیشور چرتر - گیانیشوری کے مصنف گیانیشور مہاراج کا جیون چرتر ۵ر
۵۱ - مہاتما رام کرشن پرم ہنس کا جیون چرتر اور اُن کے اُپدیش - پانچ آنے
۵۲ - بھگوان بدھ دیو - شانتی کے اوتار بھگوان بدھ کا جیون چرتر قیمت چھ آنے
۵۳ - سنت سندیش - مہاتما داؤد دیال - چرنداس - سندر داس وغیرہ سنتوں کی بانیاں ۵ر
۵۴ - کبیر شبداولی - کبیر صاحب کے شبد معہ ترجمہ و تشریح کے - ۵ آنے
۵۵ - جس نے کام جیتا اس نے جگت جیتا - بڑی سندر کتھا ہے - قیمت ۵ر
۵۶ - ایشور پرارتھنا کے چمتکار - دینی و دنیوی ترقی کے لئے پرارتھنائیں ۵ر
۵۷ - رسالہ حفظ صحت اور ورزش - پروفیسر رام مورتی کی ورزشیں ۵ر
۵۸ - مارتنڈ کا رام نمبر - رام نام کی مہما بڑے سندر ڈھنگ سے لکھی ہے ۵ر
۵۹ - ساتوک جیون بنانے کے سادھن - قیمت صرف ۵ر
۶۰ - وچار کلپدرم (مانسک شکتی بڑھانے کے سادھن) قیمت ۵ر
۶۱ - راجکمار چھتر سال - المعروف ایک سال میں سوراجیہ - قیمت ایک روپیہ
۶۲ - حسد کی آگ - المعروف قسمت کا ہیر پھیر - نہایت دلچسپ ناول - ۱۲ر
۶۳ - سوبھاگیہ لکشمی المعروف پاپ کا انجام - سچا آدرش جیون - قیمت ۱۵ر
۶۴ - ستی کی رکھشا المعروف دھرم کی جے - ستی کا پربھاؤ - ۱ر
۶۵ - تسخیر بنگال المعروف فتوحات راجہ ٹوڈرمل - بڑا دلچسپ ہے - قیمت ۸ر

چالیس روحانی و اخلاقی گلدستے

جن کے مطالعہ سے کسی بھی تعلیم یافتہ ہندو بھائی کو محروم نہ رہنا چاہیئے

نمبر	کتب ہائے	قیمت	نمبر	کتب ہائے	قیمت
۱	خوشی اور کامیابی کے بنیادی اصول	۳ر	۲۱	سورج بھیدی ودیا یام	۳ر
۲	جیسے چاہو ویسے بن جاؤ	۳ر	۲۲	گلدستہ ظرافت (ہنسی دل لگی کا سامان)	۴ر
۳	اچھی عادتیں ڈالنے کی تعلیم	۴ر	۲۳	بھجن مالا (ایشور بھگتی کے بھجن)	۳ر
۴	راہ نجات کی ابتدائی منزلیں	۲ر	۲۴	چھوٹے بھائی کا پریم (نہایت دلچسپ)	۴ر
۵	اپنے خیر خواہ ہو	۳ر	۲۵	ہندو کا لڑکا (شسندر کتھا)	۶ر
۶	شانتی کی دولت	۴ر	۲۶	مہارانی جیتا اور شری وتس	۳ر
۷	آئینہ سدا بہار اور قوت خیال	۳ر	۲۷	مقدمہ بازی کا برا نتیجہ (ڈرامہ)	۵ر
۸	پوتر جیون بنانے کے سادھن	۳ر	۲۸	استری رتن کتھائیں (بہت مشہور ہیں)	۸ر
۹	جیون مکتی (بہشت کی سیر)	۳ر	۲۹	ستی بیہولا کی پتی بھگتی	۵ر
۱۰	منش کرتویہ (فرائض انسانی)	۲ر	۳۰	روپ سناتن کی کتھا	۵ر
۱۱	اندر شکتی کا وکاس	۴ر	۳۱	دودھ چکتسا (دودھ سے علاج)	۲ر
۱۲	برہمچریہ کے سادھن	۲ر	۳۲	آنکھوں کی امراض اور ان کا علاج	۲ر
۱۳	دھرم کی دیا کھیا	۲ر	۳۳	مارتنڈ کا روحانی نمبر	۴ر
۱۴	بھگوان نام جپ کی ودھی	۵ر	۳۴	مارتنڈ کا افسانہ نمبر	۲ر
۱۵	جیبی گیتا بھاشا روزانہ پاٹھ	۲ر	۳۵	مارتنڈ کا اوتم وچار نمبر	۳ر
۱۶	اشٹاوکر شلوکی گیتا	۲ر	۳۶	مارتنڈ کا اپاسنا نمبر	۳ر
۱۷	ادھیاتم یوگ (آرا ہند گیتی شش)	۶ر	۳۷	شردھا بھگتی پرکاش نمبر	۲ر
۱۸	بھگوان رام کے اپدیش	۲ر	۳۸	سکھ ساگر کا کرشن نمبر	۴ر
۱۹	بدھ مذہب کی اخلاقی تعلیمیں	۵ر	۳۹	وشنو بھگت رامانند کی کتھائیں	۳ر
۲۰	شری پانڈو گیتا (دو حصوں میں)	۲ر	۴۰	تمباکو نوشی کے نقصانات	۵ر

ملنے کا پتہ:- رام لال ورما مینیجر مارتنڈ پستکالیہ چنگڑ محلہ لاہور

جو سجن جنوری سنہ ۱۹۴۱ء سے مارتنڈ کی خریداری سویکار کر کے سالانہ چندہ معہ فیس رجسٹری ۱۱ روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں گے یا وی پی کی فرمائش کریں گے۔ اُنہیں گورانگ چرتر مکمل خریداری میں ہی مل جاوے گا۔ ارتھات تین روپے گورانگ چرتر کے کاٹ کر باقی صرف آٹھ آنہ میں جون سے دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء تک کے پرچے بھی ملتے رہیں گے۔ اس لئے سب بھگوت پریمی سجنوں سے ہمارا نویدن ہے کہ وہ نئے سال (جنوری سنہ ۱۹۴۱ء) سے مارتنڈ کے خریدار بن کر ضرور گورانگ چرتر حاصل کر لیں۔ اور اس پریم ساگر میں غسل کر کے اپنے منش جنم کو سپھل کریں۔ پریم ندھی مہا پربھو آپ کو شکتی۔ شردھا اور بل دیویں۔

ہمارے ہاں سے شری گورانگ چرتر (شری شری چیتن چرتاملی) ہندی گیتا پریس کا طبع شدہ پانچ جلدوں میں مکمل بھی مل سکتا ہے۔ پانچ حصوں کی قیمت چار روپے چھ آنہ ہے۔ مجلد پانچوں حصوں کی قیمت پانچ روپیہ دس آنہ ہے۔ اس کے مقابلے میں ہمارے اُردو ایڈیشن کی قیمت تین روپیہ بہت کم ہے۔ مگر مارتنڈ کے خریداروں کو تو بہت ہی سستا مل رہا ہے۔

رام لال ورما منیجر مارتنڈ لیپتکالیہ چنگڑ محلہ لاہور

گیان کتھا ساگر کی منوہر کتھائیں مارتنڈ میں ۱۹۳۱ء میں چھپنی شروع ہوئی تھیں۔ جو ستمبر ۱۹۳۵ء تک جاری رہیں۔ یہ کتھائیں حد درجہ کی دلچسپ اور گیان پُورن ہیں اور ان کے مطالعہ سے آتم گیان ہو کر سب طرح کی اشانتی مٹ جاتی ہے۔ پریمی سجنوں کے شوق کو دیکھ کر ہم نے ان فائلوں کی قیمت آدھی کر دی ہے۔ ہر ایک سجن اپنی حسب حیثیت ایک یا زیادہ فائلیں خرید کر لابھ اٹھا سکتا ہے۔ ایک سال کی فائل کے لئے نصف قیمت ۱۲/۱ اور فیس رجسٹری ۳/۔ ملاکر کل ۱۵/۱ کا منی آرڈر آنا چاہیئے

پانچوں فائل یکمشت خرید لینے پر نصف قیمت آٹھ روپیہ بارہ آنہ لی جاویگی۔ گیان ابھلاشی سجن اس رعایت سے لابھ اٹھا دیں۔ کیونکہ ان فائلوں کے ختم ہو جانے پر گیان کا یہ امولیہ بھنڈار کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیگا

چار سالہ کرشن نمبر نصف قیمت پر

مارتنڈ کے چار سالہ کرشن نمبر بابت سال ۱۹۳۱ء، ۱۹۳۲ء، ۱۹۳۳ء، ۱۹۳۴ء جن کی قیمت سوا روپیہ ہے۔ نئے و پرانے خریداروں کو صرف دس ۱۰/ آنے میں ملینگے۔ محصولڈاک ۶/ ملاکر ۱/ بھیجنے چاہئیں۔ مارتنڈ کے شری کرشن کے پیارے بھگت منگوا کر لابھ اٹھا دیں۔

ملنے کا پتہ:
رام لال ورما مینیجر مارتنڈ پستکالیہ چھنگڑ محلہ لاہور

مارتنڈ کے آٹھ سالہ طبی نمبر
رعایتی قیمت پر
قیمت اصلی ڈھائی روپیہ
رعایتی عہ
مارتنڈ کے طبی نمبر طبابت پیشہ اصحاب اور خانہ داروں کے لئے سچے رفیق کا کام دیتے ہیں۔ ان میں سر سے لے کر پاؤں تک کی سبھی امراض کے نہایت آسان اور مجرب نسخہ جات دو ہزار سے بھی زیادہ درج ہیں۔ ان کے علاوہ ان میں احتلام۔ جریان۔ نامردی۔ سوزاک اور آتشک و زنانہ امراض پر بہت ہی آسان نسخہ جات دئے ہوئے ہیں۔ جن کو خود بنا کر اور استعمال کر کے آپ ڈاکٹروں اور حکیموں کی فیسوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں یا اگر آپ ان مجربات کو تیار کر کے ان کی تجارت کرنا چاہیں۔ تو ایک نسخے سے ہی سینکڑوں روپے کما سکتے ہیں۔ مارتنڈ کے کچھ بدھیمان خریدار ان طبی نمبروں میں درج کردہ مجرب نسخوں کو تیار کر کے بارو زگار بن گئے ہیں
یہ آٹھ سالہ طبی نمبر ۱۹۳۱ء و ۱۹۳۲ء و ۱۹۳۳ء و ۱۹۳۵ء و ۱۹۳۶ء و ۱۹۳۷ء و ۱۹۳۸ء و ۱۹۳۹ء کے ہیں ان کی مجموعی قیمت ڈھائی روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ ان کی رعایتی قیمت صرف عہ علاوہ محصولڈاک ہی لی جائیگی۔ چونکہ مکمل سٹ تھوڑی تعداد میں ہیں۔ اس لئے جلدی منگوالیں۔ ایسا نہ ہو کوئی نمبر ختم ہو جانے پر آپ کو نامکمل سٹ لینا پڑے۔
نوٹ ضروری
مندرجہ بالا مکمل سٹ پر ۶ آنے محصولڈاک اور ۳ فیس رجسٹری ملا کر ۹ آنے خرچ ہونگے۔ اس لئے بذریعہ منی آرڈر عا بھیجیں یا وی۔ پی کی فرمائش کریں۔ ۱۹۳۴ء کا نمبر رسالہ حفظ صحت و ندوش ہے۔ اگر یہ نمبر بھی لینا چاہیں تو ۲ روپیہ ۲ آنہ کا منی آرڈر بھیج دیویں یا وی پی کے لئے لکھیں
ملنے کا پتہ:- رام لال ورما مینجر مارتنڈ جگر محلہ لاہور

اپنشد گیان مالا کا آٹھواں پشپ

رگوید سمبندھی

ایترے اپنشد

جسے

شریمان پرمارتھی ایڈیٹر مارتنڈ لاہور

نے

سنسکرت منتر - اردو منتر - لفظی ترجمہ تشریح اور شنکر بھاشیہ

سمیت اردو داں برہم گیانی سجنوں کے وچار ارتھ شائع کیا

ملنے کا پتہ :- مینیجر مارتنڈ کاریالیہ چنگڑ محلہ لاہور

قیمت ۱۴؍

مہرشی ویدویاس کرت مکمل سنسکرت گرنتھ
مہابھارت
آٹھ سال کے عرصہ میں انتھک محنت اور صرف کثیر سے مکمل ہوا ہے۔ مکمل مہابھارت کی اب
تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء تک ہم نے اس کی تمام جلدوں کی قیمت
میں ایک چوتھائی کی رعایت کر دی ہے اور مکمل مہابھارت پانچ جلدوں میں صرف پندرہ روپیہ
میں دینگے۔ ۱۵ ستمبر کے بعد بدستور سابق پوری قیمت لی جاویگی
جلد اول۔ اس میں آدی پرب۔ بن پرب۔ سبھا پرب اور وراٹ پرب شامل ہیں۔ حجم ۱۱۵۸
صفحات کلاں۔ قیمت آٹھ روپیہ۔ مجلد رعایتی چھ روپیہ۔ جلد دوم۔ اس میں ادیوگ پرب
اور بھیشم پرب شامل ہیں۔ مشرح گیتا بھی درج ہے۔ حجم ۸۰۶ صفحات قیمت چھ روپیہ رعایتی ۴/۸
جلد سوم۔ اس میں درون۔ کرن۔ شلیہ استری اور سوپتک پرب شامل ہیں۔ حجم ۸۷۲ صفحات
قیمت مجلد چھ روپیہ۔ رعایتی ۴/۸ جلد چہارم۔ اس میں حد درجہ کا شانتی و ایک
شانتی پرب شامل ہے۔ حجم ۶۸۸ صفحات۔ قیمت ساڑھے چار روپیہ۔ رعایتی ساڑھے تین روپیہ
جلد پنجم۔ اس میں انوشاسن پرب سے لے کر سورگ آروہن پرب تک شامل ہیں۔ قیمت ۴/
رعایتی تین روپیہ
مکمل مہابھارت پانچوں جلد ۴۱۰۰ صفحات کلاں قیمت ۲۰ روپیہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء تک رعایتی ۱۵ عہ
ملنے کا پتہ:۔ مینیجر مارتنڈ پستکالیہ جنگیر محلہ انارکلی لاہور
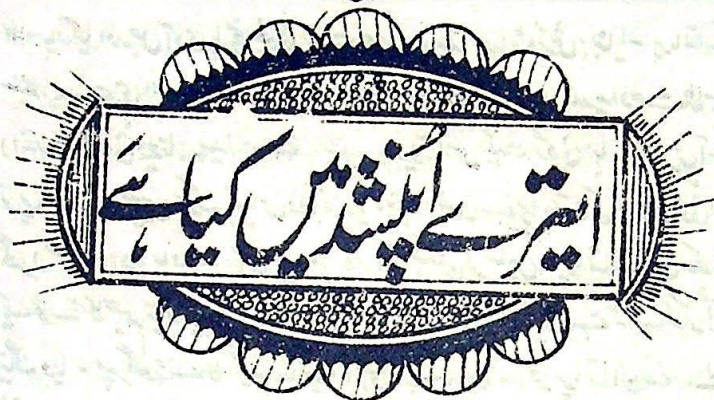
ایتریے اُپنشد ایتریے آرنیک کے اندر ہے۔ ایتریے اُپنشد اور ایتریے آرنیک میں
مہی داس ایتریے رشی کی تصنیف ہیں۔ چھاندوگیہ اُپنشد میں لکھا ہے کہ مہی داس
ایتریے ایک سو سولہ برس تک جیتے رہے۔

ایتریے آرنیک کے چوتھے پانچویں اور چھٹے ادھیاؤں کا نام ایتریے اُپنشد ہے
یہ اُپنشد برہم ودیا پردھان ہے۔ چونکہ ایتریے آرنیک رگ وید سمبندھی ہے
اس لئے ایتریے اُپنشد بھی رگ وید سے ہی متعلق ہے۔

سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج نے اس اُپنشد پر بہت ہی عالمانہ بھاشیہ کیا ہے
اور دیباچہ میں خوب پرمان دے کر بتلایا ہے کہ مکتی کا سادھن صرف گیان ہی ہے
اس اُپنشد میں تین ادھیائے ہیں۔ پہلے ادھیائے میں تین کھنڈ ہیں اور
دوسرے و تیسرے ادھیائے میں صرف ایک ایک کھنڈ ہے۔ پہلے ادھیائے
میں یہ بتلایا ہے کہ دنیا کے شروع میں صرف ایک ہی آتما تھا اس کے سوا اور کچھ
بھی نہیں تھا اس لئے سنسار رچنا کا وچار کیا اور صرف سنکلپ سے ہی امبھ مریچی
اور مر۔ ان تینوں لوکوں کو بنایا۔ انہیں بنا کر پرماتما نے ان کے لئے لوکپال بنانے

کا وچار کیا اور جل آدی پانچ بھوتوں سے ہی ایک پنڈ (وراٹ پُرش) بنایا۔ پرماتما کے
سنکلپ سے ہی اس وراٹ پُرش کے اندریہ - اندریہ گولک، اور اندریہ ادھشٹاتا -
(اندریہ ابھیمانی دیوتا) پیدا ہوئے - جب یہ دیوتا اس جگت روپی مہا سمندر میں آئے
تو پرماتما نے انہیں بھوک پیاس والا کر دیا - تب انہوں نے پرارتھنا کی کہ ہمیں کوئی ایسا
گھر (ستھان) دیا جاوے - جس میں ہم رہ کر ان بھکشن کر سکیں - پرماتما نے ان کے لئے
ایک گائے کا جسم تیار کیا - مگر انہوں نے "یہ ہمارے لئے کافی نہیں ہے" ایسا کہہ کر اسے
تیاگ دیا - پھر گھوڑے کا جسم لایا گیا وہ بھی ناپسند ہوا - آخر پرماتما ان کے لئے
منش کا جسم لایا - اسے دیکھ کر سبھی دیوتاؤں نے بہ یک آواز اسے پسند کیا اور سب
پرماتما کی آگیا سے اس کے الگ الگ اعضاء میں بانی پران آنکھ وغیرہ کے طور پر
داخل ہو گئے - پھر ان کے لئے ان بنایا گیا - ان انہیں دیکھ کر بھاگنے لگا - دیوتاؤں
نے اُسے بانی - پران - آنکھ اور کان وغیرہ الگ الگ اعضاء سے گرہن کرنا چاہا - مگر وہ
اس میں کامیاب نہ ہوئے - آخر انہوں نے اُسے اپان رستہ میں لقمہ نیچے لے جانے
والی ہوا سے گرہن کر لیا - اس طرح یہ ساری سرشٹی ہو جانے پر پرماتما نے سوچا - کہ اب
مجھے بھی اس میں داخل ہونا چاہیئے - کیونکہ میرے لئے یہ سارا پرپنچ عبث ہے - پس
وہ پُرش کی مورد دھا (کپال) کو پھاڑ کر اس کے ذریعے اس میں داخل ہو گیا - اس طرح
جیو بھاو کو پراپت ہونے پر وہ پنچ بھوتوں یا اپنے تخیل سے بنے ہوئے دیہہ آدی
کو ہی اپنا آپ سمجھنے لگ جاتا ہے - پھر جب گورو کرپا سے گیان ہونے پر اُسے اپنے
سروپ بیاپک شُدھ سوروپ کا ساکھشاتکار ہوتا ہے تو اسے ادم - اس طرح
ابھید درشن روپ سے دیکھنے کے باعث اس کا نام اندر ہو جاتا ہے

اس طرح سرشٹی کے وچار سے لیکر پرماتما کے داخل ہونے تک جو سرشٹی کا فلسفہ بتایا گیا ہے
اسے ہی ایشور سرشٹی کہتے ہیں۔ اس کتھا میں بہت سی دلچسپ باتیں پائی جاتی ہیں

مگر آچاریہ کہتے ہیں کہ یہ صرف ارتھ واد ہے۔ اس کا مطلب آتم بودھ کرانے سے ہے۔ یہ کتھا صرف آتما کی وحدانیت کا گیان کرانے کے لئے رچی گئی ہے۔ کیونکہ سارا سنسار آتما کا ہی سنکلپ ہونے سے آتم سوروپ (ہی) ہے۔

دوسرے ادھیائے میں آتم گیان کے سادھن روپ ویراگیہ کی سدھی کے لئے جیو کی تین اوستھاؤں کا ورنن کیا گیا ہے۔ جیو کے تین جنم مانے گئے ہیں (۱) ویریہ روپ سے ماتا کے پیٹ میں داخل ہونا (۲) بالک روپ سے جنم لینا (۳) پتا کا مر کر دوسرا جنم لینا (آتما وئی پترنامآسی) اس شرتی کے مطابق پتا اور پتر میں بھید نہیں ہے۔ اس لئے پتا کے مرنے کو بھی پتر کا تیسرا جنم بتلایا گیا ہے۔ وام دیو رشی نے گربھ میں رہتے ہوئے ہی اپنے بیشمار جنموں کا انوبھو بتایا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں فولادی قلعوں کی مانند مستحکم لاکھوں جسموں میں بند رہ چکا ہوں مگر اب آتم گیان ہو جانے سے باز پرندے کی طرح ان کو توڑ کر باہر نکل آیا ہوں۔ ایسا گیان ہونے کی وجہ سے ہی وام دیو رشی شریر چھوٹنے کے بعد امر پدوی کو پراپت ہو گئے تھے۔ اس لئے آتما کو پنچ بھوت نیز اندریہ وغیرہ اناتم پدارتھوں سے بالکل اسنگ، انوبھو کرنا ہی امر پدوی (موکش) کے پانے کا ایک ماتر سادھن ہے۔

اسی طرح دوسرے ادھیائے میں آتم گیان کو پرم پد پراپتی کا ایک ماتر سادھن بتلا کر تیسرے ادھیائے میں اس کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ وہاں بتلایا ہے کہ ہردے من سنگیان - آگیان - وگیان - پرگیان - میدھا - درشٹی - دھرتی - متی - منیشا جوتی - سمرتی - سنکلپ - کرتو - اسو - کام اور وش - یہ سب پرگیان روپ آتما کے ہی نام ہیں۔ یہ پرگیان ہی برہما - اندر - پرجاپتی - سب دیوتا - پنچ مہابھوت نیز انڈج - سویدج - اودبھج اور جراینج وغیرہ سب پرانیوں کے جیو جنتو ہیں۔ ہاتھی گھوڑے - منش اور سارا ستھاور جنگم جگت ہے۔ اسی طرح یہ سارا سنسار پرگیان

میں ہی تا ہے۔ پرگیان سے ہی پھیلایا جاتا ہے اور خود بھی یہ پرگیان سروپ ہی ہے۔ اس طرح یقینی طور پر پرگیان ہی پرماتما ہے۔ جو اس طرح جانتا ہے وہ اس لوک کو پار کر کے سنسار ساگر کو عبور کر کے پرم دھام میں پہنچ کر ساری کامناؤں کو پراپت کر کے امر ہو جاتا ہے۔ یہ اس اپنشد کا خلاصہ ہے۔ ایک ہی پرگیان (چیتن) سب جگہ بھرپور ہو رہا ہے جو الگ الگ ستھانوں میں الگ الگ طور پر پرکاشت ہو رہا ہے۔ وہی آتما ہے۔ وہی برہم ہے اسی کے گیان سے نجات ملتی ہے۔ شروع سے اخیر تک یہی بتلایا ہے۔ پہلے ادھیائے میں دیوتاؤں کے رہنے کے لئے پہلے گائے اور گھوڑے کے جسم دکھلائے گئے۔ مگر وہ انہیں پسند نہ ہوئے پھر آدمی کا جسم دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے اور اس میں داخل ہوئے۔ اور اس منش شریر کے ذریعے انہوں نے آتم گیان پراپت کیا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ منش شریر ہی جیو کے پرم کلیان کا سادھن ہے۔ منش بن کر ہی جیو پرم پد کو پراپت کر سکتا ہے۔ بھگوان کی پرم کرپا سے ہمیں منش شریر روپی یہ انمول جنم ملا ہے۔ اس لئے ہمیں ایسی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ بہت ہی نایاب (منہگا) موقعہ۔ منش شریر عبث نہ چلا جائے۔

اوم شم

نیر اعظم - مہرشی شیوبرت لال جی کی تازہ نظموں کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

تانا شاہ - مہرشی شیوبرت لال جی کا تازہ اچھوتا ناول ۔ ۸/

تہذیب کے تازیانے - سدرشن جی ۔ ۱۲/

لیشپ کماری - بڑی سندر کتاب ہے ۔ ۱۲/

قوم پرست - مرتبہ جناب سدرشن جی ۱۲/

انگلش ٹیچر معہ گرامر و لیٹر رائیٹر مکمل قیمت ایک روپیہ

بنگالی دیوی - پرشور افسانہ۔ قیمت ۹/

بچے کی پرورش و علاج - قیمت ۸/

ملنے کا پتہ:- مینجر مارتنڈ پستکالیہ جیگر محلہ انارکلی لاہور

نویدن

یہ اُپنشد اگرچہ چھوٹا سا ہے۔ مگر اس کو بار بار وچارنے سے اس کے ذریعے برہم گیان سہج میں ہی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک رشی کی ساری عمر کی کمائی کا نچوڑ ہے۔ جن سجنوں کو اپنشدوں کے پڑھنے کا ابھیاس نہ ہونے کے باعث اپنشدوں کے طرز بیان کا علم نہیں ہے۔ انہیں شروع شروع میں یہ اُپنشد سمجھ میں نہ آئے گا۔ مگر جوں جوں اس کو بار بار پڑھا جاوے گا اور وچارا جاوے گا۔ ساری بات کھلتی جاوے گی اور آتم گیان ہو جاوے گا۔ بنا وچار ست کچھ نہیں ہو سکتا۔ برہم گیان کے ابھلاشی کو برہم میں پورا اور سچا پریم ہونا چاہیے وہ پریم تیاگ سے پیدا ہوتا ہے۔ برہم پراپتی میں جو بھی سنساری وشے روکاوٹ ثابت ہوں انہیں کاگ وِشٹا کی طرح تیاگ دینا چاہیے۔ اور سچی لگن سے بار بار اُپنشد کو وچارنا چاہیے۔ تب کچھ پراپت ہو سکتا ہے۔ اُپنشدوں نے اس مارگ کو چھرے کی دھار پر چلنے کی مانند کٹھن بتلایا ہے۔ مگر سچا پریم اور تیاگ اس مارگ کو سرل بنا دیتا ہے۔

جے تینوں پریم کھیلن دا چاء
سر دھر تلی گلی میری آئے

اس طرح سر بکف ہو کر برہم کے مارگ کو پکڑنا چاہیے اور کسی حالت میں بھی متزلزل نہیں ہونا چاہیے۔ پس مستقل ارادے سے بار بار اس اُپنشد کا سوادھیائے کر کے بار بار وچار کیجیے۔ آخر کار آپ کو آتم گیان ضرور ہوگا۔ ہمت نہ ہاریں یاد رکھیں کہ

علو ہمّتاں دانشمند جب کرنے پہ آتے ہیں
سمندر پھاڑتے ہیں۔ کوہ سے دریا بہاتے ہیں

شانتی پاٹھ

"اوم - میری بانی من میں قائم ہو اور من بانی میں قائم ہو - ارتھات میری بانی اور من ایک دوسرے سے ملے رہیں - ہے پرکاش سوروپ پرماتمن تم میرے سامنے پرگٹ ہوؤ (ہے بانی اور من!) تم دونو میرے لئے وید (برہم گیان) کو لاؤ - میرا سنا ہوا مجھے کبھی نہ بھولے - اپنے اس سیکھے ہوئے (پڑھے ہوئے) کے ساتھ میں دن رات ایک کردوں - ارتھات میرا سوادھیائے دن رات چلتا رہے - میں رت (بانی سے ستیہ) کہوں - ستیہ (من بچن اور کرم سے ستیہ) کہوں - وہ برہم میری رکھشا کرے - وہ وکتا (آچاریہ) کی رکھشا کرے - وہ میری رکھشا کرے - آچاریہ کی رکھشا کرے - وکتا کی رکھشا کرے۔"

اوم شانتی شانتی شانتی ہی!

پہلا ادھیائے - پہلا کھنڈ

(۱) اوم اس جگت کی پیدائش سے پہلے صرف ایک آتما ہی تھا۔ اس کے سوا اور کوئی زندہ ہستی نہیں تھی۔ اس (آتما) نے یہ سوچا کہ لوکوں کی رچنا کروں (سنسار کو پیدا کروں)

(۲) اس نے ان لوکوں کو رچا - امبھ (بھاپ لوک) مریچی (کرنوں کا لوک۔ فضا) اور مر (مرتیو لوک) اور جل (بہشتی کا لوک) ان میں سے جو دیو لوک (سورگ لوک) سے اوپر ہے اور دیولوک جس کا آشرا ہے - وہ امبھ ہے۔ انترکش لوک ہی مریچی ہے۔ پرتھوی ہی ارتھات مرتیہ لوک ہے اور جو پرتھوی کے نیچے (پاتال) ہے وہ آپ ارتھات جل لوک ہے

(۳) تب اس (آتما یا برہم) نے وچار کیا کہ یہ لوک تو بن گئے۔ اب میں لوکپالوں (ان لوکوں کی پالنا کرنے والوں) کو بناؤں۔ ایسا سوچ کر اس نے جل آدی پانچ مہا بھوتوں سے ہی ایک پرش (وراٹ روپ پنڈ) کو بنایا

(۴) اس وراٹ روپ پرش کو پرماتما نے اپنے گیان روپی تپ سے تپایا ارتھات اس کے لئے سنکلپ کیا - جب وہ تپ گیا ارتھات سنکلپ سپھل ہوا۔ تب پرماتما کے سنکلپ سے اس وراٹ پرش روپی پنڈ میں سے منہ نکل آیا۔ جیسے انڈا پھوٹتا ہے منہ سے بانی نکلی اور بانی سے اگنی پیدا ہوئی۔ پھر ناک کے سوراخ کھلے۔ ان سوراخوں سے پران (گھران اندریہ) پیدا ہوئی۔ اور پران سے وایو پیدا ہوا۔ اسی طرح دونوں آنکھوں کے سوراخ کھلے اور ان سے چکشو اندریہ اور چکشو اندریہ سے سورج پیدا ہوا۔ پھر کان پیدا ہوئے۔ اور کانوں سے شروتر اندریہ (سننے کی شکتی) اور

اس سے دشائیں پرگٹ ہوئیں۔ اس کے بعد توچا پیدا ہوئی اور توچا سے یوم (سپرش اندریہ) اور اس سے اوشدھی اور بنسپتیاں پیدا ہوئیں۔ اسی طرح ہردے سے (دل) پیدا ہوا۔ اور دل سے من اور من سے چندرما پرگٹ ہوا۔ پھر نابھی پیدا ہوئی۔ نابھی سے اپان اور اپان سے مرتیو نکلی۔ پھر شِشن (آلہ تناسل) پرگٹ ہوا۔ اس سے ویریہ اور ویریہ سے جل (جل ابھیمانی دیوتا) پیدا ہوا۔

(۱) یہ اس طرح بنائے گئے (اندریہ ابھیمانی) دیوتا اس (سمنا) روپی مہان سمندر میں گر گئے۔ تب اس آتما (پرماتما) نے اس وراٹ پنڈ کو بھوک پیاس والا کر دیا۔ اب وہ دیوتا الیشور سے کہنے لگے۔ کہ ہمارے لئے ٹھہرنے کا ستھان بنا دیجئے۔ جس میں رہ کر ہم ان (بھوگیہ وستوؤں) کو کھا سکیں۔

(۲) ان (اگنی وغیرہ) دیوتاؤں کے لئے وہ الیشور پہلے ایک گائے رہا بیل) لایا۔ وہ (دیوتا) بولے یہ ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔ پھر وہ ان کے لئے ایک گھوڑا لایا۔ وہ بولے۔ یہ بھی ہمارے لئے کافی نہیں ہے

(۳) تب وہ ان کے لئے ایک پرش (آدمی) کا شریر لایا۔ تب ان دیوتاؤں نے کہا۔ اہو! یہ بہت اچھا بنا ہے۔ بلاشبہ یہ آدمی کا شریر بہت اچھا سندر اور نیک کرموں کا کارن ہے۔ تب ان دیوتاؤں سے الیشور نے کہا۔ اس (آدمی) کے جسم میں آپ اپنی اپنی جگہوں میں داخل ہو جاؤ۔ تب :-

(۴) اگنی وانی اندریہ (بانی) بن کر مکھ میں داخل ہو گئی۔ وایو (پران۔ گھران اندریہ) ہو کر ناک میں داخل ہو گئی۔ سورج چکشو اندریہ ہو کر آنکھوں میں داخل ہو گیا

دشائیں شروتر اندریہ (کان) ہو کر کانوں میں داخل ہوئیں۔ اوشدھیاں اور بنسپتیاں بوم (بال) ہو کر توچا میں داخل ہوئیں۔ چندرما من ہو کر ہردے میں داخل ہوا۔ موت، اپان ہو کر نابھی میں داخل ہوئی اور جل دیوتا ویرج ہو کر لنگ میں داخل ہو گیا۔

(۵) تب بھوک اور پیاس نے اس آتما کو کہا۔ کہ ہم دونوں کے لئے بھی کوئی آشرم ستھان (رہنے کی جگہ) بتلا دیجئے۔ تب اس نے اُن سے کہا۔ کہ تم دونوں کو میں ان اگنی وغیرہ دیوتاؤں میں سے ہی بھاگ دونگا ارتھات تمہیں اُنہیں کا حصہ دار بناؤں گا۔ پس جس کسی دیوتا کے لئے ہون گرہن کی جاتی ہے۔ اس دیوتا کی ہوی میں یہ بھوک اور پیاس بھی یقیناً حصہ دار ہوتے ہی ہیں

(۱) اس ایشور نے سوچا کہ یہ لوک اور لوکپال تو بن گئے۔ اب میں ان کے لئے ان بناؤں۔

(۲) اس نے جلوں (سوکشم تتوؤں) کو تپایا ارتھات پرماتما نے ایسا سنکلپ کیا۔ کہ ان سوکشم پنچ مہابھوتوں سے ان پیدا ہو۔ جب وہ تپتہ ارتھات ایشور کے سنکلپ سے پربھاوت ہوئے تو ان پنچ مہابھوتوں سے ایک مورتی پیدا ہوئی۔ یہ جو مورتی پیدا ہوئی (شتھول جگت بنا) وہی ان ہے۔

(۳) لوکپالوں کے آہار کے لئے رچے ہوئے اس ان نے ان کی طرف سے منہ موڑ کر بھاگنا چاہا۔ تب اس کھانے والے (آدی پرش) نے اس کو واک اندریہ ارتھات بانی سے گرہن کرنا چاہا۔ مگر وہ اسے بانی سے گرہن نہ کر سکا۔ اگر وہ اسے بانی سے گرہن کر لیتا۔ تو اب بھی انسان بانی سے ان کا نام لے کر ہی ترپت (سیر) ہو جایا کرتے۔

(۴) پھر اس نے اسے پران (گھران اندریہ) سے گرہن کرنا (پکڑنا) چاہا۔ مگر وہ

اسے پران سے پکڑ نہ سکا۔ اگر وہ اسے پران سے پکڑ لیتا تو اب (اس زمانہ میں) بھی انسان اسے سونگھ کر ہی ترپت (سیر) ہو جایا کرتا۔

(۵) اس نے اسے آنکھوں سے پکڑنا چاہا۔ مگر وہ اس ان کو آنکھوں سے گرہن نہیں کر سکا۔ اگر وہ اسے آنکھوں سے گرہن کر لیتا۔ تو اب بھی انسان اسے دیکھ کر ہی سیر ہو جایا کرتا۔

(۶) اس (آدی پرش) نے اسے سترو تر (کانوں) سے پکڑنا چاہا۔ مگر وہ کانوں سے ان کو پکڑ نہ سکا۔ اگر وہ اسے کانوں سے گرہن کر لیتا۔ تو اس زمانہ میں بھی انسان ان کو محض سن کر ہی سیر ہو جاتا

(۷) اس نے اسے توچا سے گرہن کرنا چاہا۔ مگر وہ اسے توچا سے پکڑ نہ سکا۔ اگر وہ اسے توچا سے پکڑ لیتا تو اس وقت بھی انسان ان کو صرف چھو کر ہی سیر ہو جایا کرتا

(۸) پھر اس نے اسے من سے گرہن کرنا چاہا۔ مگر وہ من سے گرہن نہ کر سکا۔ اگر وہ اسے من سے گرہن کر لیتا۔ تو اس وقت بھی پرش ان کا صرف خیال کر کے ہی سیر ہو جاتا

(۹) اس نے اسے لنگ (آلہ تناسل) سے گرہن کرنا چاہا۔ مگر وہ لنگ سے ان کو گرہن نہیں کر سکا۔ اگر وہ اسے لنگ سے گرہن کر لیتا تو اس وقت بھی انسان ان کو ویریہ کی طرح تیاگ کر ہی سیر ہو جاتا۔

(۱۰) اب اس نے اس کو اپان سے پکڑنا چاہا۔ اب اس نے اسے پکڑ لیا۔ پس یہ اپان وایو (منہ میں نگلنے کی ہوا) ہی ان کو پکڑنے والا (گرہن کرنے والا) ہے منہ سے گراس وغیرہ (اندر لے جانے والا وایو) یہ اپان وایو ہی بلاشبہ ان وایو (ان کے ذریعے جیون (زندگی) دینے والا ہے

(۱۱) تب اس آتما نے سوچا کہ یہ (پنچ بھوتوں سے بنا) پنڈ میرے بغیر کیسے رہے گا اور تب اس نے سوچا کہ کس مارگ سے میں اس میں داخل ہوؤں۔ اس نے

سوچا اگر میرے بغیر باتی سے بول لیا جاتا اگر پران (ناک) سے سونگھ لیا اگر آنکھوں سے دیکھ لیا اگر کانوں سے سن لیا۔ اگر تُوچا سے چھو لیا۔ اگر من سے منن کر لیا یعنی (سوچ لیا جاتا)، اگر اپان وایو سے نگل لیا جاتا یا کھا لیا جاتا اور لنگ سے ویریہ کو چھوڑ دیا جاتا ارتھات اگر میرے بغیر اندریہ اپنا کام کر دیتا ہی یہ سب کام کر لیتے تو میں کون رہا مطلب یہ کہ میرے بغیر یہ شکتی کام نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے

(۱۲) اس آتما نے اس چھوٹی ارتھات کپال (برہم رندھر) کو پھوڑا اور وہ اس دوار سے داخل ہو گیا۔ پھیدا جانے کی وجہ سے اس دوار کا نام وِدرتی دوار ہے اور یہ ناندان (پرم آنند پراپتی) کا ستھان ہے ارتھات پرم آنند کا دینے والا ہے اس برہم رندھر کے ذریعے داخل ہوئے آتما کے رہنے کے تین ستھان ہیں۔ شوپن ہیں ارتھات اس پہلے ہوئے آتما کے لئے شوپن روپ ہیں (۱) آنکھ جاگرت اوستھا میں (۲) کنٹھ سوپن اوستھا میں (۳) اور سُشپتی اوستھا میں ہردے کمل

(۱۳) اس طرح جسم میں داخل ہو کر جیو روپ سے پیدا ہوئے اس پرماتما نے بھوتوں کو اپنا ہی روپ مان کر گرہن کیا۔ ارتھات پنچ بھوتوں سے بنے اس شریر کو ہی اپنا روپ مان لیا۔ پھر گورو کرپا سے اچھی طرح آتم وچار کرتے ہوئے گیان ہو جانے پر اس نے دیکھا کہ یہاں آتما کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے اور میں نے اسے (آتم سوروپ) کو دیکھ لیا ہے۔ اس طرح اس نے اس پُرش (اپنے آتما کو) ہی پورن برہم روپ سے دیکھا۔

(۱۴) اس لئے اس آتما کا نام اِدندر (یہ میں نے دیکھا) ہوا۔ یعنی اور یہاں اس کا نام اِدندر ہے۔ اِدندر ہوتے ہوئے بھی برہم گیانی لوگ اسے پروکش روپ سے (چھپا کر) اِندر کہہ کر پکارتے ہیں کیونکہ دیوتا لوگ پروکش پسند ہوتے ہیں۔ برہم میں پوجنیہ بھاو ہونے کی وجہ سے وہ پورا نام لے کر نہیں پکارتے ہیں

بلکہ مخفف کر کے اندر نام سے پکارتے ہیں (کیونکہ ایسا دستور ہے کہ کسی مہان ہستی
کو اس کے نام سے نہیں پکارتے۔ بلکہ عزت سے نام کو مخفف کر کے پکارتے
ہیں (جیسے کسی کا نام رام لال ہو۔ اُسے رام جی کہہ کر پکارا جائے)

یقیناً پرش میں پہلے سے ہی یہ گربھ (جیون) ویریہ روپ سے رہتا ہے
یہ جو ویریہ ہے۔ وہ پرش کے سارے انگوں سے پیدا ہوا تیج (سار) جمع ہو رہا ہی
ہے۔ پرش اس آتم بھوت (آتما مجسم) تیج کو اپنے جسم میں ہی پوشن کرتا (بڑھاتا)
ہے۔ اس ویریہ کو جب وہ پرش اپنی استری میں سینچتا ہے۔ تب اس کو اپنے
سے باہر جنم دیتا ہے۔ وہ اس جیو آتما کا پہلا جنم ہے

(۲) جس طرح ہاتھ وغیرہ استری کے اپنے انگ ہوتے ہیں۔ ویسے ہی وہ
ویریہ بھی استری کا آتما (انگ) بن جاتا ہے۔ اس لئے وہ اسے دُکھی نہیں
کرتا۔ اپنے پیٹ میں گئے ہوئے اپنے پتی کے آتما (گربھ) کو وہ استری پالتی
یا بڑھاتی ہے۔

(۳) وہ ماتا اس گربھ کو پیٹ میں پالنے والی ہونے سے ہی پتی اور پتر سے
پالنے یوگیہ ہے۔ گربھنی استری اس گربھ کو پالتی ہے اور وہ پتا گربھ نند سے
پیدا ہوتے اس کمار کو پیدا ہونے سے پہلے بھی (پنسون آدی شبھ سنسکاروں سے
پالتا ہے) اور پیدا ہونے کے بعد بھی جات کرم آدی سنسکاروں سے پالتا ہے
وہ جو اس طرح بیٹے پوتوں وغیرہ کو بڑھاتا ہے۔ حقیقت میں آتما (اپنے آپ) کو

ہی بڑھاتا ہے - کیونکہ یہ لوگ اسی طرح بڑھتے ہیں - یہ ماتا کے جسم سے باہر آنا ہی
اس (جیو آتما) کا دوسرا جنم ہے

(۴) اب اس پتا کا یہ آتما (پتر روپ آتما) پنیہ کرموں کے پورا کرنے کے
لئے اس (اپنے پتا) کی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے - تب اس کا دوسرا آتما (پتا
روپ) جو اپنا کرتویہ پورا کر چکا ہے - بوڑھا ہو کر یہاں سے کوچ کر جاتا (چل دیتا)
ہے - وہ یہاں سے کوچ کر چکنے (مرنے) کے بعد ہی (کرم پھل بھوگنے) کے
لئے پھر جنم لیتا ہے جو اس کا تیسرا جنم ہے

(۵) یہی بات وام دیو رشی نے بھی کہتے ہوئے وقت کہی ہے کہ میں گربھ
میں رہتے ہوئے ہی ان دیوتاؤں کے سارے جنموں کو جان گیا تھا - آتم گیان سے
پہلے مجھے سینکڑوں فولادی زنجیروں کی طرح مضبوط جسموں نے قید کر
رکھا تھا - مگر اب آتم گیان ہو جانے پر میں باز پرندے کی طرح ان شریر روپی زنجیروں
کو توڑ کر باہر نکل آیا ہوں اور شانت ہو گیا ہوں - وام دیو رشی نے گربھ میں ہی
لیٹے ہوئے اس طرح کہا تھا -

(۶) وہ وام دیو رشی ایسا گیان پراپت کر کے اس جسم کو چھوڑنے کے بعد اونچی گتی
کو پراپت ہو کر (اوپر جا کر) اس طرح ایشور کی پہنچ سے پرے سورگ لوک میں
(موکش دھام میں) سب کامناؤں کو پا کر کے امرت ہو گیا - امرت ہو گیا

تیسرا ادھیائے پہلا کھنڈ

ہم جس ایشور کی اپاسنا کرتے ہیں وہ یہ آتما کون ہے ؟ کیا جس سے آدمی
روپ کو دیکھتا ہے ؟ یا جس سے شبد کو سنتا ہے یا جس سے گندھوں کو سونگھتا

ہے ؟ یا جس سے بانی کو بولتا ہے۔ یا جس سے سواد یا اسواد کو جانتا ہے ساکار یا نراکار میں سے کون سا آتما ہے ؟

(۲) (تب رشی نے جواب میں کہا) وہ آتما یہ ہے جو ہردے کا ساکشی ہے جو منن شیل ہے وہ آتما یہ ہے جو سنگیان (چیتنا۔ سارے جسموں میں پھیلا ہوا گیان) جس سے منش چیتن کہا جاتا ہے ! جو آگیان (شریر اور اندریوں سے کام لینے والا گیان) ہے۔ جو وگیان (وشیش تتو گیان) ہے۔ پرگیان۔ جو پورن گیان ہے۔ جو میدھا (دھارن کرنے والی بدھی) ہے۔ جو درشٹی (دیکھنے کی شکتی) ہے جو دھرتی (دھیرج کی شکتی) ہے جو متی (سمجھ بوجھ) ہے جو منیشا (شاستروں کے وچارنے کی شکتی) ہے۔ جو جوتی (چیت کا روگ آدمی سے دکھی ہونا) ہے۔ جو سمرتی (یاد ہونا) ہے۔ جو سنکلپ ہے۔ جو کرتو (درڑھ نشچیہ) ہے۔ جو اسو (پران) ہے۔ جو کام (کامنا کرنا) ہے۔ جو وش (اپنا ضبط) ہے۔ یہ سارے ہی پرگیان (پرگیان = پورن گیان ارتھات چیتن آتما) کے نام ہیں۔ ارتھات انہیں ناموں سے آتما جانا جاتا ہے۔

(۳) یہ پرگیان روپ آتما ہے یہی برہما ہے۔ یہی اندر (ایشوریہ وان) ہے یہی پرجاپتی ہے۔ یہ سارے دیوتا۔ یہ پنچ مہابھوت۔ پرتھوی۔ وایو۔ آکاش جل اور اگنی۔ یہ دوسرے چھوٹے ملے جلے کیڑے پتنگ یہ بیج۔ یہ دوسرے انڈوں سے پیدا ہونے والے۔ جیرایو سے پیدا ہونے والے۔ پسینے سے پیدا ہونے والے۔ زمین کو پھوڑ کر پیدا ہونے والے اور گھوڑے۔ گائیں۔ پرش۔ ہاتھی اور جو کچھ یہ سانس لینے والا ہے۔ پاؤں سے چلنے والا ہے۔ اڑنے والا جنگم ہے اور جو ستھاور ہے۔ یہ سب پرگیان نیتر والا ہے۔ ارتھات پرگیان (پورن گیان) سے چلایا جا رہا ہے۔ ارتھات اس کے سارے نیم میں لگ گیا ارتھات چیتنا

کام کر رہی ہے ۔ اس لئے سارا جگت پرگیان (پورن گیان) پر قائم ہے اس کی بنیاد پورن گیان ہے ۔ جگت کا چلانے والا پورن گیان ہے ۔ پورن گیان ہی جگت کا آشرہ (آدھار) ہے ۔ وہی پرگیان (پورن گیان) برہم ہے ۔

(۴) اس طرح وہ وام دیو رشی اس پرگیان آتما (سروگیہ برہم) کو جان کر اس مرتیو لوک سے نکل کر (دیہہ تیاگ کر) اس سورگ لوک (مکتی دھام) میں سارے منورتھوں کو پا کر جنم مرن سے چھوٹ کر مکت ہو گیا ۔ مکت ہو گیا

شانتی پاٹھ

میری بانی من میں رہے ارتھات میں سدا سوچ وچار کر بولوں میرا من بانی میں رہے ۔ ارتھات میرا من اور بچن ایک سے ہے ۔ ہے پرکاش سوروپ پرماتمن ! مجھ پر پرکاش بڑھا ۔ میرے من اور بچن وید کے لانے والے ہوں ارتھات مجھ پر وید ودیا کا پرکاش ہو ۔ میرا پڑھا ہوا شاستر مجھے نہ چھوڑے اس پڑھے ہوئے گیان سے میں دن رات ایک کرتا ہوں ارتھات دن رات سوادھیائے میں لگاتا ہوں ۔ میں سدا ریت (ٹھیک) کہوں گا ستیہ کہوں گا ۔ وہ پرمیشور میری رکشا کرے ۔ وہ بھگوان ستیہ وکتا کو پالے ۔ مجھے پالے ۔ وید وکتا (آچاریہ) کو پالے ۔ آچاریہ کو پالے ۔ اوم شانتی شانتی شانتی ہی

ایترے اپنشد

پہلا ادھیا - پہلا کھنڈ

ॐ आत्मावा इदमेक एवाग्र आसीत । ना-न्यत्किंचन मिषत। सईक्षत लोकान्नु सृ जा इति ॥१॥

پدچھید - آتما - وئی - اِدم - ایکاہ - ایو - اگرے - آسیت - نہ انیئت - کِنچن - مِشت - سا - ایکھشت - لوکان نُو - سرجئی - اِتی (۱)

ارتھ - دنیا کے بننے سے پہلے یہ ایک ہی آتما پرمیشور تھا - نہ کھگیان ہی اپنے سرگلیہ بھاو میں براجمان تھا - دیگر کچھ بھی ہلتا جلتا دساکارم نہیں تھا - کھگیان کے سوایہ سارا سانکا رینگت بالکل نہیں تھا - اس آتما نے خواہش کی کہ میں لوکوں (دنیاؤں) کو جیووں کے کرم پھل بھوگ کے ستھانوں کو رچوں - (۱)

اس منتر میں آتما شبد پرماتما یا پربرمھ کا واچک ہے آتما شبد کا ارتھ ہے **دیا کھیا** جو سدا موجود ہے یہ شبد ان آتماؤں کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے۔ جو کرم پھلوں، جنم جنمانتروں نیز کرم پھل کے مطابق لوک لوکانتروں کو پاتے ہیں۔ بھگوان اپنی ستّا سے سدا سروتر پراپت اور موجود ہیں۔ چیتن پدارتھ کو اس لئے بھی آتما کہا ہے۔ کہ وہ سدا سوروپ میں پراپت رہتا ہے۔ اس میں وکار نہیں پیدا ہوتا۔ آتم ستّا سوبھاو سے ہی غیر متبدل اور ترکال میں ایک رس اکھنڈ بنی رہتی ہے مگر اس میں بندھن اور بھرانتی اگیان ہی سے ہوا کرتی ہے۔ مگر پرماتما میں بندھن اور بھرانتی کا بالکل عدم ہے پربرمھ سدا شُدھ بُدھ مکت سوروپ ہے۔ اور اپنی ستّا شکتی اور اچھا سے سروتر موجود (حاضر ناظر) ہے۔ اس کی شکتی اور خواہش سوبھاوک ہے۔ ایسا پرم پرش آتما سرشٹی سے پہلے ایک اکھنڈ سوروپ سے موجود تھا۔ وہی ایک اپنی ستّا سے ساکھشی تھا۔ دیگر سارا کاریہ جگت (ساکار جگت) کچھ بھی نہ تھا۔ اس واحد لاشریک بھگوان نے سنکلپ کیا۔ سروگیہ پربرمھ میں پھرنا ہوئی کہ میں لوکوں کو پیدا کروں

شنکر بھاشیہ

آتما کا ارتھ سرب ویاپک اور سروگیہ ہے۔ یہ جو نام اور کرم کے بھید سے کئی طرح کی شکلوں میں پرتیت ہونے والا جگت ہے۔ وہ پہلے یعنی سنسار کی پیدائش سے پہلے سرب سرشٹا۔ سروگیہ۔ سرب شکتیمان۔ بھوک پیاس وغیرہ سارے سنساری دھرموں سے رہت۔ نتیہ۔ شُدھ بُدھ مکت سوبھاو۔ اجنما۔ اجر۔ امر۔ امرت۔ ابھئے اور واحد لاشریک آتما ہی تھا۔

سوال۔ کیا اس وقت بھی صرف ایک ماتر وہی نہیں ہے؟

جواب۔ وہی ہے

سوال - تو پھر "بتا" - ایسا کیوں کہا ہے ؟

جواب - اگرچہ اس وقت بھی اکیلا وہی ہے - تو بھی کچھ خصوصیت ضرور ہے پیدائش سے پہلے یہ جگت نام روپ وغیرہ جگت بھید کے پرگٹ نہ ہونے کے باعث آتم کو تت اور ایک آتما شبد سے ہی پرتیت ہونے والا تھا - مگر اس وقت نام روپ وغیرہ کے بھید کے پرگٹ ہو جانے سے یہ انیک شبدوں سے پرتیت ہونے والا اور ایک ماتر آتما شبد سے پرتیت ہونے والا بھی ہو رہا ہے - یعنی جو پرماتما پہلے واحد لاشریک تھا - وہ اب کثرت بھی ہو رہا ہے اور واحد بھی ہے - جیسے پانی سے بلبلہ پیدا ہونے سے پہلے وہ پانی ہی کہلاتا تھا - مگر بلبلہ پیدا ہو جانے کے بعد وہ پانی بلبلہ اور پانی دونو کہلاتا ہے - ایسا ہی آتما (پرمیشور) کے بارے میں سمجھ لینا چاہئے -

اس کے سوا دوسری کوئی ہلتی ہوئی (ساکار) وستو اس وقت نہیں تھی - ایک ماتر آتما ہی تھا - سروگیہ ہونے کی وجہ سے اس آتما نے اکیلے ہوتے ہوئے ہی چنتن کیا - اگر کہو - کہ جگت کی پیدائش سے پہلے کاریہ اور کارن کا ابھاو رہتے ہوئے اس نے کس طرح چنتن کیا ؟ تو یہ کوئی دوش کی بات نہیں ہے - کیونکہ یہ آتما سوبھاؤ سے ہی سروگیہ ہے - اس نے کس غرض سے چنتن کیا - اس بارے میں شرتی کہتی ہے کہ میں پرانیوں کے کرم پھل بھوگ کے ستھان امبھ وغیرہ لوکوں کو رچوں - اس طرح چنتن کیا -

स इमांल्लोकानसृजत।
अम्भो मरीचीर्मरमापोऽदोऽम्भः परेण दिवं
द्यौः प्रतिष्ठान्तरिक्षं मरीचयः पृथिवी मरो
या अधस्तात्ता आपः २ ॥

پدچھید - سا - اِمان - لوکان - اسرجتا - امبھہ - مریچی - مرم - آپاہ - ادا - امبھا - پرین - دِوم - دیوہ - پرتشٹھا - انترکھشم - مریچیا - پرتھوی - مرہ - یاہ - ادھستات -

تاہ - آپاہ

ارتھ - اصل سرب شکتیمان بھگوان نے ان مندرجہ ذیل لوکوں کو رچا۔ امبھس - مریچی مر اور آپ رچے - وہ امبھس بھاپ روپ ہے جو اوپر آکاش میں ہے - اس کا آشرے دیو لوک ہے - مریچی انترکھش (خلا) ہے - مریچی کے ارتھ خلا کے ہیں - انترکھش ارتھات خلا سے کرنیں آتی ہیں - اس لئے اس کا نام بھی مریچی رکھا گیا ہے - مر ارتھات مرنے والی پرتھوی ہے جو نیچے کی بھومی پر ہیں - وہ جل ہیں - مطلب یہ کہ جو بھاپ والے دیو لوک کا نام امبھ ہے اور ستھول جل کا نام آپ - پرتھوی کو مرنے والی اس لئے کہا گیا کہ یہ مرتیو لوک ہے - جنم مرن اسی پر ہوتا ہے - اس طرح اس پرماتما نے چار طرح کے لوک رچے - بھاپ میٹے لوک (پرکاش روپ) جیسے دیو لوک بھی کہتے ہیں (۲) انترکھش لوک (۳) پرتھوی لوک اور (۴) پرتھوی کے نیچے جل لوک -

شنکر بھاشیہ

اس آتما نے ان لوکوں کی رچنا کی جس طرح اس لوک میں بدھیمان ریگ ہیں اس طرح کے محل بناؤں ایسا وچار کے بعد ہی محل وغیرہ کو بنایا کرتے ہیں اسی طرح اس نے وچار کرکے ان لوکوں کو بنایا

سوال - کاریگر وغیرہ کے پاس تو اُن محل کا اپادان (بنانے کا سامان) ہوتا ہے - اس لئے وہ محل وغیرہ بنا لیتے ہیں - مگر اپادان (سامان) کے بغیر آتما کس طرح لوکوں کو بناتا ہے؟

جواب - یہ کوئی دوش نہیں ہے - کیونکہ پانی میں پرگٹ نہ ہوئے ببلے کے نام اور روپ جو آتم ہے اور ایک ماتر آتما کہے ہی سب کچھ ہوتے ہیں - پرگٹ ہوئے ببلے روپ جگت کے آپادان کارن ہو سکتے ہیں - بس وہ سروگیہ آتما اپنے آتم کچھ نام اور روپ کا خود ہی اپادان ہو کر جگت کی رچنا کرتا ہے - مطلب یہ کہ جس طرح پانی میں

بُلبُلہ کے نام اور رُوپ مخفی رہتے ہیں اور پانی ہی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح آتما میں جگت مخفی ہوتا ہے اور آتما ہی کہلاتا ہے۔ پانی سے بُلبُلہ کے پرگٹ ہو جانے کی طرح آتما سے یہ جگت بھی پرگٹ ہو جاتا ہے

یا جس طرح کوئی بُدھیمان جادوگر بنا کسی اُپادان (سامان) کے بھی خود اپنے ہی کو دیگر شکلوں سے آکاش میں چلتا ہوا سا بنا لیتا ہے۔ اسی طرح وہ سرب شکتی مان جادوگر۔ سروگیہ دیو اپنے ہی کو جگت رُوپ میں اپنے آدی سوروپ سے رچ لیتا ہے یہ دلیل سے ثابت ہے۔ اس لئے جگت رچنے کے لئے پرماتما کو کسی اُپادان (سامان) کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اس نے کن کن لوکوں کو رچا؟۔ اس پر کہتے ہیں۔ امبھ۔ مریچی۔ مر اور آپ وغیرہ کو۔ اس نے آکاش وغیرہ سلسلے سے انڈ کو پیدا کر کے امبھ وغیرہ لوکوں کو بنایا۔ جن کی شرتی خود ہی ویا کھیا کرتی ہے۔ جو دیو لوک سے پرے ہے۔ وہ امبھ لوک ہے۔ وہ جل کی بھاپ (میگھوں) کو دھارن کرنے والا ہونے سے امبھ کہلاتا ہے۔ وہ امبھ لوک دیو لوک کے سہارے پر ہے۔ دیو لوک سے نیچے جو انترکھش ہے۔ وہ مریچی لوک ہے۔ وہ ایک ہونے پر بھی انیک ستھان بھیدوں کے کارن مریچیاں۔ اس طرح بہو وچن (صیغہ جمع) میں کہا گیا ہے۔ یا کرنوں سے متعلق ہونے کے باعث وہ مریچی کہلاتا ہے۔ پرتھوی مر لوک ہے کیونکہ اس میں پرانی مرتے ہیں۔ جو لوک پرتھوی کے نیچے کی طرف ہیں۔ وہ آپ (جل لوک) کہلاتے ہیں۔ اگرچہ سبھی لوک پنچ بھوتوں سے بنے ہیں۔ مگر جل کی کثرت کی وجہ سے یہ سب آپ ہی کہے جاتے ہیں۔

स इक्षतेमे नु लोका लोकपालान्नु सृजा इति
सोऽद्भ्य एव पुरुषं समुद्धृत्यामूर्छयत् ३॥

پدچھید - سا - ایکھشنت اِمے - نُو - لوکاہ - لوک پالان - نُو سرِجئی اِتی شا - اَدبھیا - ایہ - پُرشم - سمُدّرتیہ - امورچھیئت

ارتھ - لوکوں کو رچ کر پرمیشور نے خواہش کی (وچار کیا) کہ یہ لوک تو بن گئے - اب میں لوک پالوں (ان لوکوں کے رکھشکوں) کو رچوں - تب اس نے جلوں سے (جل وغیرہ پنچ مہابھوتوں سے) ہی پرش کو نکال کر رچا - ارتھات وراٹ پرش کو رچا - وراٹ کی بناوٹ پرش جیسی ہونے سے اسے پرش کہا گیا ہے

شنکر بھاشیہ

اس ایشور نے پھر بھی وچار کیا - میرے رچے ہوئے یہ امبھ وغیرہ لوک بنا کسی رکھشک کے نشٹ ہو جائیں گے - پس ان کی رکھشا کے لئے میں لوکپالوں کی رچنا کروں - ایسا سوچ کر اس نے جل سے (جل پردھان پنچ مہابھوتوں سے) ارتھات جل سے اس نے امبھ وغیرہ لوکوں کو رچا - پھر انہیں سے پرش یعنی سر اور ہاتھ وغیرہ والے پرش کی شکل کو - جس طرح کمہار مٹی سے پنڈ (شکل) نکالتا ہے - اسی طرح نکال کر مورچھت کیا - ارتھات اس کو سر وغیرہ اعضاء سے بڑھایا -

तमभ्यतपत्तस्याभितप्तस्य
मुखं निरभिद्यत यथाण्डं मुखाद्वाग्वाचोऽ
ग्निर्नासिके निरभिद्येतां नासिकाभ्यां प्राणः
प्राणाद्वायुरक्षिणी निरभिद्येतां चक्षुश्चक्षुष आदि-
त्यः कर्णौ निरभिद्येतां कर्णाभ्यां श्रोत्रं श्रोत्राद्दिश-
स्त्वङ्निरभिद्यत त्वचो लोमानि लोमभ्य ओषधि
वनस्पतयो हृदयं निरभिद्यत हृदयान्मनो मनस-

चन्द्रमा नाभिर्निरभिद्यत नाभ्या अपानोऽपानान्मृत्युः शिश्नं निरभिद्यत शिश्नाद्रेतो रेतस आपः ॥४॥

پدچھید - تم - ابھیہ تپت تسیہ ابھی تپتسیہ مکھم - نِربھدئیت - یتھا - انڈم مُکھات - واک - واچہ - اگنی - ناسکے - نِربھدیے تام - ناسکابھیام - پرانا پرانات - وایو - اکھشنی - نِربھدیے تام - اکھشی بھیام - چکھشو - چکھشتا آدتیہ - کرنو - نِربھدیے تام - کرنا بھیام - شروترم - شروترات - دِشاہ - توک نِربھدیئت - توچا - لوما نی - لوم بھیا - اوشدھی بنسپتیاہ - ہردیم - نِربھدئیت ہردیات - مناہ - منسا - چندرما - نابھی - نِربھدئیت - نابھیا - اپانہ - اپانات مرتیو - شِشنم نِربھدئیت شِشنات - ریتہ - ریتساہ - آپاہ

ارتھ - بھگوان نے اس وراٹ پُرش کے لئے تپ کیا - اُس تپ سے تپتے ہوئے پنڈ سے مُکھ کھل گیا - ارتھات اس وراٹ میں منش وغیرہ اجسام بن گئے اور ان میں منہ کھل گیا - جیسے انڈا پھوٹتا ہے - منہ سے بانی نکلی اور بانی سے اس کا دیوتا اگنی نکلا - دونو ناک کے سوراخ کھلے - ناک کے دونو سوراخوں سے پران اندر داخل ہوا - پران سے اس کے دیوتا وایو پرگٹ ہوئے - دونو آنکھیں کھلیں - آنکھوں سے بینائی پیدا ہوئی - اور بینائی سے اس کا دیوتا سورج ہوئے - دونو کان کھلے - کانوں سے شروتر (سننے کی شکتی) پرگٹ ہوئے - شروتر سے اس کے دیوتا دشائیں بنیں توچا بنی - توچا سے لوم (سپرش شکتی) کھلے اور لوموں سے اوشدھی و بنسپتیاں پیدا ہوئیں - ہردہ کھلا - ہردے سے من پرگٹ ہوا اور من سے چندرما ہوا - نابھی کھلی - نابھی سے اپان (ادھو وایو) پرگٹ ہوئی اور اپان سے مرتیو پرگٹ ہوئی - شِشن (آلہ تناسل) کھلا - شِشن سے ویریہ پیدا ہوا اور ویریہ (پیدا کرنے کی شکتی) سے

جل پیدا ہوا۔

شنکر بھاشیہ

اس پرش روپ وراٹ پنڈ کے لئے ایشور نے تپ کیا۔ ارتھات اس کا سنکلپ کیا۔ جیسا کہ "جس کا تپ گیان مئے ہے" (منڈک ۱-۱-۹) اس شرتی سے سدھ ہوتا ہے۔ اس ایشور کے سنکلپ روپ تپ سے تپتے ہوئے پنڈ کا منہ پرگٹ ہوا۔ ارتھات اس میں منہ کی شکل جیسا سوراخ پرگٹ ہو گیا۔ جیسے کہ پرندے کا انڈا پھوٹ جاتا ہے۔ اس سوراخ روپ منہ سے واک اندریہ (بانی) پیدا ہوئی اور اس بانی سے بانی کا ادھشٹاتا لوکپال اگنی ہوا۔ اسی طرح ناک کے سوراخ پیدا ہوئے۔ اور ناک کے سوراخوں سے پران اور پران سے وایو ہوا۔ اسی طرح سبھی جگہ اندریہ گولک (اندریوں کے ستھان) اندریہ اور اس کے ادھشٹاتا دیوتا یہ تینوں ہی بتدریج پیدا ہوئے۔ دو آنکھیں۔ دو کان اور توچا۔ یہ اندریہ ستھان ہیں۔ ہردیہ انتہ کرن کا ادھشٹھان ہے اور من انتہ کرن ہے۔ نابھی سارے پرانوں کے بندھن کا مقام ہے۔ اپان وایو کا ستھان ہونے کے باعث گدا اندریہ اپان کہلاتی ہے۔ اس سے اس کی ادھشٹاتری دیوتا مرتیو پیدا ہوئی۔ سو جیسے پہلے اندریہ۔ اندریہ ستھان اور دیوتا بتلائے گئے ہیں۔ اسی طرح جنن اندریہ کا آستھان شِشن پیدا ہوا۔ اس میں ویریہ اندریہ ہے۔ جو ویریہ تیاگ کا مارگ ہونے سے ریتس کہی جاتی ہے اور ریت سے آپ (ویریہ کے ادھشٹاتا جل) پرگٹ ہوئے۔

پہلا کھنڈ سماپت

ता एता देवता सृष्टा अस्मिन महत्यर्णवे प्राप
तंस्तमशनायापिपासाभ्यामन्ववार्जत् ता एनम
ब्रुवन्नायतनं नः प्रजानीहि यस्मिन प्रतिष्ठिता
अन्नमदामेति ॥१॥

پد چھید۔ تا۔ ایتا۔ دیوتا۔ سرشٹا۔ اسمن۔ مہتی۔ ارنوے۔ پراپتن تم۔ اشنایا۔ پپاسا بھیام۔ انووارجت۔ تا۔ ایم۔ ابرون۔ آئیتنم۔ ناہ۔ پرجانی ہی۔ یسمن۔ پرتشٹھتا۔ انم۔ ادام۔ اتی

ارتھ۔ وہ اگنی وغیرہ یہ دیوتا رچے جا کر اس جہان سمندر (سنسار ساگر) میں گر گئے۔ اس پنڈ کو پرماتما نے بھوک پیاس والا کر دیا۔ تب وہ دیوتا اس سے بولے ہمارے لئے گھر بتلائیے جس میں رہ کر ہم ان کھائیں۔

شنکر بھاشیہ

ایشور نے سنکلپ کر کے جن لوکپالوں کو رچا۔ وہ یہ اگنی وغیرہ دیوتا اس بہت ہی بڑے سنسار سمندر میں گرے۔ یہ سنسار سمندر اودیا۔ کامنا اور کرم سے پیدا ہوئے دکھ روپ جل اور مہلک امراض بڑھاپا اور موت روپی مہان نگرمچھوں سے بھرپور ہے

انادی ۔ اننت ۔ اپار اور بے سہارا ہے ۔ وشئے اور اندریوں کے سنیوگ سے ہونے والا ذرہ ماتر سکھ ہی جس کا حباب آسا ماحصل ہے ۔ جس میں پانچوں اندریوں کے وشئے اور ترشنا روپی طوفان سے اٹھی ہوئی انرتھ روپی سینکڑوں دکھدائی لہریں ہیں جہاں مہا رورو وغیرہ بیشمار نرکوں کے ہاہاکار اور چیخ و پکار (آہ و زاری) سے بڑا بھاری کولاہل مچ رہا ہے ۔ جس میں ستیہ ۔ سرلتا ۔ دان ۔ اہنسا ۔ شم ۔ دم اور دھیرج وغیرہ آتما کے شبھ گن روپی زاد راہ سے بھرا ہوا گیان روپی جہاز ہے ۔ ست سنگ اور سرب تیاگ ہی جس میں مندرجہ بالا جہاز کے آنے جانے کا مارگ ہے اور موکھش ہی جس کا کنارہ ہے ۔ ایسے سنسار روپی سمندر میں گرے اس سنسار ساگر سے پار ہونے کا سادھن یہی ہے کہ جو پرمیشر اپنا اور سب پرانیوں کا آتما ہے اور جس کے لکھشن آگے بتلائے جانے والے ہیں اور سنسار کی پیدائش ۔ قیام اور فنا کے کارن سے جس کا یہاں پرکرن ہے اسے سنسار کے دکھوں کی شانتی کے لئے جاننا چاہیئے ۔ اس کے سوا موکھش پراپتی کا اور کوئی مارگ نہیں ہے (شویتاشوتر ۳ - ۸ - ۶ - ۱۵)

ستھان (اندریہ گولک) اندریہ اور اندریہ ابھیمانی دیوتاؤں کی پیدائش کے بیچ روپ پرش سے پہلے پیدا کئے ہوئے اس اپنڈ ارتھات آتما کو اس نے بھوک اور پیاس سے باندھ دیا ۔ اس کارن روپ پنڈ کے بھوک وغیرہ دوشوں والے ہونے سے اس کے کاریہ بھوت دیوتا وغیرہ بھی بھوک سے بندھ گئے ۔ تب بھوک پیاس سے دکھی ہو کر انہوں نے اس جگت رچیتا پتا مہا سے کہا ۔ ہمارے لئے آشرہ ستھان گھر بتایئے ۔ جس جگہ رہ کر ہم سامرتھ والے ہو کر ان کھا سکیں ۔

ताभ्यो गामानयत्ता अब्रुवन्न वै नोऽयमलमिति।

ताभ्योऽश्वमानयत्ता अब्रुवन्न वै नोऽयमलमिति

پد چھید - تابھیاہ - گام - آنیت ۔ تاہ - ابرووَن ۔ نہ - وَے ۔ نہ ایم

الم - اِتی - تابھیاہ - اشوم - آنئت تا - بروون - نہ - وئی - نہ - ایم - الم - اِتی ارتھ - وہ ایشور تب اُن کے لئے گائے لایا - وُہ بولے - یقیناً یہ ہمارے لئے کافی نہیں ہے - پھر وہ اُن کے لئے گھوڑا لایا - وہ بولے یقیناً یہ بھی ہمارے لئے کافی نہیں ہے

شنکر بھاشیہ

تب وہ ایشور ان دیوتاؤں کے لئے گائے (گائے کی شکل والا پنڈ) پہلے کی طرح اس جل سے نکال کر - بنا کر لایا - ارتھات اسے ان دیوتاؤں کو دکھایا - اس گئو کی شکل والے پرانی کو دیکھ کر دیوتا بولے - یہ پنڈ ہمارے لئے اَن کھانے کے لئے کافی نہیں ہے - ارتھات یہ جسم بھوجن کرنے یوگیہ نہیں ہے - گائے کو تیاگ دینے پر وہ ان کے لئے گھوڑا لایا - تب وہ ہمارے لئے یہ بھی کافی نہیں ہے - ایسا پہلے کی طرح کہنے لگے ؎

ताभ्यः पुरुषमानयत्ता अब्रुवन सुकृतंबतेति। परूषोवाव सुकृतम्।ता अब्रवीद्यथायतनं प्रविशतेति ॥ ३ ॥

پدچھید - تابھیا - پرشم - آنئت - تا - ابروون - سکرتم - بت - اِتی پُرشاہ - واو - سکرتم - تا - ابروِیت - یتھا - آیتنم - پروشت - اِتی ارتھ - تب آخر میں وہ اُن کے لئے پُرش لایا - اس نے ان کے لئے منش شریر تجویز کیا - تب وہ بولے - اہو یہ بہت اچھا ہے - بنیہ روپ ہے - پُرش ہی سُوکرت (نیک کام کرنے والا) ہے - منش شریر میں ہی شُبھ کام کئے جا سکتے ہیں تب ایشور نے اُن (دیوتاؤں) کو کہا - یتھا یوگیہ (اپنے اپنے) استھان میں داخل ہو جاؤ -

شنکر بھاشیہ

اس طرح سب کا تیاگ کر دینے پر وہ پرمیشور ان کے لئے ان کا جنی سیدوپ پرش (شریر) لے آیا۔ اپنے اس پرش شریر کو دیکھ کر وہ خوش ہو کر اس طرح بولے یہ گھر بہت عمدہ بنا ہے اس لئے سارے شبھ کرموں کا کارن ہونے سے یقیناً پرش ہی شوکرت (افضل) ہے یا خود اپنے آپ اپنی ہی بنایا ہے ریا ہونے سے رچا ہونے کے کارن شوکرت (اپنا ہی رچا ہوا) کہا جاتا ہے۔

ایشور نے یہ سمجھ کر کہ انہیں یہ گھر پسند ہے۔ کیونکہ سبھی اپنی اپنی جننی میں خوش رہا کرتے ہیں۔ ان دیوتاؤں سے کہا جس کا جو ستھان ہے۔ اُس اسپنے اپنے آنکھ کان وغیرہ ستھانوں میں تم سب داخل ہو جاؤ۔

अग्निर्वाग्भूत्वा मुखं प्राविशद्वायुः प्राणो भूत्वा
नासिके प्राविशदादित्यश्चक्षुर्भूत्वाक्षिणी प्रावि-
शद्दिशः श्रोत्रं भूत्वा कर्णौ प्राविशन्नोषधिवनस्पत
यो लोमानि भूत्वा त्वचं प्राविशंश्चन्द्रमा मनो भूत्वा
हृदयं प्राविशन्मृत्युरपानो भूत्वा नाभिं प्राविश
दापो रेतो भूत्वा शिश्नं प्राविशन् ॥४॥

پدچھید۔ اگنی۔ واک۔ بھوتوا۔ مکھم۔ پراوشت۔ وایو۔ پران۔ بھوتوا ناسکے۔ پراوشت۔ آدتیہ۔ چکشو۔ بھوتوا۔ اکھشنی۔ پراوشت۔ دشاہ۔ شروترم بھوتوا۔ کرنو۔ پراوشت۔ اوشدھی۔ ونسپتیاہ۔ لومانی۔ بھوتوا۔ توچم۔ پراوشت۔ چندرما۔ منہ۔ بھوتوا۔ ہردیم۔ پراوشت۔ مرتیو۔ اپانہ۔ بھوتوا۔ نابھم۔ پراوشت۔ آپاہ۔ ریتاہ۔ بھوتوا۔ ششنم۔ پراوشن۔

ارتھ۔ بھگوان کی آگیا پا کر اگنی بانی ہو کر منہ میں داخل ہو گئی۔ وایو پران ہو کر ناک

کے سُوراخوں میں داخل ہوا۔ سُوریہ چکشو اندریہ (بینائی) ہوکر آنکھوں میں داخل ہوگیا دِشائیں سُننے کی شکتی ہوکر کان میں داخل ہوگئیں۔ اوشدھی اور بنسپتیاں لوم (روئیں) ہوکر توچا میں داخل ہوگئیں۔ چندرما من ہوکر ہردے میں داخل ہوا۔ مرتیو اپان ہوکر نابھی میں داخل ہوگیا اور جل ویریہ ہوکر لنگ میں داخل ہوگیا۔

شنکر بھاشیہ

واگ اندریہ کے ابھیمانی دیوتا اگنی نے واک (بانی) ہوکر منہ میں پرویش کیا۔ اسی طرح اوروں کا بھی ارتھ سمجھنا چاہیئے۔ وایو نے ناک میں۔ سُورج نے آنکھوں میں۔ دِشاؤں نے کانوں میں۔ اوشدھی اور بنسپتیوں نے توچا میں۔ چندرما نے ہردے میں مرتیو نے نابھی میں اور جل نے لنگ میں پرویش کیا۔ اسی طرح دیوتاؤں کے اپنا اپنا ستھان پالینے پر

तमशनायापिपासे अब्रूतामावाभ्यामभिप्रजानीहीति। ते अब्रवीदेतास्वेव वां देवतास्वाभजाम्येतासु भागिन्यौ करोमीति। तस्माद्यस्यै कस्यै च देवतायै हविर्गृह्यते भागिन्यावेवास्यामश-नायापिपासे भवतः ॥५॥

تم - اشنا یا پپاسے - ابروتام - آوا بھیام - ابھی پرجانی ہی - اتی - تا سے - ابرویت - ایتاسو - ایو - وام - دیوتاسو - آبھجامی - ایتاسو - بھاگنیو کرومی - اتی - تسمات - یسیئے - کسیئے - چہ - دیوتائیے - ہوی - گرہیتے - بھاگنیو ایو - اسیام - اشنا پپاسے - بھوت (۵)

ارتھ - اُس ایشور سے بھوک پیاس نے کہا۔ ہمارے لئے کوئی ستھان بتایئے اُن دونوں کو وہ بولا۔ اُن ہی دیوتاؤں میں تم کو قائم کرتا ہوں۔ اُن میں تم کو حصّہ دار بناتا

ہوں[21] ۔ اس[18] لئے جس کسی[19] دیوتا[20] کے لئے ہوی دی[21] جاتی ہے ۔ اس[22] میں بھوک[23] پیاس[24] دونو ہی حصّہ[25] لینے والے ہوتے[26] ہیں ۔

شنکر بھاشیہ

بھوک اور پیاس نے آشرے ہین ہونے کے باعث ایشور سے کہا ۔ ہمارے لئے ادھشٹھان (استھان) کا ودھان کیجئے ۔ ایسا کہے جانے پر ۔ اس ایشور نے ان بھوک پیاس سے کہا ۔ بھاو روپ ہونے کے کارن تم دونو کا کسی چیتن وستو کو آشرہ کئے بنا ان بھکشن کرنا ممکن نہیں ہے ۔ پس میں ان ادھیاتم ادرادھی دیو وغیرہ دیوتاؤں میں ہی تم دونو کو حصہ دار بناتا ہوں ۔ ارتھات جس دیوتا کا جو ہوی وغیرہ بھاگ ہے ۔ اس کے اسی بھاگ سے میں اُن کی بھاگنی (بھاگ یا حصہ گرہن کرنے والی) بناتا ہوں ۔ کیونکہ سرشٹی کے آغاز میں ایشور نے ایسی بیوستھا کر دی تھی ۔ اس لئے اس وقت بھی جس کسی دیوتا کے لئے چرو پروڈاش وغیرہ ہوی گرہن کی جاتی ہے ۔ یہ بھوک پیاس بھی اس دیوتا میں حصہ دار ہوتے ہی ہیں ۔ ارتھات ان کی بھی ترپتی ہو جاتی ہے ۔

تیسرا کھنڈ ۔ اَنّ رچنا وچار

स ईक्षतेमे नु लोकाश्च लोकपालाश्चान्नमेभ्यः सृजा इति॥ १॥

پدچھید ۔ سا[1] ایکھشتے[2] ۔ امے[3] ۔ نُو[4] ۔ لوکا[5] ۔ چہ[6] ۔ لوک پالا[7] ۔ چہ ۔ انّم ۔ اےبھیا سرجئی ۔ اِتی ۔

ارتھ۔ اُس ایشور نے وچار کیا۔ یہ لوک اور لوکپال ہیں۔ جن کو میں نے رچا۔ اب میں اُن کے لئے انّ (بھوگیہ وستوؤں کو) پیدا کروں

شنکر بھاشیہ

اس ایشور نے اس طرح وچارا۔ کس طرح؟ سو بتلاتے ہیں۔ میں نے ان لوک اور لوکپالوں کی رچنا تو کردی اور انہیں بھوک پیاس سے بھی ملا دیا۔ اس لئے انّ کے بغیر یہ قایم نہیں رہ سکتے۔ پس ان لوکپالوں کے لئے میں انّ پیدا کروں۔ سرو ایشور ہونے کے باعث پرماتما ایسی کرپا سب پر کرنے کے لئے سمرتھ ہی ہے اس لئے

सोऽपोऽभ्यतपत्ताभ्योऽभितप्ताभ्यो मूर्तिरजायत।
या वै सा मूर्तिरजायतान्नं वै तत् ॥ २॥

پد چھید۔ سا۔ آپہ۔ ابھیہ تپت۔ تابھیا۔ ابھی تپتابھیاہ۔ مورتی۔ اجاہت۔ یا۔ وئی۔ سا۔ مورتی۔ اجاہت۔ انم۔ وئی۔ تت

ارتھ۔ تب اس نے جلوں (سوکشم تتوں) کو تپایا۔ ان کو پرتھوی پر ستھول اوستھا میں پیدا کیا۔ ان جلوں کے تپنے پر ان میں سے مورتی پیدا ہوئی۔ ستھول جگت بنا۔ جو وہ مورتی پیدا ہوئی۔ وہی انّ ہے۔ بھوگیہ کے بھوگیہ پدارتھ مورتی (ان و مجسّم) ہی ہوتا ہے۔

شنکر بھاشیہ

انّ رچنا کی اچھا والے اس ایشور نے ان مندرجہ بالا جلوں (سوکشم تتوں) کو ہی تپایا۔ ان جلوں سے ہی وہ دھارن کرنے میں سمرتھ چرا چر کیہت گھن روپ مورتی پیدا ہوئی جو مورتی پیدا ہوئی۔ وہ مورتی روپ انّ ہی ہے

तदेनत्सृष्टं पराङत्यजिघांसत्तद्वाचाजिघृक्षत्तन्नाशक्नोद्वाचा ग्रहीतुम्। स यद्धैनद्वाचाग्रहैष्य

दभिव्याहृत्य हैवान्नमत्रप्स्यत् ॥ ३॥

پد چھید۔ تت۔ اینت۔ ابھی سرشٹم۔ پرانگ۔ اتیاہ۔ جگھانس۔ تت۔ واچا۔ اجی گھرکشت۔ تت۔ نہ۔ اشکنوت۔ واچا۔ گرہیتم۔ سا۔ یت۔ ہا۔ اینت۔ واچا۔ اگرہیشت۔ ابھی ویاہرتیہ۔ ہا۔ ایو۔ انم۔ اترپسیت۔

ارتھ۔ جب ودھاتا نے اس ان کو رچا۔ تو وہ ان دیوتاؤں کو دیکھ کر دور کو بھاگ گیا۔ اس وقت اس کو دیوتاؤں نے بانی سے پکڑنا چاہا۔ مگر وہ اسے بانی سے نہ پکڑ سکا۔ وہ اگر اس ان کو بانی سے گرہن کر لیتا۔ تو یقیناً ان کو کہہ کر۔ ان کا نام لے کر ہی وہ ترپت (سیر) ہو جایا کرتا۔

شنکر بھاشیہ

لوک اور لوکپالوں کے لئے ان کے سامنے بنا ہوا ان یہ مان کر کہ ان کھانے والا تو میری موت ہے۔ اس کی طرف سے منہ موڑ کر جیسی طرح بلی وغیرہ کے سامنے سے (اُسے اپنی موت جان کر) چوہے وغیرہ بھاگنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح اُن ان کھانے والوں سے منہ موڑ کر وہ چلے جانے کی خواہش کرنے لگا۔ اتھوات اس لئے ان کے سامنے سے دوڑنا شروع کر دیا۔

ان کی اس نیت کو تاڑ کر لوک اور لوکپالوں کے جسم روپی سنگھات اس پنڈ روراٹ پُرش اسنے پہلے پیدا ہونے کے باعث دیگر ان بھوگتاؤں کو نہ دیکھ کر اس ان کو بانی (ارتھات بولنے کی شکتی) سے گرہن کرنا چاہا۔ مگر وہ بانی سے اس ان کو پکڑ نہ سکا۔ وہ سب سے پہلے پیدا ہوا دیہہ دھاری اگر اس ان کو بانی سے پکڑ لیتا۔ تو اس کا کاریہ پورا ہونے کے باعث سارا سنسار ان کو بول کر ہی سیر ہو جایا کرتا۔ مگر بات یہ ہے نہیں۔ پس ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے پیدا ہوا وراٹ پرش بھی اسے بانی سے گرہن نہیں کر سکا تھا۔ آگے کا پرسنگ بھی اسی طرح کا ہے۔

तत्प्राणेनाजिघृक्षत्तन्नाशक्नोत्प्राणेन ग्रहीतुं
स यद्धैनत्प्राणेनाग्रहैष्यदभिप्राण्य हैवान्नमत्रप्स्यत

پد چھید - تت - پرانین - اجی گھرکھشت - تت - نہ - اشکنوت - پرانین - گرہیتم - سا - یت - ہا - اینت - پرانین - اگرہیشیت - ابھی پرانیہ - ہا - ایوا - انم - اترپسیت

ارتھ - تب اس نے اسے پران سے - سانس سے گرہن کرنا چاہا - مگر وہ اسے پران سے نہ گرہن کر سکا - وہ اگر اسے پران سے گرہن کر لیتا - تو یقیناً ان کو سونگھ کر ہی اب بھی پرش سیر ہو جایا کرتا

तच्चक्षुषाजिघृक्षत्तन्नाशक्नोच्चक्षुषा ग्रहीतुं स
यद्धैनच्चक्षुषाग्रहैष्यद् दृष्ट्वा हैवान्नमत्र
प्स्यत् ॥ ५ ॥

پد چھید - تت - چکھشوشا - اجی گھرکھشت - تت - نہ - اشکنوت - چکھشوشا - گرہیتم - سا - یدوا - اینت - چکھشوشا - اگرہیشیت - درشٹوا - ہا - ایوا - انم - اترپسیت

ارتھ - اس نے اسے آنکھ سے گرہن کرنا چاہا - مگر وہ آنکھ سے گرہن کرنے کے قابل نہ ہو سکا - اگر وہ اسے آنکھ سے گرہن کر لیتا - تو اب بھی انسان ان کو دیکھ کر ہی ترپت ہو (رج) جایا کرتا -

तच्छ्रोत्रेणाजिघृक्षत्तन्नाशक्नोच्छ्रोत्रेण
ग्रहीतुं स यद्धैनच्छ्रोत्रेणाग्रहैष्यच्छ्रुत्वा है
वान्नमत्रप्स्यत् ॥ ६ ॥

پد چھید - تت - شروترین - اجی گھرکھشت - تت - نہ - اشکنوت -

ششروترین - گرہیتم - نسا - یدوا - اینت - ششروترین - اگرہی شیت - ششروا
ہا - ایو - اکم - اترپ ستیت

ارتھ - اس نے اسے کان سے (سن کر) گرہن کرنا چاہا - مگر وہ کان سے گرہن کرنے کے قابل نہ ہو سکا - اگر وہ اسے کان سے گرہن کر لیتا - تو اب بھی لوگ ان کو سن کر ہی سیر ہو جایا کرتے -

तत्त्वचाजिघृक्षत्तन्नाशक्नोत्त्वचा ग्रहीतुं स यद्धैनत्त्वचाग्रहैष्यत्स्पृष्ट्वा हैवान्नमत्रप्स्यत ॥७॥

پدچھید - تت - توچا - اجی گھرکشت - تت - نہ - اشکنوت - توچا گرہیتم - سا - یدوا - اینت - توچا - اگرہی شیت - سپرشٹوا - ہا ایو - انم - اترپ سیت

ارتھ - اس نے اسے توچا سے گرہن کرنا چاہا - مگر وہ توچا سے گرہن نہ کر سکا - اگر وہ اسے توچا سے گرہن کر لیتا - تو (اس وقت بھی پرش ان کو چھو کر ہی ترپت ہو جایا کرتے

तन्मनसाजिघृक्षत्तन्नाशक्नोन्मनसा ग्रहीतुम् स यद्धैनन्मनसाग्रहैष्यद्ध्यात्वा हैवान्नमत्रप्स्यत ॥८॥

پدچھید - تت - منسا - اجی گھرکشت - تت - نہ اشکنوت - منسا - گرہیتم - سا - یدوا - اینت - منسا - اگرہی شیت - دھیاتو - ہا ایو - انم - اترپ سیت (۸)

ارتھ - تت اس نے من سے گرہن چاہا - مگر وہ من سے گرہن کرنے کے قابل نہ ہو سکا - اگر وہ اسے من سے گرہن کر لیتا - تو اب بھی انسان ان کا دھیان کر کے ہی سیر ہو جایا کرتا (۸)

तच्छिश्नेनाजिघृक्षत्तन्नाशक्नोच्छिश्नेन ग्रहीतुं स यद्धैनच्छिश्नेनाग्रहैष्यद्विसृज्य हैवान्नमत्रप्स्यत् ॥९॥

پدچھید - تت ششنین - اجی گھرکشت - تت - نہ - اشکنوت ششنین - گرہیتم - سا - یدوا - اینیت - ششنین - اگرہی شیت - وسرجیہ - ہا - ایو - انّم - اترپسیت (۹)

ارتھ - اس نے اسے لنگ سے گرہن کرنا چاہا - مگر وہ لنگ سے گرہن نہ کر سکا اگر وہ اسے لنگ سے گرہن کر لیتا - تو اب بھی ان کو تیاگ کر کے ہی ترپت ہو جایا کرتا -

तदपानेनाजिघृक्षत्तदावयत् सैषोऽन्नस्य ग्रहो यद्वायुरन्नायुर्वा एष यद्वायुः ॥१०॥

پدچھید - تت - اپانین - اجی گھرکشت - تدا - آویت - سا - ایشا - انسیہ - گرہا - ید - وایو - وا - انایو - وی - ایشاہ - ید - وایو

ارتھ - تب اس نے اسے اپان سے (منہ سے لقمہ وغیرہ لے جانے والی وایو سے) گرہن کرنا چاہا - اس نے پکڑ لیا کھا لیا - جو منہ میں نگلنے کی ہوا ہے وہ یہ ان کا گرہ ہے - ان کو گرہن کرنے کی وایو ہے یا یہ جو ان گرہن کرنے کی وایو ہے - وہ ان کی آیو ہے مادی جسم کی آیو (عمر) ہے - کیونکہ ان کھانے کی شکتی کے ساتھ عمر رہتی ہے - اس سارے النکار (تمثیل) کا خلاصہ یہ ہے کہ اندریوں میں ان کی شکتیوں میں اور ان کے بھوگوں کے نیموں میں بھگوان کا قانون کام کرتا ہے - ساری دنیا اس قانون کے مطابق چلنے کے لئے پابند ہے -

شنکر بھاشیہ

(اسی طرح اس نے) اس ان کو پران سے - آنکھ سے - کان سے - تو چا سے

من سے شیشن سے اور الگ الگ اندریوں کے ویاپار (کاموں) سے گرہن کرنے
میں ناقابل ہو کر آخر اُسے مُنہ کے سوراخ کے ذریعے اپان وایو سے گرہن کرنے
کی خواہش کی۔ تب اُسے گرہن کر لیا۔ اس وجہ سے یہ اپان وایو ان کا گھرا رتھات
ان گرہن کرنے والا ہے۔ جو وایو ان آئیہ۔ ان روپ بندھن والا ارتھات ان
روپ جیون والا پرسدھ ہے۔ وہ یہ اپان وایو ہی ہے۔

پرماتما کا شریر پرویش سمبندھی وچار

स ईक्षत कथं न्विदं मदृते स्यादिति स ईक्षत कतरेण प्रपद्या इति। स ईक्षत यदि वाचाभिव्याहृतं यदि प्राणेनाभिप्राणितं यदि चक्षुषा दृष्टं यदि श्रोत्रेण श्रुतं यदि त्वचा स्पृष्टं यदि मनसा ध्यातं यद्यपानेनाभ्यपानितं यदि शिश्नेन विसृष्टमथ कोऽहमिति

پدچھید - سہ - ایکشت - کتھم - نو - اِدم - مدرتے - سیات - اِتی - سہ - ایکشت
کترین - پرپدیے - اِتی - سہ - ایکشت - یدی - واچا - ابھی ویاہرتم - یدی
پرانین - ابھی پرانتم - یدی - چکشوشا - درشٹم - یدی - شروترین - شرتم
یدی - توچا - سپرشٹم - یدی - منسا - دھیاتم - یدی - اپانین - ابھیے
ودیانتم - یدی - ششنین - وسرشٹم - اتھ - کاہ - اہم - اِتی

ارتھ - اس پرمیشور نے وچار کیا۔ یہ میرے بغیر کیسے رہے گا۔ تب اس نے سوچا۔
کہ منہ وغیرہ کس مارگ سے میں اس میں داخل ہوؤں۔ پھر اس نے وچارا۔ اگر میرے بغیر بانی
سے بول لیا جائے۔ اگر پران (ناک) سے سانس لے لیا جائے۔ اگر آنکھ سے دکھائی دینے
لگے۔ اگر کان سے سن لیا جائے۔ اگر توچا سے چھو لیا جاتا۔ اگر من سے وچار ہو

سکتا۔ اگر اپان[۳۲] سے کہا یا جا سکتا۔ اگر لنگ[۳۵] سے تیاگا جا سکتا۔ تب[۳۷] میں کون[۳۸] ہوں[۴۰]

ارتھات میرے بغیر اگر یہ سب اندریہ اپنا کام چلا سکتے۔ تو میری کچھ ضرورت نہ تھی

مطلب یہ کہ میری پریرنا کے بنا یہ سب اندریاں کچھ نہیں کر سکتیں۔

شنکر بھاشیہ

اس پرماتما نے شہر۔ شہر واسی اور اُن کے محافظ (حاکم شہر) کی تقرری کی طرح شریر۔ اندریہ۔ اندریہ ابھیمانی دیوتا اور ان کی خوراک اَنّ بنا کر شہر کے راجہ کی طرح وچار کیا۔ کس طرح سے یہ شہر کے راجہ کی مانند میرے بغیر کیسے ہو گا؟ ارتھات ان کا کام کیسے چل سکیگا؟ جس طرح اہالیان شہر اور بندی جن کی استتی وغیرہ اپنے سوامی (راجہ) کے بنا عبث ہے۔ ارتھات راجہ کے بنا جیسے رعایا نہیں رہ سکتی۔ ویسے ہی میرے بنا یہ آنکھ ناک کان وغیرہ اندریاں عبث ہیں۔ جڑ ہونے کی وجہ سے یہ میرے بنا حرکت بھی نہیں کر سکتیں۔ پس میرے بنا یہ جسم کسی طرح نہ رہ سکیگا۔ پس شہر کے راجہ کی طرح اس جسم کے پریرک اور ادھشٹھا مجھے بھی۔ اس کے پاپ پنیہ کے ساکھشی اور بھوگتا رُوپ سے اس میں قیام کرنا چاہئیے۔ اگر جسم کی اندریوں کا کام میرے بنا ہو سکتا ہے تو میں کیا رہا۔ ارتھات کس کا سوامی رہا؟

جس طرح راجہ شہر میں داخل ہو کر وہاں کے حاکموں کے اچھے بُرے کاموں کی پڑتال کرتا ہے۔ اسی طرح اگر میں بھی اس پنچ بھوت اور اندریوں کے سنگھات (پنڈ) میں داخل ہو کر پانی وغیرہ کے بولنے وغیرہ پھل کو گرہن نہ کرونگا۔ تو کوئی بھی مجھے یہ ست ہے اور ایسے سوروپ والا ہے۔ ایسا وچار نہیں کر سکیگا جس طرح مٹی چونے اینٹ وغیرہ سے بنے ہوئے مندر وغیرہ اپنے سامان سمیت کسی دوسرے چیتن وستو کے لئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح جس کے لئے یہ منش شریر اور اندریاں وغیرہ کے

بیوپار نے ہیں۔ اور جو اس بانی وغیرہ کے اُچارن وغیرہ کو ادم (یہ) اس طرح کر کے جانتا ہے۔ وہ ہیں ست اور چیتن سوروپ ہیں۔"

اس طرح وچار کر اس نے سوچا۔ اب میں کس مارگ سے داخل ہوؤں۔ اس شریر میں داخل ہونے کے دو مارگ ہیں۔ پاؤں (ادنے مارگ) اور مُوردھا (کپال دیش) ان میں سے کس مارگ سے اس دیہہ روپی شہر میں داخل ہوؤں؟ اس طرح وچار کر پرمیشور نے فیصلہ کیا۔ میں سارے کاموں کے ادھکاری اپنے سیوک پران کے داخل ہونے کے ادنے مارگ پاؤں سے تو داخل نہیں ہوں گا۔ ہاں دوسرے مارگ مُوردھا کو ہی پھوڑ کر داخل ہوں گا۔ اس طرح سوچ سمجھ کر کام کرنے والے لوگوں کی طرح

स एतमेव सीमानं विदार्यैतया द्वारा प्रापद्यत। सैषा विदृतिर्नाम द्वास्तदेतन्नान्दनम्। तस्य त्रय आवसथास्त्रयः स्वप्नाः अयमावसथोऽयमावस थोऽयमावसथ इति ॥१२॥

پد چھید - سا - ایم - ایو - سیمانم - وِداریہ - ایتیا دوارہ - پراپدیت - سا ایشا - وِدرتی - نام - دواہ - تداتیت - ناندنم - تسیہ - ترایاہ - آوستھا - ترایاہ سوپناہ ایَم - آوستھا - ایَم - آوستھا - ایَم - آوستھا - اِتی

ارتھ: وہ آتما اس ہی سیما (برہم رندھر) کو کھول کر اسی مارگ سے اس جسم میں داخل ہوا۔ سو یہ مارگ وِدرتی نام سے پرسدھ ہے۔ کہ وہ یہ استھان پرم آنند کا دینے والا ہونے سے ناندن نام سے بھی مشہور ہے۔ اس مستک میں ٹھہرنے والے آتما کی تین اوستھا (حالتیں) ہیں۔ اس کے رہنے کے تین ستھان ہیں۔ تین سُوپن ہیں۔ ان میں سے ایک یہ مستک ہے۔ دوسرا یہ کنٹھ ستھان ہے۔ تیسرا یہ ہردے ستھان ہے۔ ان تینوں ستھانوں میں آتما رہتا ہے۔

شنکر بھاشیہ

وہ سرشٹی کرتا ایشور اس مورّدھا سیما کو ہی کھول کر اور ہے ہات اس میں سوراخ کر اس مارگ سے ہی اس لوک اور ہات پنج بھوت اور اندریوں کے سنگھات (شریر) میں داخل ہوگیا۔ وہی پرسدھ ودار ہے۔ کیونکہ سر میں تیل وغیرہ دھارن کرتے وقت اندر اس کے اس وغیرہ کا انوبھو ہوتا ہے۔ کھولا جانے کے باعث وہ دوار ودِرتی (کھولا گیا) نام سے پرسدھ ہے۔

اس کے سوا جو آنکھ کان وغیرہ دوار ہیں۔ وہ نوکروں وغیرہ کے سادھارن مارگ ہونے کے باعث آنند کے دینے والے نہیں ہیں۔ مگر یہ مارگ تو صرف پرمیشور کا ہی ہے۔ اس لئے یہ ناندن (آنند دایک) ہے۔ نندن کو ہی یہاں ناندن کہا ہے اس مارگ سے جا کر پُرش پرم برہم میں آنند پراپت کرنے لگتا ہے۔

شہر میں داخل ہوئے راجہ کی طرح اس طرح رچنا کر کے اس میں جیو روپ سے داخل ہونے والے اس ایشور کے تین آوستھ (ستھان) ہیں (۱) جاگرت اوستھا میں اندریوں کا ستھان داہنی آنکھ (۲) سوپن کال میں من کے اندر اور (۳) سوشپتی کال میں ہردے آکاش میں۔ یا آگے بتلائے جانے والے پتا کا جسم۔ ماتا کا گربھاشہ اور اپنا ہی جسم۔ یہ ہی تین ستھان ہیں اور جاگرت۔ سوپن اور سوشپتی نامی تین سوپن ہیں اگر کہو کہ باہوش وہ اس ہونے کی وجہ سے جاگرت سوپن نہیں ہے۔ تو ایسی بات نہیں ہے۔ وہ بھی سوپن ہی ہے کس طرح؟ کیونکہ اس وقت پرمارتھ آتم سوروپ کے بودھ (گیان) کا عدم ہوتا ہے اور خواب کی مانند متھیا وستوئیں سچی دکھلائی دیتی ہیں۔ ان ستھانوں میں یہ داہنی آنکھ ہی پہلا ہے۔ من دوسرا ہے اور ہردے آکاش تیسرا ہے۔ ان ستھانوں میں بتدریج آتم بھاو سے رہنے والا یہ جیو لمبے عرصے تک سوبھاوک اودیا سے گاڑھی نیند میں سوتا رہتا ہے اور کئی ہزار انرتھوں کی

پراپتی سے ہونے والے دکھ روپی سمندروں کی لہروں کی چوٹیں کھاکر بھی نہیں جاگتا

جیووں کا موہ اور اس موہ کا چھوٹنا

स जातो भूतान्यभिव्यैख्यत् किमिहान्यं वावदिषदिति। स एतमेव पुरुषं ब्रह्म ततममपश्यत्। इदम-दर्शमिती ३ ॥१३॥

پد چھید - سا[۱] - جاتا - بھوتانی[۳] - ابھی ویکھیئت - کم[۶] - اِیہہ - انیم[۸] - وا وَدِشَت - اِتی - سا[۹] - ایتم - ایو[۱۱] - پرشم[۱۲] - برمہ[۱۳] - تتمم[۱۴] - اپشیت[۱۵] اِدم[۱۶] - اَدرشم[۱۷] - اِتی

ارتھ - اس نے جنم[۲] لے کر بھوتک[۳] مناظر (مادی چیزوں) کو گرہن کیا - سنسار کی سندرتا کو دیکھا - اس نے بہت طرح کی عجیب وغریب سرشٹی دیکھ کر یہی بیان کیا دوسری بات کہی - صرف اس[۹] نے اسی ہی دویہ پرش[۱۲] برہم کو بے حد پھیلا[۱۴] ہوا دیکھا[۱۵] - سارا وراٹ سوروپ بھگوان کی ہی لیلا (کھیل) جانا - ایسا جان کر وہ بولا - یہ[۱۶] میں نے دیکھ[۱۷] لیا - سرشٹی کی سندرتا کا سار (حقیقی تتو) میں نے جان لیا - کہ یہ سب بھگوان کا پرکاش ہی ہے -

شنکر بھاشیہ

اس نے پیدا ہو کر - جیو بھاو سے جسم میں داخل ہو کر - بھوتوں کو اپنا ہی شدھ سوروپ سمجھ کر گرہن کیا - یعنی اپنے آپ کو اگیان سے پنچ بھوتک شریر ہی جان لیا - پھر کسی وقت پرم دیالو آچاریہ (گورو دیو) سے اپنے کان میں - جس کا شبد آتم گیان کا بودھ کرانے والا ہے - ایسی ویدانت واکیہ روپ مہا بھیری کے بجائے جانے پر اس نے

جس کا سرشٹی وغیرہ کی رچنا سمبندھ سے پرکرن چل رہا ہے۔ اس پرش (جسم روپی پُر یا شہر میں سونے والے آتما کو آکاش کی طرح بھرپور برہم روپ سے جانا ساکھشاتکار کیا۔ تب وہ آشچریہ سے بولا۔ اہو۔ میں نے اپنے آتما کے سوروپ کو ہی اس برہم روپ سے دیکھا ہے۔

तस्मादिन्द्रो नामेदन्द्रो ह वै नाम। तमिदन्द्रं सन्त-मिन्द्र इत्यचक्षते परोक्षेण। परोक्षप्रिया इव हि देवाः परोक्षप्रिया इव हि देवाः॥१४॥

پدچھید۔ تسمات۔ اِدندرا۔ نام۔ اِدندرہ۔ ہا۔ وئی۔ نام۔ تم۔ اِدندم۔ سنتم۔ اندر اِتی۔ آچکھشتے۔ پروکھشین۔ پروکھش پریا۔ اِو۔ ہی۔ دیواہ۔ پروکھش پریا اِو۔ ہی۔ دیواہا۔

ارتھ۔ اس نے بھگوان کو دیکھا۔ اس لئے وہ اِدندر نام والا ہوا۔ یقیناً اِدندر نام ہونے پر ہی اس اِدندر کو ہی (برہم ویتا لوگ) پروکھش (گپت روپ) سے اندر کہہ کر پکارتے ہیں کیونکہ دیوتا لوگ پروکھش پریہ (گپت یا اسرار سے پیار کرنے والے) ہی ہوتے ہیں۔ دیوتا رہسیہ سے پیار کرتے ہیں

شنکر بھاشیہ

چونکہ جو (جیو روپ سے) سب کے اندر رہنے والا ہے۔ اس برہم کو اِدم (इदम् یہ ہے) اس طرح ساکھشات اپروکھش (بے پردہ) روپ سے دیکھا۔ اس لئے یہ اسے دیکھتا ہے۔ وہ پرماتما اِدندر نام والا ہے سنسار میں ایشور اِدندر نام سے مشہور ہے۔ اس کے اِدندر ہونے پر بھی برہم گیانی بیوہار کے لئے اسے اندر۔ اس اپروکھش نام سے پکارتے ہیں۔ کیونکہ بہت ہی قابل تعظیم ہونے کے باعث اس کا پرتیکھش پورا نام لینے میں انہیں بھے ہے۔ جب کہ دیوتا لوگ بھی پروکھش پریہ ہوتے ہیں۔ اپنا پروکھش (گپت) نام لیا جانا

پسند کرتے ہیں تو اس سارے دیوتاؤں کے بھی دیوتا مہیشور کا تو اہنا ہی کیا ہے اس کا اس کا گپت نام تو ہمیشہ ہی پسند کیا جائے گا

(ایترے اُپ نشد کا پہلا ادھیائے ختم)

دوسرا ادھیائے پرش کے تین جنم اور مکتی

تعلق۔ پہلے ادھیائے میں مانشی سرشٹی دکھلائی ہے۔ اب دوسرے ادھیائے میں دکھلائیں گے کہ انسان جنم جنمانتروں میں گھومتا گھومتا انجام کار سارے بندھنوں کو توڑ کرامت (حکمت) ہو جاتا ہے اور پرسنگ سے یہ بھی دکھلائیں گے۔ کہ پتا کا پُتر کے لئے کیا فرض ہے یا یہ کہ انسان کس طرح اُتم بن سکتا یا بنایا جا سکتا ہے۔

جب تک یہ جیو مندرجہ بالا آتما پرمیشور کو یہ ایسا ہے۔ اس طرح ساکھشات کر کے نہیں جانتا جبتک یہ بیروُنی فانی درشٹی روپ اپادھی (دکھائی دینے والے فانی جسم وغیرہ) کو آتم بھاو سے پراپت ہو کر اگیان سے اُپادھی (شریر وغیرہ) کے دھرموں کو آتما کے دھرم مانتا ہوا یہ ہاسے لے کر چیونٹی تک دیوتا۔ پشو۔ پکشی اور انسانوں کی جونیوں میں بار بار چکر لگاتا ہوا اودیا۔ کامنا اور کرم کے آدھین ہو کر جنم مرن روپ سنسار کو پراپت ہوتا رہتا ہے۔ وہ اسی طرح سنسار کو پراپت ہوتا ہوا دیہہ اور اندریوں کے سنگھات (منش شریر) کو تیاگ دیتا ہے اور ایک جسم کو تیاگ کر دوسرے جسم کو گرہن کر لیتا ہے۔ وہ اسی طرح ندی کے بہاؤ کی طرح جنم مرن کے چکر کو نہ توڑتے ہوئے کن حالتوں میں رہتا ہے۔ اس بات کو انسان کے من میں ویراگیہ پیدا کرنے کے لئے اسلاتی ہوئی شرتی کہتی ہے۔

पुरुषे ह वा अयमादितो गर्भो भवति। यदेतद्रेतः तदेतत्सर्वेभ्योऽङ्गेभ्यस्तेजः संभूतमात्मन्येवा-
त्मानं बिभर्ति। तद्यदा स्त्रियां सिञ्चत्यथैन-
ज्जनयति तदस्य प्रथमं जन्म ॥१॥

پدچھید۔ آپ کہ۔ امنتیہ۔ گربھنیا۔ پرشے۔ ہا۔ وا۔ ایئم۔ آدتہ۔ گربھا۔ بھوتی۔ یت۔ ایتت۔ ریتہ۔ تت۔ ایتت۔ سروے ابھیا۔ انگے بھیا۔ تیجاہ۔ سمبھوتم۔ آتمنی۔ ایوا۔ آتمانم۔ ببھرتی۔ تت۔ یدا۔ استریام۔ سنچتی۔ اتھ۔ اینم۔ جنیتی۔ تت۔ اسیہ۔ پرتھمم۔ جنم

ارتھ۔ اس ادھیائے میں گربھادھان وغیرہ کا ذکر ہے۔ اس لئے معنی کہتے ہیں کہ اس نئے اپدیش کے وقت گربھ وتی استریاں اُٹھ کر چلی جائیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ استریوں کو بھی ویدوں کے پڑھنے یا اپدیش لینے کا ادھیکار ہے۔ یقیناً پرش میں ہی شروع سے یہ گربھ (جیون بیج۔ ویریہ) رہتا ہے۔ جو یہ ویریہ ہے۔ وہی یہ سارے انگوں کا تیج (سار۔ جوہر) ہے۔ پرش اپنے شریر میں ہی اس تیج ویریہ کو دھارن کرتا ہے۔ یا آتم روپ سے اس بیج کو جسم میں محفوظ رکھتا ہے۔ جب وہ اسے بھاریا میں سینچتا ہے۔ تب اس کو اپنے سے باہر جنم دیتا ہے۔ یہی اس جیو کا پہلا جنم ہے

شنکر بھاشیہ

اودیا۔ کام اور کرم سے پیدا ہوئے ابھیمان والا یہ جیو ہی یگیہ وغیرہ کرم کر کے اس لوک سے دھوم وغیرہ سلسلے سے (جیسا کہ گیتا ادھیائے ۸ میں لکھا ہے) چندرلوک

کو پراپت ہو کر ہون کے نشٹ ہونے پر بارش وغیرہ کے ڈھنگ سے اس لوک میں پھر واپس آنے پر اَن روپ سے پرش روپی اگنی میں ہون کیا جاتا ہے۔ اس پرش میں یہ سنساری جیو رس لہو۔ ہڈی۔ مجا کے سلسلے سے آٹھویں دھاتو ویریہ روپ بنتا ہے۔ یہ جو ویریہ ہے۔ وہ پرش کا اپنا آتما (جان) ہی ہے۔ یہی پرش کا جوہر ہے۔ کیونکہ یہ ویریہ اس اَن مے کوش (منش شریر) کے رس وغیرہ سارے انگوں سے نکلا ہوا سار (عطر یا روح) ہے۔ وہ پرش کا جیون ہونے کے کارن آتما کہلاتا ہے۔

اس ویریہ روپی اپنے آتما کو پرش اپنے جسم میں ہی دھارن کرتا یا پالتا ہے

جس وقت بھاریا (دھرم پتنی) رتو متی ہوتی ہے۔ اس وقت وہ پرش (پتا) اس ویریہ کو استری روپ اگنی ارتھات استری (کی یونی) میں اس سے سنجوگ کر کے سینچتا ہے۔ اس وقت وہ اس ویریہ کو اپنے گربھ روپ سے پیدا کرتا ہے۔ اس طرح گربھادھان کے وقت ویریہ روپ سے اپنے ستھان سے نکلنا ہی اس سنساری پرش کا پہلا جنم ہے۔ گربھ یا جیو کے جنم کی پہلی اوستھا ہے۔

तत्स्त्रिया आत्मभूतं गच्छति। यथा स्वमङ्गं तथा। तस्मादेनां न हिनस्ति। सास्यैतमात्मान त्र गतं भावयति ॥२॥

پد چھید۔ تت۔ استریا۔ آتم بھویم۔ گچھتی۔ یتھا۔ سوم۔ انگم۔ تتھا۔ تسمات اینانم۔ نہ۔ ہنستی۔ سا۔ اسیہ۔ ایتم۔ آتمانم۔ اتر۔ گتم۔ بھاویتی

ارتھ۔ وہ ریتس (ویریہ) جب استری میں جاتا ہے۔ تب اس کا اپنا آپ (اپنا جسم) ہو جاتا ہے۔ جیسے اس کے جسم کا اپنا انگ ہو۔ ایسا ہی ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ اس (استری) کو کسی طرح کا دکھ نہیں دیتا۔ وہ استری اس پرش کے اس دھارن کئے ریتس کو جو اس کے جسم میں یہاں آ گیا ہے۔ پالتی ہے۔

شنکر بھاشیہ

وہ جب استری میں سینچا جاتا ہے۔ اس استری کے آتم بھاو یعنی ارتھات پتا کے جسم کی مانند اس کے جسم سے ایکتا کو پراپت ہو جاتا ہے۔ جس طرح اپنے اعضاء (کوتن) وغیرہ جسم سے الگ نہیں ہوتے۔ اسی طرح یہ بھی ہو جاتا ہے۔ اسی لئے یہ گربھ پھوڑے یا گانٹھ کی طرح ماتا کو دکھ نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ ہتھ وغیرہ انگوں کی طرح جسم سے مل جاتا ہے۔ اس لئے وہ کلیش کا کشٹ یعنی رکاوٹ نہیں پہنچاتا۔ یہ اس کا مطلب ہے

وہ گربھنی اس اپنے پتی کے آتما کو یہاں اپنے پیٹ میں داخل ہوا جان کر گربھ کے مخالف (مضر) بھوجن وغیرہ کو تیاگ کر اچھے بھوجن وغیرہ کا استعمال کرتی ہوئی اس کو پالتی ہے

स भावयित्री भावयितव्या भवति। तं स्त्री गर्भं बिभर्ति। सोऽग्र एव कुमारं जन्मनोऽग्रेऽधिभावयति। स यत्कुमारं जन्मनोऽग्रेऽधिभावयत्यात्मानमेव तद्भावयत्येषां लोकानां सन्तत्या। एव हीमे लोकास्तदस्य द्वितीयं जन्म ॥ ३॥

پدچھید - سا - بھاویتری - بھاویتویا - بھوتی - تم - استری - گربھم - ببھرتی - سا - اگرے - ایو - کمارم - جنمنا - اگرے - ادھی بھاویتی - سا - یت - کمارم - جنمنا - اگرے ادھی - بھاویتی - آتمانم - ایو - تت - بھاویتی ایشام - لوکانام - سنتتی - ایوم - سنتتا - ہی - امے - لوکا - تت - اسیہ دوتیم - جنم

ارتھ - وہ ماتا (گربھ وتی استری) گربھ کو پالنے والی ہوتی ہے - اس لئے پتی اور اور پتر کو پالنے یوگیہ ہے - اس گربھ کو استری بڑی کوشش اور سمجھ داری سے

تو دس ماہ تک پالتی ہے - وہ پتا جنم سے پہلے بھی اور جنم کے بعد بھی کمار کو پالتا ہے وہ پتا جو کمار کو جنم سے پہلے اور پیچھے پالتا ہے - آتما اپنا آپ کو ہی پالتا ہے - اور ان لوگوں کو سنتان سے بڑھاتا ہے سنتان پیدا کر کے اس لوک اور سورگ کی چھا کو بڑھاتا ہے - کیونکہ یہ لوک اسی طرح (سنتان پیدا کرنے سے ہی) بڑھتے ہیں - یہ اس (آتما) کا دوسرا جنم ہے

شنکر بھاشیہ

گربھ روپ پتی کے آتما (ویریہ) کی بڑھانے والی وہ استری اپنے سوامی سے پالنے یوگیہ ہوتی ہے - ارتھات پتی کو اس کی پالنا کرنی چاہیئے - کیونکہ سنسار میں اُپکار کا بدلہ اپکار میں دئے بغیر کسی کے ساتھ کسی کا سمبندھ (تعلق) ہونا ممکن نہیں ہے - جنم ہونے سے پہلے اس گربھ کو وہ استری گربھ دھارن کی ودھی سے دھارن پوشن کرتی ہے - اور پتا جنم ہونے کے بعد اور پہلے بھی - وہ پتا اس کمار کا جنم کے بعد جات کرم سنسکار کے ذریعے سنسکار کرتا ہے - وہ پتا جو جنم کے بعد اس حال کے جنے کمار کا جات کرم آدی سے سنسکار کرتا ہے - وہ گویا اپنا ہی سنسکار کرتا ہے - کیونکہ پتا کا آتما ہی پتر روپ سے پیدا ہوتا ہے -

پتا اپنے کو پتر روپ سے سنسکار کر کے کیوں پیدا کرتا ہے - اس پر کہتے ہیں - کہ ان لوگوں کو بڑھانے کے لئے - اگر کوئی پتر وغیرہ پیدا نہ کریں تو یہ لوک مٹ جائیں - اس طرح سنتان پیدا کرنے وغیرہ کرموں کا سلسلہ نہ ٹوٹنے کی وجہ سے ہی یہ لوک پرواہ روپ سے بنے رہتے ہیں - اس لئے سرشٹی کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے سنتان اُتپتی کے کام کو کرنا چاہیئے **موکش کے لئے** نہیں - یہ اس کا مطلب ہے - اس طرح کمار روپ سے جو ماتا کے پیٹ سے باہر نکلا ہے - وہی اس سنساری جیو کا ویریہ روپ سے جنم کی نسبت دوسرا جنم یعنی دوسری اوستھا ہے

پرش کا تیسرا جنم

सोऽस्यायमात्मा पुण्येभ्यः प्रतिधीयते। अथास्य
यमितर आत्मा कृतकृत्यो वयोगतः प्रैति। स इतः
प्रयन्नेव पुनर्जायते तदस्य तृतीयं जन्म॥४॥

پد چھید - سا - اسیہ - اَیم - آتما - پنیئے بھیا - کرم بھیا - پرتی دھی ایتے
اتھ - اسیہ - اَیم - اِترہ - آتما - کرت کرتیہ - ویو - گتا - پریتی - سا - اِتہ
پریَن - ایو - پُنہ - جائیتے - تت - اسیہ - ترتیّم - جنم
ارتھ - تب اس کا یہ دوسرا آتما (پتر) پنیہ کرم کرکے گھر کے کاموں میں باپ کا پرتی ندھی (قائم مقام) بنایا جاتا ہے - تب اس کا یہ دوسرا آتما ارتھات پتا کا اپنا آتما اپنے کرتویہ کو کرکے (شاد کام ہوکر) بوڑھی عمر کو پراپت ہوا جسم کو چھوڑ جاتا ہے - وہ اس لوک سے جاتے ہی کرم انوسار پھر جنم لیتا ہے - یہ اس کا تیسرا جنم ہے.

شنکر بھاشیہ

اس پتا کا وہ پتر روپ آتما پنیہ ارتھات شاستروکت کرموں کے کرنے کے لئے پتا کی جگہ قائم مقام بنایا جاتا ہے - ارتھات پتا کو جو کچھ کرنا چاہیئے - اُسے کرنے کے لئے وہ قائم مقام ہوتا ہے - اس کے بعد بیٹے پر اپنا بھار چھوڑ کر اس بیٹے کا یہ پتا روپ دوسرا آتما اپنے فرائض منصبی روپی قرضوں سے سبکدوش ہوکر ارتھات اپنا کام پورا کرکے عمر پوری ہونے پر ارتھات بڑھاپے پر موت کو پراپت ہو جاتا ہے - وہ یہاں سے جاتے وقت ارتھات مرتا ہوا ہی تنکے کی جونک وغیرہ کی طرح ارتھات جونک جیسے پہلے تنکے سے اپنا پاؤں تب ہٹاتی ہے - جب ایک پاؤں اگلے تنکے پر رکھ لیتی ہے - پتا اگلے

تنکے پر پاؤں رکھے وہ پچھلے تنکے سے پاؤں نہیں ہٹاتی۔ اس طرح کرموں کے پھل سوروپ دوسرے جنم کو پراپت کر کے پھر پیدا ہوتا ہے۔ وہ جو اسے مرنے پر پراپت ہوا کرتا ہے۔ اسی کا تیسرا جنم ہے

سوال۔ سنساری جیو کا پتا سے ویریہ روپ پہلا جنم بتلایا۔ اس کا کمار روپ سے ماتا سے دوسرا جنم کہا۔ اب اس کا تیسرا جنم بتلاتے وقت اس کے مردہ پتا کا جو جنم ہوتا ہے۔ وہی اس پرش کا تیسرا جنم ہے۔ ایسا کیوں کہا گیا؟

جواب۔ باپ اور بیٹے کی آتما ایک ہے۔ یہ بتلاتا ہے۔ اس لئے ایسا کہتے ہیں کوئی دوش نہیں ہے۔ وہ بیٹا بھی اپنے باپ کی طرح اپنے بیٹے پر بوجھ چھوڑ کر یہاں سے کوچ کرنے پر پھر پیدا ہوتا ہی ہے یہ بات ایک کے لئے کہی جا کر دوسرے کے لئے بھی کہ دی گئی ہے۔ ایسا شروتی مانتی ہے۔ کیونکہ پتا اور پتر ایک روپ ہی ہیں۔

وام دیو منی کا انوبھو

اس طرح یہ جیو سنسار میں بار بار پیدا ہوتا اور مرتا ہوا سنسار ساگر کی لہروں کی تھپیڑیں کھاتا ہوا جب کبھی اپنے آتما کو جان لیتا ہے۔ اس وقت وہ سارے بندھنوں سے آزاد ہو کر شاد کام ہو جاتا ہے۔

तदुक्तमृषिणा–गर्भे नु सन्नन्वेषामवेदमहं देवानां जनिमानि विश्वा। शतं मा पुर आयसीररक्षन्नधः श्येनो जवसा निरदीयमिति। गर्भ एवैतच्छयानो वामदेव एवमुवाच ॥ ५ ॥

پد چھید۔ تت۔ اُکتا۔ رشنا۔ گربھے۔ نو۔ سن۔ انو۔ ایشام۔ اویدم

اہم - دیوانام - جنج ماتی - وشوا - شتم - ما پرہ - آیسی - ادکھشن - ادھا - شیناہ بوشا - بردی آم - اِتی - گرجھے - ایو - ایتت - شیانہ - وام دیواہ - ایوم - اوداچ ارتھ - یہی بات وام دیو رشی نے بھی کہی ہے - میں گربھ میں رہتے ہوئے ہی اِن دیوؤں کے سارے جنموں کو جان گیا تھا - ارتھات میں گربھ اوستھا میں ہی دیوگوں کے سارے جنموں کو جان گیا تھا - مجھ کو سینکڑوں جسم لوہے کے گڑھے بن کر گھیرے رہے - مجھ کو سینکڑوں اونے جنموں میں رہنا پڑا ہے یہ بھی میں جان گیا - اب میں باز پرندے کی طرح سب بندھنوں کو توڑ کر جسم روپی پنجرے سے فوراً باہر نکل گیا ہوں - گربھ میں ہی رہتے ہوئے وام دیو نے یہ ایسا کہا تھا -

شنکر بھاشیہ

یہی بات رشی ارتھات منتر نے بھی کہی ہے - سو بتلاتے ہیں - ماتا کے گربھ میں رہتے ہوئے ہی انیک جنم جنمانتروں کی بھاونا کے سخت ہو جانے کے باعث میں نے ان بانی اور اگنی وغیرہ دیوتاؤں کے سارے جنموں کا انوبھو (گیان) پراپت کیا - مجھے سنسار بندھن سے مکت ہونے سے پہلے فولادی سینکڑوں ناقابل تسخیر پریوں جسموں نے گھیرا ہوا تھا - اب جال کو کاٹ کر تیزی سے اڑ جانے والے باز کی طرح میں آتم گیان کے بل سے اس فولادی قلعے (آتما کو ان) سے باہر نکل آیا ہوں - وام دیو رشی نے گربھ میں لیٹے ہوئے ہی ایسا کہا تھا

وام دیو رشی کی گتی

स एवं विद्वानस्माच्छरीरभेदादूर्ध्व उत्क्रम्य
अमुष्मिन्स्वर्गे लोके सर्वान्कामानाप्त्वामृतः
समभवत्समभवत् ॥ ६ ॥

پدچھید - سا - ایوم - ودوان - اسمات - شریر بھیدات - اُردھوم

امکرتیہ۔ اُمش[8] مِن۔ سُورگے[9]۔ لوکے[10]۔ سروان[11]۔ کامان[12]۔ آپتوا[13]۔ امرتاہ[14]۔ سمبھوت[15] سمبھوت[16]

ارتھ۔ وہ وام دیو رشی اس طرح اپنے جنم جنمانتروں کو جانتا ہوا اس منش شریر کے تیاگنے پر اوپر جا کر اس سُورگ[9] لوک میں (مکتی دھام میں) سارے[11] منورتھوں کو پا کر امرت ہوگیا۔ امرت (مکت) ہوگیا

شنکر بھاشیہ

وہ وام دیو رشی مندرجہ بالا آتما کو اس طرح جان کر اس جسم کا ناش ہونے کے بعد فولاد کی طرح مضبوط اور جنم مرن وغیرہ انیک طرح کے سینکڑوں اور تھوں کے گھر اس ادھیاسے کلپت آواگون روپی قاعدوں کو پرماتم گیان روپی امرت سے ملی ہوئی شکتی (تلوار) کے ذریعے کاٹ کر۔ جنم مرن سے رہت ہو کر اور پرارتھات پرماتم بھاو کو پراپت ہو اس اندریوں سے نہ جانے لوگیہ ادھیہ۔ امر۔ امرت۔ ابھے۔ سروگیہ۔ اپوروب۔ انیہ (واحد لاشریک) ایک ماتر گیان امرت سوروپ سُورگ لوک میں جا کر پرمھ کو پراپت ہو دیپک کی طرح شانت ہوگیا۔ ارتھات اپنے آتم سوروپ میں قائم ہو کر امرت ہوگیا۔ مطلب یہ آتم گیان کے ذریعے پہلے سے ہی پورن کام ہونے کے کارن ارتھات زندگی میں ہی ساری کامنائیں پراپت کر امر بھاو کو پراپت ہوگیا۔ ادھیائے کی سماپتی دکھلانے کے لئے امرت ہوگیا امرت ہوگیا۔ ایسا دو بار کہا گیا ہے

دوسرے ادھیائے کا خلاصہ مطلب

آتما سب سے پہلے پتا کے جسم میں ان کے ذریعے پرویش کرتا ہے۔ یہاں وہ بیج (ویریہ) روپ سے واس کرتا ہے۔ یہ بیج اس کے آنے والے جیون کا بیج ہے۔ اس لئے پتا کا فرض ہے کہ وہ اس بیج کو پشٹ کرے۔ کیونکہ یہ اس کا دوسرا آتما ہے جس کو اس نے

پنیہ کرموں کے لئے اپنا پرتی ندھی چھوڑتا ہے۔ جو واسنا پُتر کے اندر ہے۔ وہی اس کی سنتان میں جائے گی۔ کیونکہ بیج درخت کی مانند ہی ہوتا ہے۔ تم اگر اوچیہ بنو گے تو سنسار میں ایک بڑائی کا سلسلہ چھوڑ جاؤ گے اور یہی تمہارا کام ہونا چاہیئے۔

پھر جب اس اپنے آتما کو تم اپنے دوسرے آدھے انگ (پتنی) کے پاس سونپ دیتے ہو۔ تب وہ اس کو نو دس ماہ اپنے پیٹ میں دھارن کرتی ہے اب یہ تمہارا دوسرا کرتویہ ہے۔ کہ تم اپنی پتنی کی پوری پوری رکشا کرو۔ اب تمہاری سنتان جو تمہاری ہی آتما ہے۔ تمہاری استری کی آتما کے ساتھ ایک ہو رہی ہے۔ تم اپنی پتنی کو اُونچے سنسکاروں میں رکھو گے تو تمہاری سنتان بھی اُونچے سنسکاروں والی ہوگی۔ اس طرح جنم کے بعد بھی تمہارا ہی کام ہے۔ کہ اس کو ایسا یوگیہ بناؤ۔ جس کو تم پنیہ (شبھ کرم) کے لئے اپنا قائم مقام چھوڑ جاؤ گے۔ ایسے کرنے پر تم اپنے کرتویہ (فرض منصبی) کا پالن کر کے جاؤ گے۔ اور جیسے تم یہاں ایک پنیہ (شبھ کرموں) کا سلسلہ قائم کر جاؤ گے۔ ویسے ہی تمہارے اگلے جنموں کی لڑی بھی پنیہ (نیکی مجسم) ہو جائیگی۔ جس کا آخری پھل یہ ہے۔ کہ دام دیو رشی کی طرح تم بھی امر جیون کو پراپت ہو جاؤ گے۔

جب انسان کے یہ تین جنم (۱) پتا کے جسم سے ماتا کے جسم میں آنا اور (۲) ماتا کے جسم سے لوک میں آنا اور (۳) اس لوک سے دوسرے جنم میں جانا۔ پورے ہو جاتے ہیں۔ تب وہ اپنے پرم اودیش (مکتی پراپتی) کو پورا کر لیتا ہے۔

تیسرا ادھیائے۔ آتما سمبندھی سوال کا جواب

جس آتما کی اُپاسنا کر کے دام دیو رشی امر ہو گئے۔ اس آتما کو جاننے کی خواہش سے شِشیہ گورو سے سوال کرتا ہے۔

ॐ यथास्थानं तु गर्भिण्यः कोऽयमात्मेति वयमु-पास्महे। कतरः स आत्मा, येन वा पश्यति येन वा शृणोति येन वा गन्धानाजिघ्रति येन वा वाचं व्याक-रोति येन वा स्वादु चास्वादु च विजानाति ॥१॥

پدچھید - یتھا - ستھانم - تو - گربھنیا - کا - ایم - آتما - اِتی - ویم - اُپاسمہے کترہ - سا - آتما - یین - وا - روپم - پشیتی - یین - وا - شبدم - شرنوتی - یین وا - گندھان - آجگھرتی - یین - وا - واچم - ویاکروتی - یین - وا - سوادو چہ - اسوادو - جاناتی

ارتھ - (ستھان اُپتی کا بیان ہو چکا - اس لئے رشی نے آگیا دی کہ اب) گربھ وتی استریاں اپنے ستھان پر آجایں - یہ آتما کون ہے - جس کی ہم اُپاسنا کرتے ہیں - جس کو ہم آتما کہتے ہیں - وہ کون سا آتما ہے - جس سے انسان رُوپ کو دیکھتا ہے - جس سے شبد کو سنتا ہے جس سے خوشبوؤں کو سونگھتا ہے - جس سے بانی بولتا ہے - اور جس سے مرغوب اور نامرغوب رسوں کو جانتا ہے

شنکر بھاشیہ

واحد لاشریک آتما ہی اس سرشٹی سے پہلے تھا - یہ اپنشد کے شروع میں کہا ہے اور وہ مُوردھا کو کھول کر اندر داخل ہوا - یہ بھی اسی شرتی میں کہا ہے - پہلا آتما اوپادھی رہتا ہے اور دوسرا اُپادھی سہت - سوال وہ دونوں میں سے کون سا آتما ہے - جس کی ہم اُپاسنا کریں - کیا وہی آتما ہے - کہ جس کی مدد سے ہم دیکھتے ہیں - سنتے ہیں - سونگھتے ہیں بولتے ہیں یا سواد لیتے ہیں ؟ یا کوئی اور ؟ مطلب یہ کہ دیکھنا سننا - سونگھنا وغیرہ اس مادی جسم کا کام نہیں ہو سکتا - یہ تو چیتن کا ہی کام ہو سکتا ہے تو کہ اس مادی جسم میں رہا کرتا ہے - کیا وہ چیتن آتما ہے ؟ یہ سوال ہے - اس کا آگے جواب دیتے ہیں -

यदेतद्हृदयं मनश्चैतत्। संज्ञानमाज्ञानं विज्ञानं प्रज्ञानं मेधा दृष्टिर्धृतिर्मतिर्मनीषा जूति स्मृतिः संकल्प क्रतुरसुः कामो वश इति सर्वाण्येवैतानि प्रज्ञानस्य नामधेयानि भवन्ति ॥२॥

یت - ایدئت - ہردیم - مناہ چہ ایتت - سنگیانم - آگیانم - وگیانم - پرگیانم - میدھا - درشٹی - دھرتی - متی - مینشاہ - جوتی - سمرتی - سنکلپاہ - کرتو - اسو - کاماہ - وشاہ - اتی - سروانی - ایو - ایتانی - پرگیاننسیہ - نام دھے آنی - بھونتی -

ارتھ - تت پدوا جک وہ آتما یہ ہے - جو ہردے (کا ساکھشی) ہے جو من (منن شیل ہے) اور وہ آتما یہ ہے جو سنگیان (چیتنا - چیتن بھاو) ہے - جو آگیان (وسیع گیان) ہے - جو وگیان (وشیش - تتو گیان) ہے جو پرگیان (پورن گیان) ہے جو میدھا (دھارن کرنے والی بدھی) ہے - جو درشٹی (دیکھنے کی شکتی) ہے - جو دھرتی (دھیرج) ہے - جو متی (سمجھ بوجھ) ہے - جو منیشا (آزادانہ وچار کرنے کی شکتی) ہے - جو جوتی (تپین کرنا - چت کا رنگ وغیرہ سے دکھی ہونا) ہے - جو سمرتی (سمرن یا یاد آنا) ہے جو سنکلپ ہے - جو کرتو (ارادہ یا درڑھ نشچے) ہے جو اسو (پران) ہے - جو کام (اچھا یا ترشنا) ہے - اور جو وش (سیئم شکتی - ضبط کی طاقت) ہے - یہ سارے پرگیان گیان (چیتن آتما) کے نام ہیں - آتما کے ہی یہ پرتھک ہیں - اربھات انہیں گنوں سے آتما جانا جاتا ہے

مندرجہ بالا جو گن بتلائے گئے ہیں - وہ صرف جڑ (بے جان) انتہ کرن میں نہیں ہو سکتے - اور نہ دیکھنا وغیرہ دھرم صرف جڑ اندریوں میں ہو سکتے ہیں - اس لئے یہ دھرم اپنے پیچھے ایک ایسا ادھشٹھان رکھتے ہیں جو پرکاش سروپ چیتنیہ ہے اور وہ پرکاش ان سارے دھرموں کے ساتھ چمک رہا ہے - اس لئے یہ سارے اسی کے کرم نام ہیں -

اس طرح تت پد کا ورنن کر کے اب توم پد کا ورنن کرتے ہیں

एष ब्रह्मैष इन्द्र एष प्रजपतिरेते सर्वे देवा इमानि च पंच महाभूतानि प्रथिवी वायुराकाश आपो ज्योतींषीत्येतानीमानि च क्षुद्रमिश्राणीव बीजानीतराणि चेतराणि चाण्डजानि च जारुजानि च स्वेदजानि चोद्भिज्जानि चाश्वा गावः पुरुषा हस्तिनो यत्किंचेदं प्राणि जङ्गमं च पतत्रि च यच्च स्थावरं सर्वं तत्प्रज्ञानेत्रम्। प्रज्ञाने प्रतिष्ठितं प्रज्ञानेत्रो लोकः प्रज्ञा प्रतिष्ठा प्रज्ञानं ब्रह्म ॥३॥

پد چھید - ایشاہ - برہم - ایہ - ایشاہ - اندرا - ایشاہ - پرجاپتی - ایتے سروے دیواہ - امانی - چہ - پنچ - مہابھوتانی - پرتھوی - وائیہ - آکاشاہ - آپاہ جیوتیشی اِتی - ایتانی - اِمانی - چہ - کشدرہ مشرانی - اِو - بیجانی - اترانی - چہ - اترانی چہ - انڈجانی - چہ - جرایوجانی چہ - سویدجانی چہ - اُدبھجانی - چہ - اشواہ - گاواہ - پرشاہ - ہستیناہ - یت - کنچ - اِدم - پرانی - جنگمم - چہ - پترنی - چہ - یچ - ستھاورم - سروم - تت - پرگیانیترم - پرگیانے - پرتشٹھتم - پرگیانیترا - لوکا پرگیا - پرتشٹھا - پرگیانم - برہم

ارتھ - یہ (پرگیان سروپ آتما) ہی برہما (ہرنیہ گربھ) ہے یہی اندر ہے - یہی پرجاپتی ہے - یہی (دیگر) سب دیوتا ہے - اور یہی پنچ بھوت پرتھوی - وائیہ - آکاش جل اگنی ہیں - اور یہی یہ ادنیٰ اور ملے جلے (کیڑے مکوڑے) اور دیگر ان کے بیج (کارن) اور دوسرے انڈوں سے پیدا ہونے والے اور جرایو (جھلی) سے پیدا ہونے

سویدج[31] (پسینہ سے پیدا ہونے والے - زمین کو پھوڑ کر پیدا ہونے[32] والے اور گھوڑے[33] اور گائیں[34] آدمی[35] اور ہاتھی[36] ہیں - ان کے سوا جو کچھ[37] بھی یہ جنگم[38] (پاؤں سے چلنے والے) پتری[39] (پروں[40] سے آسمان میں اُڑنے والے اور جتنے بھی ستھاور[42] (درخت پہاڑ وغیرہ) روپ پراقی[43] ہیں وہ سب[44] پرگیان[46] نیتر ہیں - پرگیان[47] (پورن گیان یا نراویادھی چیتن) میں قائم ہے اس طرح یہ سب لوک[49] پرگیا نیتر[50] ہے (پرگیا ارتھات چیتن ہی لوک بیوہار کا کارن ہے) اور پرگیا[51] ہی اس کا آدھار[52] ارتھات نے ستھان ہے اس لئے پرگیان[53] (پورن گیان یا چیتن ہی برہم[54] ہے -

شنکر بھاشیہ

اس سے پہلے منتر میں (جیو) آتما ارتھات توم پد کے ارتھ کو دکھلایا ہے -

اس منتر میں پرماتما (برہم) ارتھات تت پد کے ارتھ کو دکھلاتے ہیں - یہ جو ہرنیہ گربھ (برہما) پہلا شریری کہا گیا ہے اور سارے مفرد لنگ شریروں کا ابھیمانی ہے - یہ جو دیوتاؤں کا راجہ اندر ہے اور یہ جو پرجاپتی (وراٹ - سب ستھول شریروں کا ابھیمانی) ہے - اور بھی جو اگنی وغیرہ دیوتا اور بانی وغیرہ اندریوں کے ادھشٹاتری دیوتا اور جو ستھول پنچ مہابھوت ہیں ارتھات پرتھوی - جل - اگنی - وایو اور آکاش یہ سب کے سب برہم ہی ہیں - یہ جو ادنے چھوٹے کیڑے پتنگ وغیرہ سے لے کر منش وغیرہ کے شریر ہیں اور بیج (کارن - کاریہ) جتنے بھوت ہیں سب برہم روپ ہیں اور جتنے بھی انڈج (انڈوں سے پیدا ہونے والے) جرایج (جھلی سے پیدا ہونے والے انسان وغیرہ) سویدج (پسینہ سے پیدا ہونے والے جوئیں وغیرہ) اور اُدبھج (زمین کو پھوڑ کر پیدا ہونے والے . . . . . . درخت پہاڑ وغیرہ) ہیں - سب برہم روپ ہی ہیں - الغرض جتنے بھی ستھاور جنگم جیو ہیں سب پرگیا نیتر ہیں - ارتھات پرگیا (چیتن یا پورن گیان) ہی سب کا نیتر ہے - سنسار کا سب بیوہار چیتن برہم سے ہی

چلتا ہے - اس لئے سب سنسار برہم روپ ہی ہے - اسی پرگیان ارتھات برہم
میں ہی یہ سنسار قائم ہے اسی سے پیدا ہوتا - اسی میں قائم رہتا اور پھر اسی میں لین ہو جاتا
ہے - چیتن (پرگیا یا برہم) کے سوا جگت کی اپنی ہستی کچھ بھی نہیں ہے - اس لئے
پرگیان ارتھات چیتن یا پورن گیان ہی برہم ہے - جو سوال تھا کہ آتما کون ہے
اس کا یہ جواب ہے - کہ پرگیانم برہم (یہ آتما پرگیان (چیتن یا پورن گیان) سوروپ ہے

اسی پرگیان برہم کو جاننے سے وام دیو مکت ہو گئے

स एतेन प्रज्ञेनात्मनास्माल्लोकादुत्क्रम्याम-
-ष्मिन्स्वर्गे लोके सर्वान कामानाप्त्वामृत: सम
भवत्सम भवत ॥४॥

پدچھید - سا[1] - ایتین[2] - پرگیئین[3] - آتمنا[4] - آسمات[5] - لوکات[6] - اُتکرمیہ[7] - اَمش[8]
مِن[8] - سورگے[9] - لوکے[10] - سروان[11] - کامان[12] - آپتوا[13] - امرتاہ[14] - سمبھوت[15] سمبھوت[16]
اتی - اوم

ارتھ - وہ[1] (وام دیو رشی) اس[2] سروگیہ[3] آتما[4] سے (اس پرگیان برہم سے) اس[5]
لوک[6] سے نکل کر اس[8] سورگ[9] لوک[10] (مکتی دھام) میں سارے[11] منورتھوں[12] کو پا کر[13] مکت[14] ہو گیا[15] مکت[16] ہو گیا

اس طرح مندرجہ بالا (پرگیانم برہم) پورن گیان ہی برہم ہے - ایسا جاننے
والا (وام دیو رشی) اس لوک (منش دیہہ) کی زنجیر سے چھوٹ کر یاد دیہہ
میں آتم دھیان کو پا کر مکت ہو گیا - اور پرکاش سوروپ آنند کو پراپت ہو گیا -

دیا کھیا

(اوم شانتی شانتی شانتی)

ایترے اُپنشد کا خلاصہ مطلب

جہاں تک ہم سے ہو سکا ہم نے اس اُپنشد کو برہم گیان ابھلاشی سجنوں کے لئے آسان بنانے کی کوشش کی ہے۔ پہلے اُپنشد کے منتروں کا سرل ترجمہ دے دیا ہے اور اس کے بعد اصل منتر سنسکرت میں دے کر لفظی ارتھ با محاورہ ارتھ بہت کئے گئے ہیں۔ سنسکرت دان سجنوں کی سہولیت کے لئے ہر ایک لفظ پر نمبر دے کر ارتھ کیا گیا ہے۔ اس سے ہندی دان سجنوں کو سنسکرت کے ارتھ سمجھنے میں بھی آسانی ہوگی۔ ویا کھیا میں کہیں کہیں شنکر بھاشیہ بھی دے دیا ہے۔ تاکہ مطلب زیادہ واضح ہو جائے۔ آخر میں دو ہوں میں بھی ایترے اُپنشد کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ جو سجن وچار پُوروک تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں گے ان کی محنت ضرور سپھل ہوگی۔ ارتھات وہ اُپنشد کے مطالب کو سمجھ لیں گے۔ اس چھوٹے سے اُپنشد میں ہی سارا گیان بھر دیا گیا ہے۔ کہا ہے کہ سرشٹی کی پیدائش سے پہلے صرف ایک نراکار برہم ہی تھا اس نے سوچا۔ کہ میں جگت کو پیدا کروں۔ چنانچہ اس برہم نے تپ کر کے ارتھات اپنے گیان سے سرشٹی کو رچا۔ مکڑی کے جالے کی طرح پرمیشور نے اپنے آپ سے ہی ساری مخلوقات کو رچا۔ اور پھر آپ ہی اس میں داخل ہو گیا۔ پس جس طرح ایک ہی سورج کا پرکاش ہزاروں پانی سے بھرے برتنوں میں سے الگ الگ دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح ایک ہی برہم سارے پرانیوں میں ویاپک ہے۔ اگرچہ وہ اجنما ہے۔ اجر۔ امر ہے۔ مگر الگ الگ اجسام میں جیو بھاو کو پراپت ہو کر اس کے ماتا کے گربھ میں آنا۔ پتر روپ سے جنم لینا۔ سنساری کر تویہ کر کے مر کر پھر جنم لینا۔ یہ اس طرح تین جنم ہوتے ہیں۔ اور آواگون کے چکر میں پڑ کر جیو بہت دکھی ہوتا ہے۔ جس طرح شیر بھیڑوں میں پرورش پا کر بھیڑ ہی بن گیا تھا اور پھر

ایک دوسرے شیر کے اُپدیش کو سُن کر اپنے سوروپ کو پہچان کر پھر اپنے آپ کو شیر سمجھنے لگا تھا۔ اس طرح جیو آتما اپنے حقیقی سوروپ کو بھول کر اپنے ہی خیال سے بنے ہوئے دیہہ آدی سنسار رُوپی بھیڑ کو اپنا رُوپ سمجھ کر ڈرتا اور بہت دکھی ہوتا ہے۔ جب گورو دیو رُوپی کوئی دوسرا شیر اس کو اُپدیش دے کر سوروپ کا گیان کراتا ہے تب وہ جیو اپنا پرمھ سوروپ جان کر اپنے کو صرف جسم میں محدود خیال نہیں کرتا۔ بلکہ سرب دیا پک مان کر تمام دُکھوں سے چھوٹ جاتا ہے۔

جیو آتما کو اُپادھی سہت پرمھ کہتے ہیں اور پرماتما کو نراُپادھک پرمھ۔ پرمھ دونو ہی ہیں اس لئے اُپنشدوں میں سوال اُٹھایا ہے کہ ان دونو میں سے کونسا پرمھ ہے جس کی ہم اُپاسنا کریں جواب میں بتلایا ہے کہ جو اُپادھی سہت پرمھ ارتھات جیو آتما ہے اس میں بھی گیان ہی پردھان ہے اور نراُپادھک پرمھ تو گیان سوروپ ہی ہے۔ اس لئے گیان سوروپ چیتن پرمھ ہی وہ آتما ہے جس کی سب کو اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ اس پر گیان سوروپ پرمھ کی اُپاسنا کر کے جیو اپنے حقیقی سوروپ کو پہچان کر مکتی کو پراپت ہو سکتا ہے جیسے کہ وام دیو رشی کی مثال دیکر سمجھایا ہے وام دیو رشی گیان ہو جانے پر کہتے ہیں کہ میں نے اگیان سے جیو بھاو کو پراپت ہو کر بیشمار جنم مرن پراپت کئے ہیں۔ ارتھات لاکھوں دفعہ مرا اور لاکھوں دفعہ پیدا ہوا ہوں اور لاکھوں ماتاؤں کا دودھ پیا ہے اب گورو کرپا سے مجھے آتم گیان ہوا ہے۔ جس سے میں اپنے آپ کو سرو دیا پک آتما (پُورن گیان سروپ پرمھ) جان کر سارے بندھنوں سے چھوٹ کر موکھش کو پراپت ہو رہا ہوں اس طرح اپنشد میں دکھلایا ہے کہ ایک ہی پرگیان (چیتن یا پورن گیان) سرو تر بھر پور ہو رہا ہے۔ جو الگ الگ ستھانوں (اجسام) میں الگ الگ طور پر پرکاشت ہو رہا ہے۔ وہی آتما ہے۔ وہی انسان کے موجودہ میں داخل ہو کر اس سارے منظر کو دیکھتا ہے۔ سارے اُپنشد کا خلاصہ فارسی کے اس شعر میں پرگٹ ہو جاتا ہے سے

باتو گویم سرِ اسرار جہاں اے برادر نقش را نقاش دان

گیارہ اُپنشدوں میں شوتیاشوتیر اپنشد کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ اس میں برہم ودّیا کے ہر پہلو پر بڑی ہی خوبی سے وچار کیا گیا ہے۔ اور یوگ کا بہت اچھا بیان اس اُپنشد میں ہے۔ برہم ودیا کے شائقین اس اپنشد کو بہت شوق سے پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ کیونکہ اس میں برہم پراپتی کے بہت ہی سرل سادھن عملی طور پر تبلائے گئے ہیں۔ شوتیاشوتیر اپنشد کا ترجمہ اُردو میں نہ ہونے سے ابھی تک اردو دان اصحاب اس کے سوادھیائے سے محروم تھے مگر اب یہ مشکل دُور ہو جاویگی۔ اور اردو دان سجن بھی اس بہت ہی بڑھیا اپنشد کا سوادھیائے کرکے اپنا منش جنم سپھل کر سکینگے۔ ماہ ستمبر کے مارتنڈ میں غالباً شوتیاشوتیر اُپنشد مکمل ہی دے دیا جاویگا۔

اُپنشد گیان مالا جلد اوّل

اس میں مندرجہ ذیل چھ اُپنشد شامل ہیں۔ (۱) ایش اُپنشد مشرح ۴ر (۲) کین اُپنشد مشرح ۴ر (۳) کٹھ اپنشد مشرح ہر دو جلد ۱۲ر (۴) پرشن اُپنشد مشرح ۶ر (۵) منڈوک اُپنشد مشرح ۸ر (۶) مانڈوکیہ اپنشد مشرح ۳ر۔ مندرجہ بالا چھ اپنشد مجلد۔ قیمت صرف دو روپیہ۔ بوجہ جنم اشٹمی کی تقریب کے ۱۵ ستمبر تک ۱/۳ قیمت عہ میں ملیں گے

اپنشد گیان مالا کی دوسری جلد۔ میں تیتریہ اپنشد ۱۰ر۔ ایتریہ اُپنشد ۵ر چھپ چکے ہیں اور شوتیاشوتیر اپنشد ماہ ستمبر میں چھپ جاویگا۔ اس طرح سے دوسری جلد بھی ماہ ستمبر میں مکمل ہو جاویگی

ملنے کا پتہ۔ مینجر مارتنڈ پستکالیہ۔ چنگڑ محلہ لاہور

کرشن نمبر کے لئے

کلام ربانی یا شریمد بھگوت گیتا

از قلم مسٹر میاں ملک راج جی طالب جرنلسٹ اینڈ گولڈ میڈلسٹ ہردوار

دنیا میں جو رتبہ شریمد بھگوت گیتا کو حاصل ہوا ہے۔ وہ آج تک کسی بھی الہامی کتاب یا مقدس گرنتھ کو حاصل نہیں ہو سکا۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔

دنیا بھر میں جتنے الہامی پستکیں اور گرنتھ مانے جاتے ہیں یا جتنے بھی مذہبوں کے اندر مقدس کتابیں ہیں۔ ان سب کا کسی نہ کسی پیغمبر۔ ہادی یا کسی مدبر کے ذریعہ دنیا میں وجود قائم ہوا۔ ماسوائے گیتا کے کوئی بھی الہامی کتاب اس امر کا دعوےٰ نہیں کر سکتی۔ کہ اُسے خود پار برہم نے گایا ہے

مگر بھگوت گیتا کی تو بات ہی نرالی ہے۔ بات ہی نرالی نہیں۔ شان بھی نرالی ہے۔ یہ در حقیقت ایشوروں کے بھی ایشور پار برہم۔ سرو شکتیمان۔ جس سے پرے کچھ بھی نہیں۔ یعنی ذات واحد کا سدھانی سنگیت ہے اور بھاپر کبھی سے خود کرشن روپ میں جلوہ آرا ہو کر جیووں کے کلیان کے لئے اپنے مکھ کمل سے

گایا ہے

سجن پرش یہ بنیادی تفکرات سے آزاد ہیں۔ اسے تمام دھرموں کے

بیرونی سوروپ سے دُور کی چیز سمجھتے ہیں۔ کیونکہ گیتا کا آدرش بہت اُونچا ہے اور گیتا ایک نرالی شان لیئے ایشور کی ایشورتا کو ساکھشات رُوپ میں پرگٹ کر رہی ہے۔ اور یہ کلامِ ربّانی جیو آتما اور وحدانیت کی گہری فلاسفی اور رموزہائے سربستہ کو نہایت عام فہم اور دلچسپ پیرائے میں صفحۂ قرطاس پر موتی بکھیر رہا ہے۔ اسکے ٹھیک مطالعہ سے انسان اپنے آپ کو سمجھنے لگ جاتا ہے اور جب اپنے آپ کو انسان سمجھ لیتا ہے تو اسے ذاتِ واحد (پار برھم) کا جلوہ نظر آنے لگتا ہے مُقدّس گیتا اپنی اَپار کرپا سے انسان کے چشمِ حقیقی (دبیہ نیتر) کھول دیتی ہے۔ جس سے انسان گیان کو پراپت ہو کر امر ہو جاتا ہے اور کرم مارگ کے اُپدیش سے انسان سب کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔

گیتا کے اندر غیر معمولی طاقت موجود ہے اور جو منش ٹھیک سوادھیائے (مطالعہ) سے اس غیر معمولی طاقت کو پا لیتا ہے۔ تو بس پھر کیا وہ جیو نہ ہی صرف اپنی دھرم کا کلیان کر لیتا ہے۔ جنم مرن کے بندھنوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ جلوہ حق سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ دنیا کی مایا اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ وہ برہم میں لین ہو جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو کھو کر سچے معبود کو حاصل کر لیتا ہے اجر امر ہو جاتا ہے

گیتا کو جس رُوپ سے دیکھیں۔ وہی رُوپ ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ ہم اپنی اچھاؤں کے انوسار اس میں سے سب کچھ پا سکتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ گیتا کو ظاہری دیکھئے یا باطنی یہ ایشور۔ پرم برھم بھگت پتا کی مجسم تجلّی کا عکس ہمارے سامنے پیش کر کے ہمیں اونچا لے جاتی ہے۔ بہت اونچا جہاں کے لئے یوگی لوگ کرتے ہیں۔ تپسوی تپ کر کے اپنی عمر کا بیشتر حصہ یونہی گنوا کر بھی معبود کو پانے میں قاصر رہتے ہیں۔ گیتا یوگ۔ تپ۔ سمادھی وغیرہ وغیرہ کے بغیر ہی درشن

نشچے رکھتے ہوئے انسان کو پرم پتا پرماتما سے ملا دیتی ہے۔ اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں۔

گیتا کا صحیح پاٹھ بڑے بڑے یوگ۔ تپ۔ جپ اور تیاگ سے بدرجہا بہتر ہے۔ کہ جس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ کلجگ میں جپ تپ یوگ اور تیاگ نہ کر سکنے والے جیووں کے کلیان ارتھ ہی اس مہا مقدس کلام ربانی کا وجود خود بھاپرکھو کے مکھ سے ہوا۔ اس کا پاٹھ انسان کو چوراسی لاکھ جونی سے نجات دلا کر اور پرم گتی کو پراپت کروا کر اسے جنم مرن کے بندھنوں۔ دنیاوی جھنجٹوں اور دنیاوی تکلیفات سے آزاد کرا دیتا ہے۔

گیتا میں ہر ایک شخص خواہ وہ کسی مذہب سے کیوں نہ تعلق رکھتا ہوا اپنے اشٹا دیو کی کھوج کر سکتا ہے صرف کھوج ہی نہیں بلکہ وہ گورو کی امداد سے ورڑھ وشواس کے ساتھ گوہر مراد بھی پا سکتا ہے۔ یعنی جلوۂ حق سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ اس بات کو دنیا کے بڑے بڑے ودوان اور فلاسفر ہادی۔ پیغمبر تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ دنیا بھر میں صرف ایک بھگوت گیتا ہی ہے۔ جو جگیاسو کو پرم برہم تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ ایک ناؤ ہے۔ جو ہمارے اور برہم کے درمیان دوئی کا جو ایک اتھاہ ساگر ہے پار کر کے اور دوئی کے پردوں کی دھجیاں فضائے عالم میں اڑا کر نورانی جلوہ دکھلا دیتی ہے۔

گیتا میں ہی یہ طاقت ہے کہ یہ انسان کو انسان بنا کر اسے صرف اپنا ہی اصلی سروپ نہیں دکھاتی۔ بلکہ برہم کے ساتھ ہمکنار کرا دیتی ہے پاپ کی جوالا سے جھلس جھلس کر تڑپتی ہوئی آتمائیں۔ دنیا بھر کی تکلیفات اور دکھوں سے ستائے ہوئے منش خود غرض۔ پاپی ظالم اور اشانت انسان جب گیتا کی شرن میں آتے ہیں۔ تو انہیں راحت ملتی ہے۔ دائمی راحت

رُوحانی آنند اور پرم شانتی پراپت ہوتی ہے۔ گیتا انسان کے تمام وِکاروں کو ایسے ناش کرتی ہے۔ جیسے آگ خشک لکڑی کو جلا کر راکھ کر ڈالتی ہے راکھ گیتا کام۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ۔ اہنکار آدی شتروؤں کا ناش کر کے انسان کو ایسے بنا دیتی ہے جیسے سونے کو آگ میں تپانے سے وہ اور بھی چمکتا ہے۔ یہ بھی انسان کو ایسے ہی چمکا دیتی ہے اور یہ چمک عارضی نہیں ہوتی بلکہ دائمی ہوتی ہے۔

گیتا چشم حقیقی (دبیہ نیتر) دے کر انسان اور بھگوان کے درمیان کی وسیع خلیج کو اپنی کرپا سے کافور کر کے (دوئی کے پردوں کو پھاڑ کر) دونوں کو ایک کر دیتی ہے۔

گیتا کا رتبہ عالی۔ گیتا کی شان نرالی۔ گیتا کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے منش سدا پرم گتی کو پاتے ہیں

اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی

سپاری پاک (اصلی)
(دیویوں کی لیکوریا (جریان الرحم) کی مجرب شاستریہ دوائی)
اس مشہور عالم دوائی سے عورتوں کے چاروں قسم کے پردر روگ دور ہو جاتے ہیں جریان الرحم (سفید پانی آنا) اور کمر درد کے لئے لاثانی دوائی ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے کمزور عورتیں بلوان اور ہرشٹ پشٹ ہو جاتی ہیں۔ سپاری پاک اگر حمل کے دنوں میں استعمال کیا جاوے تو رحم کو طاقت دے کر حمل کو برقرار رکھتا ہے۔ ہر ایک گرہستی کو منگوا کر اپنے گھر کی دیویوں کو استعمال کرانا چاہیئے۔ مرد بھی اسے بند ہیج اور دیریہ پشٹی کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ایک سیر ساڑھے چھ روپیہ۔ آدھ سیر ۔ ایک پاؤ ۔ آدھ پاؤ
نیتر سُدھا سُرمہ
یہ سرمہ ہم نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ اس کے استعمال سے آنکھوں کی ہر ایک بیماری مثلاً دھند غبار۔ جالا۔ ضعف بصارت۔ خارش پانی بہنا وغیرہ دور ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے آنکھوں کی بینائی دو چند ہو جاتی ہے اور عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کا سدا استعمال کرتے رہنے سے آنکھوں میں کبھی کوئی بیماری نہیں ہوتی۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔ تین ماشہ نو آنہ
قبض کشا گولیاں
قبض ہی سب بیماریوں کی جڑ ہے۔ لیکن اس قبض کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے ہماری کشا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں بالکل بے ضرر ہیں۔ قیمت یکصد گولی ایک روپیہ چار آنہ۔ ۳۲ گولی آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ: مینجر مارتنڈ اوشدھ پراچہ چنگڑ محلہ انارکلی لاہور

کمزوری اور بڑھاپے کے اثرات کو مٹانے والی لاثانی دوائی ہے۔ یہ کھانسی اور دمہ کو مٹاتی ہے۔ گلے چھاتی اور دل کی امراض کو دور کرتی ہے۔ زکام۔ نزلہ۔ خون کی کمی۔ دل کی دھڑکن اور دیگر سمبندھی تمام روگوں میں اکسیر کا کام دیتی ہے۔ ایک سال تک باقاعدہ استعمال کر لینے سے تمام امراض دور ہو کر بڑھاپا مٹتا اور عمر بڑھ جاتی ہے۔ بڑھاپے کی لائن ڈوری شروع ہوتے ہی اس کا استعمال شروع کر دینے سے ہمیشہ جوانی کا لطف حاصل ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں ہر وقت تازہ اور اصلی چیون پراش ملتا ہے۔ قیمت ایک سیر ساڑھے چھ روپیہ۔ آدھ سیر سوا تین روپیہ۔ ایک پاؤ۔ ایک روپیہ بارہ آنے

چندر پربھاوتی

سوزاک، ذیابیطس کی تمام بیماریوں کی اکسیر دوا
جریان۔ احتلام۔ نامردی۔

یہ گولیاں مقوی اعضائے رئیسہ ہیں۔ ان کے استعمال سے پیشاب میں شکر کا آنا یا کسی اور دھاتو کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ ذیابیطس۔ پتھری وغیرہ گردہ مثانہ اور پیشاب کی امراض میں اپنا فائدہ تھوڑے ہی وقت میں دکھاتی ہیں۔ جسمانی کمزوری کو دور کرتی اور ہاضمہ کو بڑھاتی ہیں۔ بوڑھوں، بچوں اور جوانوں سب کے لئے رسائن کا کام دیتی ہیں۔ قیمت چالیس گولی صرف۔ دو روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ رام لال وید منیجر مارتنڈ اوشدھالیہ چھپر گڑھ محلہ لاہور